#زندانِ_محبت...

#آیت_نور...

وہ دونوں مرد ڈور دھکیلتے ہوئے اندر داخل ہوئے... آہٹ کی آواز پر سامنے ٹیبل کے پیچھے بیٹھی کراچی کی مشہور سائیکاٹرسٹ مسز نادیہ اجمل نے سامنے کھلی فائل سے توجہ ہٹائی اور سر اٹھا کر آنے والوں کو دیکھا...

"آیئے آیئے مسٹر حسن..." ڈاکٹر نادیہ اجمل نے ہاتھ میں پکڑے پین پر کیپ لگا کر رکھتے ہوئے آنے والے مرد کو مخاطب کیا... چونکہ مسز نادیہ اجمل کے بھائی حسن رضا کے دوست تھے تو اسی توسط سے حسن رضا کو آسانی سے اپائنمنٹ مل گئی تھی ان سے...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

حسن نے ایک نظر اپنے پیچھے ڈری سہمی, آنکھوں میں نمی لیے کھڑی اپنی بیوی پر ڈالی...

"آؤ ہانی..." نرمی سے اسے مخاطب کر کے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے گویا اسے حوصلہ

دینے کی کوشش کی تھی...

"حس... حسن... مم... میں پاگل... نہیں ہوں..." ہانیہ سفید پڑتے چہرے کے ساتھ آنکھوں میں پانی لیے بے بسی سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی... اس کی آواز کی کپکپاہٹ سے ہی اس کے اندرونی خلفشار کا پتا چل رہا تھا... یقیناً وہ دروازے کے باہر لگا بورڈ پڑھ چکی تھی... اس کی ٹوٹی بکھری حالت پر ایک بار پھر حسن کا دل خون ہونے لگا... دل چاہا تھا ضبط کی ساری حدیں توڑ کر پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دے... لیکن اسے خود پر جبر کرنا تھا... خود پر قابو رکھنا تھا... کہ اگر وہ بھی ہمت چھوڑ بیٹھتا تو ہانیہ کو کون سنبھالتا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"ہانی... میری جان... کس نے کہا ہے کہ تم پاگل ہو...؟؟ دیکھو... میری بات کو سمجھنے کی کوشش کرو... یہاں پاگل لوگوں کو نہیں لایا جاتا... بلکہ انہیں تو پاگل خانے بھیجا جاتا ہے... یہاں ذہنی الجھنوں کو سلجھایا جاتا ہے... اور صرف چند دن کی بات ہے... تمہارا علاج ہو گا تو تم بالکل ٹھیک ہو جاؤ گی... پہلے کی طرح ہنستی کھیلتی... زندہ

دل ہانیہ بن جاؤ گی..." حسن نے کسی بچے کی طرح ٹریٹ کرتے ہوئے اسے بہلانے کی کوشش کی...

"لل... لیکن حسن... مم... مجھے نہیں کروانا علاج... پپ... پلیز مجھے واپس لے چلیں..." وہ منت بھرے لہجے میں کہہ رہی تھی... حسن نے پریشانی کے عالم میں اس کی طرف دیکھا...

"اچھا ٹھیک ہے... آج تو اتنا سفر طے کر کے آئے ہیں... آج تم ڈاکٹر سے مل لو... پھر نہیں آئیں گے... پلیز... میری خاطر..." حسن نے اس کے دونوں ہاتھ تھام کر التجا کی... ساتھ ہی اس کے کندھے کے گرد بازو پھیلاتا اسے لیے آگے بڑھ گیا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

سلام دعا کے بعد اس نے ڈاکٹر نادیہ اجمل سے ہانیہ کا تعارف کروایا... ہانیہ کی ساری صورتحال وہ پہلے ہی ان سے ڈسکس کر چکا تھا... اب ہانیہ کے چند سیشن ہونے تھے ان کے ساتھ... اور انہوں نے کافی امید دلائی تھی حسن کو ہانیہ کی حالت میں بہتری کی...

کچھ ہی دیر بعد ڈاکٹر نادیہ اجمل کے اشارہ کرنے پر حسن کرسی سے اٹھا اور باہر جانے کو قدم بڑھائے جب اس کا ہاتھ ایک بار پھر برابر بیٹھی ہانیہ کی گرفت میں آیا تھا... وہ خود بھی اٹھ کھڑی ہوئی تھی...

"کہاں جا رہے ہیں حسن... مجھے بھی آپ کے ساتھ جانا ہے..." وہ نہ جانے کیوں اکیلی دنیا کا سامنا کرنے سے ڈرنے لگی تھی... تبھی چھوٹے بچے کی طرح حسن کے بازو سے چمٹ گئی... جیسے اس کے جاتے ہی وہ دنیا کی اس بھیڑ میں کہیں گم ہو جائے گی...

"ہانی... تم یہیں بیٹھو... میں بس ابھی آتا ہوں... فکر مت کرو... یہ ڈاکٹر ہیں نہ تمہارے ساتھ..." حسن نے نرمی سے اپنا بازو چھڑایا اور ہانیہ کی اس حالت کی وجہ سے اپنی آنکھوں میں آئی نمی چھپاتا تیزی سے باہر نکل گیا...

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

"بیٹھیے مسز حسن..."ڈاکٹر نادیہ اجمل نے نرمی اور حلاوت بھرے لہجے میں اسے مخاطب کیا... وہ جو ابھی تک لب کاٹتی خالی خالی نظروں سے دروازے کی جانب دیکھے جارہی تھی, قدرے چونک کران کی جانب متوجہ ہوئی... جیسے کسی خواب سے جاگی ہو...

"بیٹھیے..."اسے مسلسل اپنی جانب تکتے پا کر ڈاکٹر نادیہ اجمل نے ایک بار پھر اسے مخاطب کیا... وہ قدرے جھجھکتی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی... سر اٹھا ہوا تھا... لیکن نظریں میز پر جھکی ہوئی تھیں.... جیسے کسی نادیدہ شے کو تلاش کر رہی ہوں... یقیناً وہ ایک خوبصورت لڑکی رہی ہو گی... لیکن اب بجھی بجھی آنکھیں اور ان کے گرد پڑتے سیاہ حلقے اس کے چہرے کی ساری رونق چھین چکے تھے... ہونٹ کسی بھی قسم کی لپ اسٹک سے بے نیاز تھے... سفید پڑتے ہونٹ... جیسے اس کے جسم سے خون کی آخری بوند تک نچوڑ لی گئی ہو... جب وہ بار بار لب کاٹتی تو گال میں پڑتا ڈمپل اپنی جھلک دکھا جاتا... اس کے مضمحل سے وجود پر ویرانی سی چھائی تھی... اور سب سے بڑھ کر اس کی آنکھوں کا خوف و ہراس ڈاکٹر نادیہ اجمل کو دکھی کر گیا تھا...

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اس کے بیٹھتے ہی ڈاکٹر نادیہ اجمل نے میز کے ایک دراز کو کھولا اور اس میں سے ایک ٹیپ ریکارڈر برآمد کیا... اس ٹیپ ریکارڈر کو آن کر کے میز پر رکھتے ہوئے وہ ہانیہ کی طرف متوجہ ہوئیں...

"کیا نام ہے آپ کا...؟؟" دوستانہ انداز میں ہانیہ سے پوچھا...

ہانیہ جو سر جھکائے بیٹھی تھی ان کے مخاطب ہونے پر ان کی جانب دیکھنے لگی... ایک ہاتھ کی انگلی سی اضطرابی کیفیت میں وہ میز کی سطح کو کھرچ رہی تھی...

"گھبرائیں مت... مجھے اپنی دوست ہی سمجھیں... بس چند سوالات پوچھنے ہیں آپ سے... اس کے بعد آپ جاسکتی ہیں..." انتہائی نرم لہجے میں کہتے ہوئے ڈاکٹر نادیہ اجمل نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا... وہ اسے ریلیکس کرنا چاہ رہی تھیں تاکہ ہانیہ کھل کر بول سکے... اور اس کی اس حالت کی کوئی وجہ پتا چل سکے...

ہانیہ نے ایک نظر اپنے صاف شفاف ہاتھ پر دھرے ان کے ہاتھ کی طرف دیکھا... پھر

لب کاٹتے ہوئے اپنا ہاتھ کھینچ کر گود میں رکھ لیا...

"میرا نام...ہانیہ ہے... مسز...ہانیہ حسن..." اٹک اٹک کر ان کے کچھ دیر قبل پوچھے گئے سوال کا جواب دیا تھا...

"کہاں سے ہیں آپ...؟؟میرا مطلب...آپ کی جائے پیدائش...؟؟" اگرچہ ڈاکٹر نادیہ اجمل حسن سے ساری تفصیل جان چکی تھیں... لیکن یہ ابتدائی گفتگو ضروری تھی تاکہ آہستہ آہستہ وہ اپنے مطلب کی بات کی طرف آ سکیں...

دوسری جانب چند لمحے خاموشی چھائی رہی....البتہ ہانیہ کے چہرے پر جو بے چینی اور اضطراب تھا اور آنکھوں میں جو خوف پنہاں تھا وہ کافی حد تک زائل ہو چکا تھا...وہ قدرے مطمئین نظر آنے لگی تھی...

"لاہور سے تعلق ہے میرا...میرے پیرنٹس وہاں رہتے ہیں..." سر جھکائے دھیمی

آواز میں بتایا گیا تھا...

"تو کراچی کیسے آئیں آپ...؟؟ آپ کے علاوہ گھر میں کون کون ہے...؟؟" ڈاکٹر نادیہ اجمل بغور اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ رہی تھیں...

"میرے شوہر حسن کا تبادلہ یہاں ہوا تھا... تو اسی لیے یہاں آنا پڑا... گھر میں اور کوئی نہیں ہے... بس میں اور حسن ہوتے ہیں..." ہانیہ نے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی مسلی... ساتھ ہی دروازے کی طرف دیکھا... شاید وہ حسن کی منتظر تھی...

ڈاکٹر نادیہ اجمل نے اس کی تمام حرکات کو نوٹ کیا...

"آپ کے سسرال والے نہیں رہتے آپ کے ساتھ...؟؟ مجھے مسٹر حسن رضا نے بتایا تھا کہ ان کے والدین حیات ہیں... اور ایک بھائی بھی ہیں... تو وہ اب کہاں ہوتے ہیں...؟؟" ڈاکٹر نادیہ نے دائیں ہاتھ کی مٹھی بند کر کے اپنے لبوں پر رکھی جبکہ کہنی میز پر ٹکا رکھی تھی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"وہ...وہ سب بھی لاہور ہی رہتے ہیں... حسن میرے تایا جی کے بیٹے ہیں اسی لیے ہمارے گھر بھی ساتھ ساتھ ہی ہیں..." وہ شاید اکتانے لگی تھی اس سوال وجواب کے سلسلے سے... تبھی پہلو بدل کر رہ گئی...

ڈاکٹر نادیہ اجمل نے چند سرسری سے سوالات مزید پوچھے...اس کے بعد اسے جانے کی اجازت دے دی...ہانیہ تیزی سے اٹھی جیسے صدیوں بعد کسی قید سے رسائی ملی ہو...وہ دروازہ کھول کر باہر نکلی تو حسن کو باہر ویٹنگ روم میں بیٹھے پایا...وہ بھی ہانیہ کو باہر آتے دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا...

"حسن...گھر چلیں...؟؟" وہ اس کے قریب آتے ہی پوچھنے لگی... حسن نے نرم سی نگاہ اس پر ڈالی...پھر اسے کندھوں سے تھام کر ایک جانب پڑے صوفہ پر بٹھایا...خود اس کے سامنے نیچے بیٹھ گیا...ساتھ ہی اس کی گود میں دھرے ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لیا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"تم یہیں بیٹھو... میں ڈاکٹر سے مل کر آتا ہوں... صرف دو منٹ... پھر گھر چلتے ہیں... ٹھیک...؟؟اور دیکھو... یہیں رہنا... یہاں سے ہلنا نہیں... ٹھیک ہے نا...؟؟"اس کے ہاتھوں کو دباتے ہوئے وہ اسے ہدایت کر رہا تھا...ہانیہ نے چند لمحے اس کی جانب دیکھنے کے بعد اثبات میں سر ہلا دیا... حسن ایک ہاتھ سے اس کے گال کو تھپتھپاتے ہوئے اٹھا...ہانیہ کی نگاہیں اس کی پشت پر ٹکی تھیں...

🖤🖤🖤🖤🖤

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"مسٹر حسن... یہ کچھ میڈیسنز لکھ کر دے رہی ہوں میں... یہ اپنی بیوی کو استعمال کروائیے... وہ کسی ڈپریشن کا شکار ہیں شاید... ان دواؤں کے استعمال سے ان کی حالت میں بہتری آئے گی... اور ہاں... انہیں آپ کی توجہ کی ضرورت ہے... زیادہ سے زیادہ وقت دیں انہیں... کوشش کریں کہ وہ زیادہ دیر اکیلی نہ رہیں... جیسا کہ آپ نے بتایا کہ ابھی تک آپ کا کوئی بے بی بھی نہیں ہے... اولاد کا بڑا سہارا ہوتا ہے ایک عورت کو... شادی کے بعد ماں بننے کی خواہش ہر عورت کے دل میں ہوتی ہے... اور

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

دیر ہونے کی وجہ سے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ خواہش شدت اختیار کرتی جاتی ہے...ایسے میں عورت نفسیاتی الجھنوں کا شکار ہو کر رہ جاتی ہے... تنہائی کسی کو بھی راس نہیں آتی... شاید آپ کی وائف بھی تنہا رہتے رہتے سپلٹ پرسنیلٹی کا شکار ہو چکی ہیں... جس میں ایک انسان دو شخصیات میں بٹ جاتا ہے...اور اسے یوں محسوس ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ کوئی اور بھی ہے... وہ اکیلے میں خود سے ہی باتیں کرتا ہے... من گھڑت کہانیاں گھڑتا ہے...اور اسے سچ سمجھ لیتا ہے... بعض اوقات اسے خود بھی سمجھ نہیں آتی کہ وہ کیا کر رہا ہے...اسی لیے انہیں تنہائی کا شکار مت ہونے دیجیے... زیادہ سے زیادہ ٹائم سپینڈ کریں ان کے ساتھ...اور نیکسٹ ویک پھر انہیں لے کر آیئے گا میرے پاس...اگلے سیشن کے لیے...تاکہ ان کی ان الجھنوں کو سلجھایا جا سکے...انہیں نارمل لائف کی طرف لے کر آسکیں ہم..." ڈاکٹر نے ہانیہ کی حالت کے بارے میں تفصیل سے اسے آگاہ کیا... حسن پریشانی کے عالم میں انہیں سنتا چلا گیا...پھر وہ پرچی جس پر میڈیسنز لکھی تھیں وہ ان سے لے کر الوداعی کلمات کہتا باہر آ گیا...

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

"ہانیہ..." وہ باہر آیا تو ہانیہ ویٹنگ روم میں نہیں تھی... اس کے تو حواس ہی مختل ہو کر رہ گئے... "ہانی..." ادھر ادھر نگاہ دوڑاتے اس نے بے بسی سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا... پھر ویٹنگ روم کے دروازے سے نکل کر راہداری میں جھانکا... لیکن وہ وہاں بھی نہیں تھی... دوسری جانب کی راہداری میں سامنے مین گیٹ تھا... وہ تیزی سے مین گیٹ کی طرف آیا... باہر نکل کر دیکھا تو ہانیہ کہیں دکھائی نہ دی... وہ پریشانی کے عالم میں پھر اندر آیا... ویٹنگ روم میں ایک بزرگ صوفے پر نیم دراز سے تھے... حسن نے انہیں مخاطب کیا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"ایکسکیوزمی... یہاں ایک لڑکی بیٹھی تھی ابھی کچھ دیر پہلے... کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ وہ کہاں گئی ہے...؟؟ ہلکے گلابی رنگ کا سوٹ پہن رکھا تھا اس نے..." اضطرابی کیفیت میں وہ تیز تیز بول رہا تھا... اس بوڑھے آدمی کو چند لمحے لگے اس کی بات سمجھنے میں... پھر انہوں نے ایک طرف جاتی راہداری کی جانب انگلی سے اشارہ کیا... حسن ان کے بولنے کا انتظار کیے بغیر تیزی سے بھاگتا ہوا اس راہداری کی جانب بڑھ گیا...

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

"ہانی..." اسے آوازیں دیتے ہوئے وہ مسلسل چلتا جارہا تھا.... راہداریاں ہی راہداریاں تھیں... لیکن ہانیہ کہیں نہ تھی... اسے لگا جیسے اس کے دماغ کی کوئی نس پھٹ جائے گی... تیزی سے بھاگتے ہوئے اسے ایک جگہ رکنا پڑا... وہ راہداری کافی لمبی تھی... اور اس کے آخری سرے پر ایک موڑ تھا جو شاید اگلی راہداری میں مڑتا تھا... جبکہ اس راہداری کی درمیان میں سیڑھیاں تھیں جو اوپر کی منزل پر جاتی تھیں... حسن اسی کشمکش میں تھا کہ اوپر جائے یا سیدھا... تبھی اس کی نگاہ اوپر سیڑھیوں کے پاس لہراتے آنچل پر پڑی... بغیر کچھ سوچے وہ سیڑھیاں پھلانگتا اوپر جانے لگا... ایک جگہ سیڑھیوں پر خون کے چند قطرے لگے تھے... اور ہانیہ کا ایک جوتا بھی وہیں پڑا تھا... وہ حواس باختہ سا مزید آگے بڑھا... تمام سیڑھیاں عبور کرتے ہوئے وہ اوپر آیا تو وہاں ہانیہ کا دوپٹہ اور ساتھ ہی دوسرا جوتا موجود تھا... ان چیزوں پر توجہ دیئے بغیر وہ ٹیرس کی طرف آیا... سامنے ہانیہ نظر آئی تھی... جو کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں ٹیرس کے آخری سرے کی جانب چلتی جارہی تھی... یوں جیسے اسے اپنی خبر تک نہ ہو...

"ہانیہ..." حسن چلایا... لیکن اس نے حسن کی آواز تو جیسے سنی ہی نہیں... حسن

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

جلدی سے آگے بڑھا...بھاگ کر اس کا بازو تھام کر اسے اپنی جانب کھینچا...وہ کچی ڈور سے کھنچتی ہوئ اس کے طرف چلی آئ...اس کا وجود حسن کے سینے سے ٹکرایا تھا... اور یوں جیسے وہ گہری نیند سے جاگی ہو...ایک لمحے کی بھی دیر ہو جاتی تو ہانیہ چھت سے نیچے گر چکی ہوتی... حسن نے اسے اپنے مضبوط بازوؤں کے حصار میں جکڑتے ہوئے اس کے بالوں میں چہرہ چھپایا...اس کے آنسو ہانیہ کے بالوں میں جذب ہو رہے تھے...

"حسن...کک...کیا ہوا آپ کو...؟؟آپ رو کیوں رہے ہیں..." چند لمحے اس کے سینے میں منہ چھپائے رہنے کے بعد جب ہانیہ کو اس کے رونے کی خبر ہوئ تو وہ تڑپ اٹھی تھی...

"کیوں تنگ کرتی ہو مجھے اتنا...کیوں ستاتی ہو...اگر ابھی تمہیں کچھ ہو جاتا تو...." وہ بھیگی آواز میں کہہ گیا...ساتھ ہی اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لے کر اس کی پیشانی چومی...اس کی کنپٹی پر ایک جانب زخم سا بنا تھا...جہاں خون بھی جما ہوا نظر آ

رہا تھا... شاید سیڑھیوں پر گر گئی تھی وہ... تبھی سیڑھیوں پر بھی حسن کو خون دکھائی دیا تھا...

"یہ آپ... کیا کہہ رہے ہیں حسن... مم... میں نے کیا کیا ہے...؟؟ اور میں یہاں کیسے آئی... میں تو ویٹنگ روم میں آپ کا انتظار کر رہی تھی... پھر... وہاں ایک بچہ آیا مجھے بلانے... اس نے مجھ سے کہا کہ.... اس نے کہا مجھے آپ بلا رہے ہیں... اور میں اس کے کہنے پر اٹھی... اس کے بعد مجھے کچھ یاد نہیں کہ یہاں تک کیسے پہنچی میں... اور وہ... وہ بچہ کہاں گیا... وہ یہیں تو تھا ابھی... اسی طرف گیا تھا... شاید وہ نیچے گر گیا... حسن... وہ بچہ نیچے گر گیا... اسے چوٹ لگی ہو گی... وہ رو رہا ہو گا.... اس کا... اس کا خون بہہ رہا ہو گا..." ہانیہ خود سے ہی الجھتے ہوئے پھر آگے کی جانب بڑھی... جب حسن نے اسے بازو سے تھام کر اپنی طرف کھینچا...

"وہاں کوئی نہیں ہے ہانی... کوئی بچہ نہیں ہے ادھر... چلو میرے ساتھ... تمہیں چوٹ لگی ہے... ڈاکٹر سے بینڈیج کروا کے گھر چلتے ہیں..." حسن نے ضبط کرتے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ہوئے اس کے شانوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے سمجھایا... پھر زبردستی اسے اپنے ساتھ جانے لگا... سیڑھیوں کے اختتام پر پڑا اس کا دوپٹہ اٹھا کر اس کے کندھوں پر پھیلایا... اس کا جوتا لا کر اس کے قریب رکھا... پھر اسے سہارا دیتے ہوئے سیڑھیاں اترنے لگا...

HoRRoR NoVeL...

رات کے کسی پہر نیند میں کسمساتے ہوئے اس نے ہاتھ بڑھا کر اپنے برابر سوئی ہانیہ کو اپنے قریب کرنا چاہا... لیکن اگلے ہی پل اسے آنکھیں کھولنی پڑیں... نیند کے خمار سے سرخ پڑتی نگاہیں اس نے ادھر ادھر گھمائیں... وہ نہ تو بیڈ پر اپنی جگہ موجود تھی... نہ ہی کمرے میں اس کا نام و نشان تھا...

"ہانی..." کمبل اتار کر ایک جانب پھینکتے ہوئے وہ بیڈ سے اترا... دل نے کسی خطرے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

کی نشانہ ہی کی تھی...

"ہانی کہاں ہو تم..." وہ سلیپرز پیروں میں اڑستا ہوا اٹیچ باتھ کی جانب بڑھا... دروازہ کھٹکھٹایا... لیکن جواب ندارد... اندر سے کسی قسم کی کوئی آواز بھی نہیں آ رہی تھی... اس نے ہینڈل گھماتے ہوئے باتھ روم کا دروازہ کھولا... وہ یہاں بھی نہ تھی...

دل ایک دم پریشان سا ہو اٹھا... یہ پہلی بار نہیں تھا... وہ اکثر یونہی بنا بتائے روم سے چلی جاتی تھی اور حسن اسے ڈھونڈتے ڈھونڈتے پاگل ہو جاتا...

"ہانیہ..." وہ بے چین ہوتا ڈریسنگ روم کی طرف بڑھا... اسے وہاں بھی موجود نہ پا کر تیزی سے کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے باہر آیا...

"ہانیہ کہاں ہو... جواب دو یار... "اس کی آواز سے ہی اس کے اضطراب کا اندازہ ہو رہا تھا... کوئی جواب نہ پا کر وہ ٹینشن سے بالوں میں ہاتھ پھیرتا تیز تیز سیڑھیاں اترنے لگا... کچن میں جھانکا وہاں بھی نہ تھی... ڈرائنگ روم, ٹی وی لاؤنج, گیسٹ روم... ہر وہ جگہ جہاں اس کی موجودگی کا گمان ہو سکتا تھا وہاں اس نے دیکھا... لیکن وہ کہیں ملی... حویلی کے اس پورشن کے باقی کمرے لاکڈ تھے... سو وہاں وہ جا نہیں سکتی تھی... وہ بھاگتے ہوئے داخلی دروازہ کھولتے ہوئے باہر لان میں آیا کہ شاید گھبراہٹ کے باعث چند لمحے ہوا خوری کی نیت سے وہ باہر آ گئی ہو...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"ہانیہ..." اندھیرے میں ادھر ادھر نگاہ دوڑاتے وہ ایک بار پھر چلایا... لیکن کوئی جواب نہ ملا... وہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھے جھکا اور گہرے گہرے سانس لینے لگا... ذہنی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

پریشانی اور بھاگنے کے باعث سانس پھولنے لگا تھا...

سیدھے ہوتے ہوئے اس نے پیشانی مسلی... ذہن ماؤف ہو رہا تھا... سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اسے کہاں ڈھونڈے... حویلی کا بڑا سا آہنی گیٹ بھی لاکڈ تھا... اسے سونے سے پہلے حسن نے خود تالا لگایا تھا... اور چابی حسن کے ٹراؤزر کی پاکٹ میں تھی... اس کے باہر جانے کی امید بھی نہیں کی جا سکتی تھی...

شدید بے بسی محسوس کرتے ہوئے وہ مڑا... تاکہ اندر جا کر دوبارہ سارے کمروں میں چیک کر سکے... تبھی اس کی نگاہ اٹھی تو وہ اپنی جگہ فریز ہو کر رہ گیا...

یہ حویلی خاصی پرانی تھی... اور بہت بڑی بھی... اس کا کچھ حصہ دوبارہ تعمیر کروایا گیا تھا... جدید انداز میں... اور حسن کو کمپنی کی جانب سے یہ گھر الاٹ کیا گیا تھا... جبکہ

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

بقیہ حویلی اپنی سابقہ حالت میں تھی...یوں جیسے کوئی کھنڈر ہو...اکھڑا ہوا رنگ و روغن...پرانی طرزِ تعمیر... کمپنی کے ساتھ حسن کا چار سال کا معاہدہ ہوا تھا...چار سال بعد اسے واپس لاہور چلے جانا تھا...لہٰذا عارضی طور پر رہنے کے لیے یہ رہائش گاہ اسے نامناسب نہ لگی تھی...اور پھر اس پرانی حویلی سے بھلا ان کا کیا لینا دینا...جہاں انہیں رہنا تھا اس حصے کو تو دوبارہ تعمیر کیا گیا تھا نا...یہی کافی تھا...ویسے بھی دو افراد تھے وہ...دو افراد کو رہنے کے لیے کتنی جگہ اور کتنا بڑا گھر درکار ہو سکتا تھا...

بس یہی سوچ کر حسن نے یہاں رہنے کا فیصلہ کر لیا... ویسے بھی حویلی کا پرانے حصے کا داخلی دروازہ مقفل تھا...اور اس طرف کبھی جانے کی ضرورت ہی پیش نہ آئی ہا نیہ کو یا حسن کو...

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

لیکن آج...ہانیہ نہ جانے کیسے اس پرانی حویلی میں داخل ہو چکی تھی...سامنے دوسری منزل پر مختلف کمروں کے سامنے بنے کوریڈور میں حسن نے ہانیہ کی ایک جھلک دیکھی تھی...جو بائیں جانب چلتی جا رہی تھی...اچھنبا حسن کو اس بات پر ہوا تھا کہ رات کے اس پہر ہانیہ کو اس حویلی میں جانے کی کیا ضرورت آن پڑی....اور پھر...اس طرف کا دروازہ ہر وقت مقفل رہتا تھا تو ہانیہ اس حویلی میں کیسے داخل ہوئی...وہ کہاں جا رہی تھی...بہت سے سوال تھے جو حسن کے دماغ میں گردش کر رہے تھے لیکن ان کا جواب دینے والا کوئی نہ تھا وہاں...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ بغیر کچھ سوچے تیزی سے اس پرانی حویلی کی جانب بڑھا...داخلی دروازے کے قریب آیا تو تالا کھلا ہوا ملا...اندر داخل ہوا تو وہاں دھول مٹی اور نہ جانے کیا کیا تھا...ہر طرف جالے لگے تھے...کھانستا ہوا وہ سیڑھیاں تلاشنے لگا...جلد ہی اپنے مقصد میں

کامیاب ہوتا وہ دوسری منزل پر پہنچا...اور جس طرف ہانیہ گئی تھی اسی طرف بڑھ گیا...اب کی بار اس نے آواز دینے سے گریز کیا تھا...وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ ہانیہ اس حویلی میں کیوں آئی ہے...

بغیر آہٹ پیدا کیے وہ آگے بڑھا...کاریڈور کے آگے موڑ مڑتے ہوئے اسے ٹھٹھکنا پڑا...دائیں جانب کے ایک کمرے سے دھیمی سی ہنسی کی آواز آ رہی تھی...اور چوڑیوں کی چھنکار کی آواز بھی...وہ آواز بلاشبہ ہانیہ کی تھی... حسن نے دروازے سے کان لگا کر اندر کی صورتحال کو محسوس کرنا چاہا...اب ہانیہ کی باتیں کرنے کی آواز سنائی دے رہی تھی... لیکن آواز اتنی آہستہ تھی کہ حسن کے پلے کچھ نہ پڑا...وہ شاکڈ ہوا تھا...اس بند کمرے میں کون تھا جس سے ہانیہ باتیں کر رہی تھی...اس کے دل میں شک نے سر اٹھایا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"نہیں نہیں... ہانیہ ایسی نہیں ہے... وہ رات کے اس وقت یوں بند کمرے میں بیٹھ کر کسی غیر مرد سے باتیں نہیں کر سکتی..." دل نے فوراً ہانیہ کی طرفداری کی تھی...

لیکن دماغ اکسارہا تھا اسے.. شک میں مبتلا کر رہا تھا... غصے کے عالم میں دروازہ کھول کر وہ چوکھٹ پر آن کھڑا ہوا...

دروازہ کھلنے کی آواز پر ہانیہ کی آتی آواز ایک دم رکی... وہ جہاں کی تہاں رہ گئی... اس کی پشت تھی دروازے کی طرف... اور کمر پر بکھرے بال صاف نظر آرہے تھے... وہ نیچے زمین پر آلتی پالتی مارے بیٹھی تھی... لیکن کمرے میں ہانیہ کے علاوہ حسن کو کوئی اور وجود نظر نہ آیا... وہ چونکی اور کھوجتی نظروں سے ادھر ادھر دیکھتا آگے بڑھا...

ہانیہ ابھی تک اپنی جگہ سے ہلی تک نہ تھی...

کسی اور کو وہاں نہ پا کر حسن کے منہ سے گہری سانس خارج ہوئی...

"ہانیہ... یہاں کیا کر رہی ہو...؟؟اور کس سے باتیں کر رہی تھی تم...؟؟" وہ الجھتا ہوا آگے بڑھا اور ہانیہ کے سامنے جا کھڑا ہوا...اس کا چہرہ دیکھ کر ایک اور جھٹکا لگا تھا حسن کو... چہرے پر میک اپ کیے, سرخ لپ اسٹک لگائے, کانوں میں جھمکے پہنے وہ یوں تیار تھی جیسے کسی فنکشن پر جا رہی ہو... جبکہ کتنے ماہ ہو چکے تھے حسن نے اسے کبھی تیار نہ دیکھا تھا... حسن کے لاکھ کہنے پر بھی وہ لپ اسٹک تک نہ لگاتی... حسن کو اس کے ہاتھوں کی مہندی بہت پسند تھی لیکن اس کے کہنے کے باوجود ہانیہ ہر بار ٹال جاتی...اس کے سُونے سُونے ہاتھ حسن کا دل دکھاتے تھے... لیکن ہانیہ کی طبیعت کے پیشِ نظر زیادہ اصرار کرنا اس نے کبھی مناسب نہ سمجھا...اور آج غیر متوقع طور پر

اسے یوں سجے سنورے دیکھ کر حسن کے ماتھے پر تیوریاں چڑھنے لگیں... لیکن خود پر قابو پاتے ہوئے وہ ہانیہ کی طرف متوجہ ہوا... جو اسے یوں اچانک سامنے پا کر خوفزدہ نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی...

"ہانیہ... میں نے پوچھا... کس سے بات کر رہی تھی ابھی تم...؟؟" حسن کا لہجہ قدرے سخت ہوا... سارا دن آفس میں کام کرنے اور سر کھپانے کے بعد شام کو وہ گھر آتا تھا تو ہانیہ کی توجہ حاصل کرنے کی خواہش ہوتی... لیکن اس کی غائب دماغی کے باعث دل مسوس کر رہ جاتا... رات میں سوتا تو یونہی اکثر ہانیہ کو کمرے سے غائب پاتا... ذہنی پریشانی اور نیند کی کمی کی وجہ سے وہ خود بھی کبھی کبھار چڑچڑا سا ہو جاتا تھا...

"کک... کوئی نہیں... کوئی بھی تو نہیں ہے یہاں... مم... میں کس سے بات کروں گی بھلا..." ہانیہ نے ہکلاتے ہوئے یوں کہا جیسے اس کی چوری پکڑی گئی ہو... ساتھ ہی وہ ایک جانب دیکھنے لگی... حسن نے اس کی نگاہوں کے تعاقب میں دیکھا لیکن وہاں کچھ بھی نہ تھا... پرانی زنگ لگی قد آدم کھڑکی کے سامنے پردہ لہرا رہا تھا بس...

"ہانیہ میری طرف دیکھ کر بات کرو... اس طرف کیا دیکھ رہی ہو...؟؟" حسن تلخ سا ہوا... اس کے انداز پر ہانیہ نے ہرنی جیسی آنکھوں میں خوف و ہراس لیے اس کی طرف دیکھا... اس کی آنکھوں میں نمی کی جھلک دکھائی دی تھی... ایک نظر حسن کو دیکھنے کے بعد وہ فوراً سر جھکا گئی....

حسن نے بالوں میں ہاتھ پھیر کر خود کو کمپوز کرنے کی کوشش کی... پھر گہری سانس

بھرتا اس کی طرف متوجہ ہوا...

"چلو اٹھو... گھر چلیں..." ایک ہاتھ سے ہانیہ کا ہاتھ تھامتے ہوئے دوسرا بازو اس کے کندھوں کے گرد حمائل کر کے حسن نے اسے اٹھنے میں مدد دی... بغیر کوئی لفظ کہے وہ اٹھ گئی... البتہ دروازے کے قریب جا کر وہ گردن موڑ کر پھر پیچھے دیکھنے لگی تھی...

حسن نے بے بسی بھری نگاہوں سے اسے دیکھا... پھر اسے لیے ہوئے اس حویلی سے باہر آ گیا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

آج پھر وہ ہانیہ کو لے کر ڈاکٹر نادیہ اجمل کے پاس آیا تھا... دوسرے سیشن کے

لیے...اس ایک ہفتے میں اس نے خود پوری احتیاط سے ڈاکٹر کی تجویز کردہ دوائیں ہانیہ کو استعمال کروائی تھیں...لیکن اس کی حالت میں معمولی سا فرق بھی نظر نہ آیا تھا حسن کو...ہانیہ کو ڈاکٹر کے روم میں ایک جانب بٹھائے اب حسن خود اس ایک ہفتے کی ساری صورتحال سے ڈاکٹر کو آگاہ کر رہا تھا...آواز انتہائی دھیمی تھی کہ ہانیہ نہ سن سکے... ویسے بھی وہ لاشعوری طور پر جو کچھ کرتی تھی بعد میں بہت کم یاد رہتا تھا اسے...اور حسن کے منہ سے اپنی حالت کے بارے میں سن کر وہ یقیناً پریشان ہو جاتی...اور حسن اسے پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا...اور نہ ہی اس کے معاملے میں کوئی رِسک لے سکتا تھا اسی لیے اب اسے ویٹنگ روم میں بٹھانے کی بجائے اپنے ساتھ ہی لے آیا تھا...ڈاکٹر نادیہ کے کیبن میں...

ڈاکٹر نادیہ اجمل حسن کی باتوں کو سنتے ہوئے ہانیہ کو بھی بغور دیکھ رہی تھیں جو ارد گرد

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

سے بے نیاز دیواروں کو تکے جا رہی تھی... اور کبھی سر جھکائے دانتوں سے ناخن کاٹنے لگتی... اس کی ہر ہر حرکت سے اس کی اضطراری کیفیت عیاں تھی... وہ جب بھی آتی تھی شروع میں اس کی یہی حالت ہوتی... پھر ڈاکٹر نادیہ اجمل سے بات کر کے دھیرے دھیرے وہ پر سکون ہو جاتی...

"مسٹر حسن رضا... جب یوں میڈیسنز سے بھی مریض کو کوئی فرق نہ پڑ رہا ہو اور نہ ہی وہ اپنے بارے میں کھل کر کچھ بتانے پر تیار ہو... تب ہمیں ایک خصوصی عمل کرنا پڑتا ہے جسے ہپناٹزم کا نام دیا جاتا ہے... اس عمل میں مریض ایک خاص سحر میں جکڑا جاتا ہے... اس کا دل و دماغ ہمارے قابو میں آ جاتا ہے... یوں سمجھ لیں کہ مریض کا خود اپنے اوپر کوئی قابو نہیں رہتا... ہم اس سے جو چاہیں اگلوا سکتے ہیں... اور اس سحر کے ختم ہونے کے بعد مریض کو خود کچھ بھی یاد نہیں رہتا کہ اس نے کیا کیا بول دیا ہے

ہمارے سامنے...یوں کہہ لیں کہ اس عمل کے ذریعے ہم مریض سے اس کے ماضی

کے تمام واقعات جاننے کی کوشش کرتے ہیں اور پھر مریض کی الجھن, اس کی دماغی

گرہ کو کھولنے کی کوشش کرتے ہیں...

آپ کی وائف بھی اپنے بارے میں کچھ خاص بتانا نہیں چاہتیں...تو مجھے انہیں بھی

ہپناٹائز کرنا پڑے گا....ان کے علاج کے لیے یہ ضروری ہے....لیکن اگر آپ کی

اجازت ہو تو...اور ایک بات اور...ماضی میں انسان نے جو بھی غلطیاں کی ہوں اور

جن کا اعتراف وہ ہمارے سامنے کرتا ہے وہ سب ہمارے پاس ایک راز کی طرح محفوظ

رہتا ہے...ہم اسے ریکارڈ ضرور کرتے ہیں لیکن کسی کو وہ ریکارڈنگز دیتے نہیں ہیں...

کیونکہ اگر ایسا نہ کیا جائے تو ماضی کی وجہ سے بہت سے لوگوں کا حال تباہی کی نظر ہو جاتا

ہے...میں مسز ہانیہ کو ہپناٹائز کروں گی...لیکن ان کے راز آپ کو نہیں بتاؤں گی

کیونکہ میں نہیں چاہتی کسی چھوٹی سے چھوٹی بات کی وجہ سے بھی آپ کا گھر خراب

ہو.... یہ سب علاج کی نیت سے کیا جارہا ہے تو جیسے ہی میں اصل مسئلے تک پہنچتی ہوں

میں ان کا علاج شروع کردوں گی...60% چانسز ہوتے ہیں اس طریقہ میں مریض

کی صحتیابی کے... باقی جو اللہ کی مرضی ہوگی ہونا تو وہی ہے..." ڈاکٹر نادیہ اجمل کی

باتیں سن کر حسن کی پریشانی میں مزید اضافہ ہوا تھا... لیکن فی الحال ان کی بات ماننے

کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہ تھا...

"ٹھیک ہے... جیسے آپ کو مناسب لگے ڈاکٹر... مجھے میری بیوی بہت عزیز ہے... اور

اس کی صحتیابی کے لیے میں کچھ بھی کرنے کو تیار ہوں... اگر اس طریقے سے وہ

واپس زندگی کی طرف لوٹ آتی ہے تو اس سے بڑی خوشی کی بات اور کیا ہو سکتی

ہے..." ڈاکٹر نادیہ کی باتوں نے اسے ایک امید کا دِیا تھمایا تھا... اور اس دیئے کی روشنی

میں وہ آگے بڑھنے کی خواہش دل میں پیدا کر چکا تھا...

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

"اوکے... دو دن بعد یعنی پیر کو آپ انہیں میرے پاس لے آیئے گا... پھر ان کا ٹریٹ منٹ شروع کرتے ہیں... تب تک میں ان کی میڈیسنز چینج کر رہی ہوں... یہ اینٹی ڈپریشن میڈیسنز ہیں... یہ استعمال کروایئے انہیں..." ڈاکٹر نادیہ کی بات پر وہ سر ہلاتا اٹھا... اور کچھ فاصلے پر سر جھکائے بیٹھی ہانیہ کو لے کر باہر کی جانب بڑھ گیا...

🖤🖤🖤🖤🖤

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ٹھیک دو دن بعد حسن ہانیہ کے لے کر پھر ڈاکٹر نادیہ کے پاس حاضر ہوا تھا...

"مسٹر حسن... آپ چاہیں تو جا سکتے ہیں اب... ہمیں کچھ وقت درکار ہے اس علاج

کے لیے...چند گھنٹے لگیں گے...اب یہ آپ کی مرضی ہے کہ آپ باہر ویٹ کرنا چاہتے ہیں یا جاب پہ جانا چاہتے ہیں..."ڈاکٹر نادیہ اجمل نے کچھ ضروری سامان میز پر رکھتے ہوئے حسن کو مشورہ دیا...وہ شش و پنج میں مبتلا ہو گیا...

چند لمحوں بعد فیصلہ کرتے ہوئے اس نے سر اٹھایا...

"میں باہر ویٹنگ روم میں انتظار کرلوں گا...آپ کو جتنا وقت درکار ہے آپ لیجیے...لیکن میں ہانیہ کو چھوڑ کر نہیں جا سکتا..."قطعی لہجے میں کہا گیا تھا...کہ اس کی زندگی میں وہی ایک لڑکی تھی جو سب سے زیادہ اہمیت رکھتی تھی...اس سے قبل وہ کام کی دھن خود پر سوار کر کے اسے تنہائی کا عادی بنا چکا تھا لیکن اب نہیں...اب اپنی غلطیوں کو سدھارنے کا وقت تھا...اور اسے ہر جگہ ہانیہ کے ساتھ ہی ہونا تھا...

"آل رائٹ... پھر آپ باہر چلے جائیے... تاکہ میں اپنا کام شروع کر سکوں..." ڈاکٹر کی بات پر سر ہلاتا وہ اٹھا... ایک نظر برابر بیٹھی ہانیہ پر ڈالی... جو کنفیوژ سی اسے تک رہی تھی...

"ڈونٹ وری ہانی... سب ٹھیک ہو جائے گا... میں باہر ہی ہوں..." اس کے گال کو سہلاتا ہوا وہ اٹھا اور باہر نکل گیا...

"مسز ہانیہ... آپ اس چیئر پر آ جائیے..." ڈاکٹر نادیہ اجمل کے کہنے پر وہ اٹھی... اور جھجھکتی ہوئی مطلوبہ جگہ جا بیٹھی... ڈاکٹر نادیہ نے کمرے کی لائٹ آف کرتے ہوئے ٹیبل لیمپ آن کیا اور اس کی روشنی بھی کم کر دی... کمرے میں اب نیم اندھیرا تھا... اور جس جگہ ہانیہ بیٹھی تھی وہاں روشنی بالکل کم تھی...

"اپنی آنکھیں بند کر لیجیے..."ڈاکٹر نادیہ کے کہنے پر وہ ڈرتے ڈرتے اپنی آنکھیں بند کر گئی...نہ جانے کیا ہونے والا تھا...دل میں طرح طرح کے خدشات ابھر رہے تھے...

چند لمحوں بعد ہی اسے لگا اس کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ختم ہو رہی ہے...دماغ جیسے سُن سا ہو رہا تھا...اسے محسوس ہونے لگا جیسے اس کا ذہن گہری نیند میں ڈوبتا جا رہا ہو...تاریکی ہی تاریکی تھی ہر طرف...کہیں دور سے ڈاکٹر نادیہ اجمل کی آواز سنائی دے رہی تھی...

"اپنے بارے میں بتائیں...شروع سے سب...ہوش سنبھالنے کے بعد سے لے کر

اب تک جو جو باتیں, جو جو واقعات اور جتنی بھی یادیں آپ کے ذہن میں محفوظ ہیں وہ سب بیان کریں..."ٹیپ ریکارڈر آن کرتے ہوئے ڈاکٹر نادیہ اب اس کے بولنے کی منتظر تھیں...

"سات سمندر پار میں تیرے پیچھے پیچھے آ گئی...

میں تیرے پیچھے پیچھے آ گئی...

ز لمی میری جاں...

او ز لمی میری جاں تیرے قدموں کے نیچے آ گئی...

سات سمندر پار میں تیرے پیچھے پیچھے آ گئی..."

وہ اچھلتی کودتی اور بلند آواز سے گنگناتی ہوئی اپنے تایا جی کے گھر میں داخل ہوئی...اپنی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ہی مستیوں میں گم اس کی نگاہ لان میں پودوں کو پانی دیتے حسن پر نہیں پڑی تھی...

تبھی وہ مگن سی گیٹ سے گزرتی اندر کی جانب بڑھ رہی تھی جب حسن کی آواز پر اسے رکنا پڑا...

"اوئے... کبھی میرا پیچھا چھوڑ بھی دیا کرو... نہادھو کے میرے پیچھے ہی پڑ گئی ہو... کسی ڈائن کی طرح..." وہ نچلا لب دانتوں تلے دبائے شرارتی لہجے میں کہتا جان بوجھ کر اسے چڑانے کی کوشش کررہا تھا...

اس کی آواز پر ہانیہ کے قدم بے ساختہ رکے... وہ ایڑیوں کے بل گھومی... کمر پر دونوں ہاتھ ٹکائے... اور آنکھیں سیکڑ کر اسے دیکھنے لگی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"میں نے کب تمہارا پیچھا کیا ہے...؟؟" کھا جانے والے انداز میں اس سے مخاطب ہوتے ہوئے وہ کیاریاں پھلانگتی اس تک پہنچی...

"ابھی تو کہا تم نے...سات سمندر پار میں تیرے پیچھے پیچھے آ گئی... مطلب میرے پیچھے ہی آئی ہونا..." وہ کندھے اچکا کر کہتا پودوں کی طرف متوجہ ہو گیا جو پانی سے دھلنے کے باعث نکھرے نکھرے سے لگ رہے تھے...

"منہ دھو رکھو اپنا... کبھی آئینہ دیکھا ہے تم نے...؟؟ میں...اور تمہارے پیچھے آؤں...خوش فہمیاں اچھی پال رکھی ہیں... میں صرف گانا گا رہی تھی..." ایک ادا سے ترشے ہوئے بال پیچھے جھٹکتے ہوئے وہ مغرور لہجے میں بولی... حسن نے دلچسپ نگاہوں سے اس کی ان جان لیوا اداؤں کو دیکھا تھا...

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

"ہاں...اب کردو بہانہ سونگ کا... لیکن تمہارے دل کی بات میں اچھی طرح جانتا ہوں..."اس کا لہجہ مسکراتا ہوا سا تھا...

"بکواس نہیں کرو حسن...ایسا کچھ نہیں جیسا تم سمجھ رہے ہو..."وہ منہ کے زاویے بگاڑتے کہہ گئی...

"حدِادب گستاخ لڑکی...تم جانتی بھی ہو کہ کس سے بات کر رہی ہو تم..."حسن نے رعب جھاڑنے کی ادنٰی سی کوشش کی جس کا ذرہ برابر اثر نہ ہوا تھا نیہ پر...

"ہاں جانتی ہوں...ہے ایک دنیا جہان کا نکمّا، آوارہ، بد معاش، غنڈہ اور موالی جو مجھ

سے مخاطب ہونے کے بہانے ڈھونڈتا رہتا ہے ہر وقت..." وہ بھی اب کی بار شرارت سے گویا ہوئی تھی...

"ایک چیز تو بتانے والی رہ ہی گئی... مابدولت خاصے ہینڈ سم بھی ہیں..." وہ جتانے والے انداز میں کہتا بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا...

"اوہ... اس خوش گمانی میں کس نے مبتلا کیا آپ کو... مسٹر حسن رضا...؟؟" وہ ٹھوڑی تلے انگلی ٹکائے آنکھیں پٹپٹا کر پوچھنے لگی...

"اچھا چھوڑو... یہ بتاؤ یہاں کیوں آئی ہو... کچھ شرم کر لو ہانی... جب دل چاہے دندناتی ہوئی اپنے ہونے والے سسرال پہنچ جاتی ہو... بندہ تھوڑا سا لحاظ کر لے...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

مشرقی لڑکیوں والی کوئی بات ہی نہیں ہے تم میں..."وہ ملامت بھرے لہجے میں اسے شرمندہ کرنے کی اپنی سی کوشش کر رہا تھا...

"تمہیں کیا تکلیف ہے...؟؟میں نہیں مانتی اس گھر کو سسرال... یہ میرے تایا جی اور تائی جی کا گھر ہے...جب چاہوں تب آؤں گی یہاں... تم کون ہوتے ہو مجھے روکنے والے...؟؟"وہ خم ٹھونک کر میدان میں اتر آئی تھی...

"بتاؤں کون ہوں میں...؟؟"آنکھوں میں خاص چمک لیے شرارتی لہجے میں وہ اس سے پوچھ رہا تھا...ہانیہ اس کے اس انداز پر سٹپٹا کر رہ گئی... تبھی فوراً نظریں جھکائی تھیں...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"بس...اتنی ہی ہمت تھی میرا مقابلہ کرنے کی...؟؟"وہ اب قہقہہ لگا کر ہنس رہا تھا...ساتھ ہی مسکراتی نگاہوں سے اس کا سرخ پڑتا چہرہ دل میں سمانے لگا...جو لب کاٹتی کنفیوژ سی کھڑی تھی...بار بار نچلا لب دانتوں میں دبانے کے باعث گالوں کے ڈمپلز واضح ہو رہے تھے جو حسن کا ضبط آزمانے پر تلے تھے...

"تم نا...ایک نمبر کے فضول انسان ہو...جاؤ میں بات نہیں کرتی تم سے..."وہ مصنوعی خفگی سے کہہ گئی...

"بالکل ٹھیک کہا ہانیہ آپی...بھائی تو ہیں ہی فضول انسان...اور کبھی بات مت کیجیے گا ان سے...پکی والی ناراضگی آج سے آپ دونوں کی..."اس سے پہلے کے حسن کچھ بولتا لان میں آتے محسن نے ہانیہ کی بات کا جواب دیا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com

"اوئے ڈفر... تو میرا بھائی ہے یا اس کا...؟؟" حسن نے اسے زبردست گھوری سے نوازا...

"اممم... ففٹی ففٹی... آدھا آپ کا... آدھا بھابھی کا..." محسن نے سوچنے کی اداکاری کرتے ہوئے جواب دیا جبکہ اس کی بات پر ہانیہ اسے خشمگیں نگاہوں سے گھورنے لگی...

"آپ کو کیا ہو گیا... سالم نگلنے کا ارادہ ہے کیا...؟؟ یقین کریں بالکل ہڈیوں کا ڈھانچہ ہوں... مجھے کھانے کے بعد بھی آپ کی بھوک بالکل نہیں مٹے گی... اس لیے مجھ معصوم کو بخش دیں پلیز..." وہ باقاعدہ ہاتھ جوڑ کر اس کے سامنے جھکا کھڑا تھا... ہانیہ

نے زور سے اس کے جڑے ہاتھوں پر ہاتھ مارا۔۔۔

"یہ بھابھی کسے کہا تم نے۔۔۔؟؟ کتنی بار بولا ہے کہ بھابھی کہہ کر مت بلایا کرو۔۔۔پہلے رشتے ختم ہوگ ئے کیا۔۔۔؟؟ آپی کہا کرو مجھے آپی۔۔۔اور میں کیا آدم خور لگتی ہوں تمہیں۔۔۔؟؟ جو انسانوں کو سالم نگل جاؤں گی۔۔۔؟؟" وہ قمیض کے دونوں بازو اوپر کرتے ہوئے توپوں کا رخ اس کی طرف کر گئی۔۔۔

"وہ۔۔۔وہ نا۔۔۔کل بھائی کہہ رہے تھے کہ آپ ڈائن ہیں۔۔۔چڑیل ہیں۔۔۔لوگوں کا خون پیتی ہیں۔۔۔یقین نہیں تو خود پوچھ لیں ان سے۔۔۔" محسن نے کوئی راہِ فرار نہ پا کر پھر اسے حسن کی طرف متوجہ کر دیا۔۔۔ حسن اس کی بات پر سٹپٹا کر رہ گیا۔۔۔

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

"شرم تو نہیں آتی تمہیں حسن... میرے پیچھے میری برائیاں کرتے ہوئے... میرے سامنے تو بڑے محبت محبت کے راگ الاپتے ہو... پتا چل گیا ہے کتنی محبت ہے تمہیں مجھ سے..." وہ رونے والا منہ بناتی اسے سخت سست سنانے لگی...

"ارے ہانی... مذاق میں کہا تھا یار... غصہ کیوں ہو رہی ہو..." حسن تو پریشان ہی ہو کر رہ گیا اس کی بات پر... جانتا تھا چھوٹی چھوٹی بات پر ناراض ہو جاتی ہے وہ... اور پھر اسے منانا انتہائی مشکل کام ثابت ہوتا تھا...

"دفع ہو جاؤ تم..." وہ کہتی وہاں سے جانے کو مڑی...

"ہانیہ میری بات تو سنو یار... میں..." بوکھلاہٹ میں وہ ہانیہ کی جانب بڑھتے ہوئے یہ

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

بھول چکا تھا کہ اس کے ہاتھ میں پانی کا پائپ ہے...اور نادانستگی میں ہی پائپ کا رخ وہ ہانیہ کی جانب کر گیا جس سے پانی کی تیز پھوار ہانیہ کے پورے وجود کو بھگو گئی...

"اوہ..." وہ بوکھلا کر پائپ ہاتھ سے پھینک گیا...ہانیہ جو ناراض سی جانے کو مڑی تھی پانی سے بھیگنے کے بعد وہیں رک گئی...اور اب پلٹ کر خونخوار نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی جیسے آنکھوں سے قتل کر دے گی اسے... جبکہ اس صورتحال پر محسن کی بتیسی ہی اندر نہ جا رہی تھی...اپنی بے قابو ہوتی ہنسی اور حسن کی گھوریوں پر اس نے وہاں سے کھسکنے میں ہی عافیت جانی...

"تم...تم نے مجھے بھگو دیا..." ہانیہ رونی صورت بنائے غصے اور بے بسی بھرے لہجے میں اس سے مخاطب ہوئی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"آئم سوری ہانی... قسم سے جان بوجھ کر نہیں کیا میں نے... بس بے خیالی میں ہی ہو گیا یہ سب..." حسن شرمندہ سا کہہ گیا...

"ایسی کی تیسی تمہاری سوری کی... اب بچو تم مجھ سے... آج تمہارا قتل ہو کر رہے گا... اور میرے ہی ہاتھوں ہو گا تمہارا قتل... یاد رکھنا تم..." وہ خطرناک تیور لیے اس کی جانب بڑھی... جبکہ حسن خطرہ محسوس کرتے ہوئے وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا...

اب پورے لان میں وہ آگے آگے تھا اور ہانیہ پیچھے پیچھے... اسے پکڑنے کی کوشش میں وہ ہانپ کر رہ گئی... تبھی ایک جانب لگے جھولے پر بیٹھ کر گہرے گہرے سانس لینے لگی...

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

"کیوں خود کو ہلکان کر رہی ہو... تمہاری یہ حالت دیکھی نہیں جاتی مجھ سے... پھر سے کہہ رہا ہوں... آئم سوری... ایکسیپٹ کر لو میری معافی..." وہ اب پھر شرارت کے موڈ میں آچکا تھا...

"نہیں کروں گی ایکسیپٹ... بالکل نہیں کروں گی..." وہ چلائی...

"نہ کرو... مجھے کیا... اس میں تیرا گھاٹا میرا کچھ نہیں جاتا..." ہانیہ کو انگوٹھا دکھاتا, دھیمے لہجے میں گنگناتے ہوئے وہ کندھے اچکا گیا..

وہ کچھ کہنے ہی والی تھی جب تائی جی کی وہاں انٹری ہوئی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"ہانیہ پتر.... تیرے لیے پکوڑے بنائے ہیں میں نے گرم گرم...ساتھ بڑی مزے کی چائے بھی تیار ہے...آجا دونوں مل کے پکوڑے کھائیں گے..."

تائی جی پرجوش انداز میں اطلاع دیتیں اس تک آئیں...پھر ہانیہ کی حالت دیکھ کر ان کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا...

"ہائیں...یہ کیا حالت بنا رکھی ہے ہانی...کیا ہوا ہے تجھے پتر...تو ٹھیک تو ہے نا...؟؟"تائی جی اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لے کر پریشانی سے پوچھنے لگیں...

"تائی جی...دیکھ لیں اپنے سپوت کی حرکتیں...کیا حال کر دیا میرا...اتنا اچھا ڈریس

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

تھا میرا...آج پہلی بار پہنا تھا... سوچا اپنی پیاری سی تائی اماں کو دکھا کر آتی ہوں... لیکن یہ جل ککڑ ہے نا...اسے میرا اور آپ کا پیار بالکل برداشت نہیں ہے..." وہ رونی صورت بنائے تائی اماں سے چپکی اس کی شکایت کر رہی تھی... جبکہ حسن منہ کھولے اس کی الزام تراشی سن رہا تھا...

"حسن...یہ کیا بے غیرتی ہے...؟؟؟ کتنی بار کہا ہے تجھے کہ میری بیٹی کو تنگ مت کیا کر...پھر...کب باز آئے گا تو...؟؟ دیکھ کسی دن تیری ان حرکتوں کی وجہ سے نا چھترول ہو جانی ہے تیری میرے ہاتھوں... میں کہتی ہوں بچ کے رہ مجھ سے..."

اماں حسب توقع جلال میں آچکی تھیں...

"اماں میں نے کیا کیا ہے یار... یہ چھچھوندر جان بوجھ کر آپ کو میرے خلاف بھڑکاتی

ہے...مانتاہوں میری غلطی ہے... لیکن نادانستگی میں ہوا یہ سب... میں تو اسے منانے کی کوشش کر رہا تھا..."وہ جھنجھلا کر رہ گیا...

"تائی اماں...دیکھیں کیا کہہ رہا ہے یہ مجھے..." چھچھوندر بلائے جانے پر وہ ٹھنکی...

"چھچھوندر کسے کہا تونے حسن...اور مجھے یہ بتا کہ منانے کے لیے اگلے بندے کو پانی ڈال کر بھگونا ضروری ہوتا ہے...؟؟یہ نیا اصول کہاں سے سیکھ لیا تونے...؟؟"تائی اماں تو کلاس لینے کے موڈ میں آچکی تھیں... بھلا ان سے کہاں برداشت ہوتی تھی ہانیہ کی اتری صورت...

"ارے کچھ نہیں اماں... جان چھوڑیں میری...اور تم... مجھ سے بات کیا کرونا

ڈائریکٹ... یہ اماں کو کیوں بیچ میں لاتی ہو...؟؟" وہ اسے گھور کر بولا...

"میں تو لاؤں گی... آفٹر آل میری تائی اماں ہیں..." وہ اسے ڈانٹ پڑوا کر تائی اماں کے کندھوں کے گرد بازو پھیلاتی لاڈ سے ان کے ساتھ لگ کر مزے سے کہہ گئی...

"تمہیں تو میں سیدھا کرتا ہوں رکو ذرا..." وہ اسے پکڑنے کو آگے بڑھا جب تائی اماں کی تیز گھوری نے اسے رکنے پر مجبور کیا... ساتھ ہی تنبیہہ بھی سنائی دی...

"حسن..." اور بس... حسن کی اکڑ, اس کا بدلہ لینے کا جذبہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا...

"تمہیں تو میں دیکھ لوں گا چیونٹی... ہاتھ لگو میرے تم..." منہ پر ہاتھ پھیر کر اسے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وارن کرتا وہ وہاں سے چلا گیا...

"جاؤ جاؤ بڑے آئے..." ہانیہ نے ہاتھ جھٹکتے گویا ناک سے مکھی اڑائی... پھر تائی اماں کے ساتھ اندر کی جانب بڑھ گئی... البتہ جاتے جاتے پیچھے مڑ کر دیکھا تو حسن اسی کی طرف متوجہ تھا... ہانیہ نے اسے زبان دکھائی اور تیزی سے اندر داخل ہو گئی...

"پاگل لڑکی..." حسن سر جھٹکتا پودوں کی کانٹ چھانٹ کرنے لگا... جبکہ اب لبوں پر دلفریب سی مسکراہٹ تھی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"حسن..." وہ دونوں اس وقت ڈنر کرنے باہر آئے تھے... ہانیہ اور حسن کی شرط لگی تھی جس میں حسن ہار چکا تھا اور اب اصول کے مطابق اسے ڈنر کروانے باہر لایا تھا...

"ہاں کہو..." حسن نے پلیٹ میں چمچ چلاتے ہوئے اسے دیکھا جو کسی گہری سوچ میں گم نظر آتی تھی...

"میری ایک خواہش پوری کرو گے...؟؟" وہ آس بھری نظریں اس پر جمائے پوچھ رہی تھی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"ارے یار... یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے... تمہارے لیے تو جان بھی حاضر ہے... تمہاری ہر خواہش پوری کرنا میری خواب ہے... تم کہہ کر تو دیکھو..." حسن آنکھیں

میں خوبصورت جذبات لیے اسے دیکھنے لگا...چند لمحوں کے لیے کھانا چھوڑ کر وہ پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہو چکا تھا...

"حسن...میری بڑی خواہش ہے میں کوئی جن دیکھوں...کوئی بھوت...کوئی غیر انسانی مخلوق...مجھے جنون ہے ایسی کسی چیز سے ملنے کا...لوگ پتا نہیں کیوں اتنا ڈرتے ہیں ان چیزوں سے...میں...میں نا ان کا سامنا کرنا چاہتی ہوں...میں دیکھنا چاہتی ہوں کہ ایسی مخلوق کو اپنے سامنے پا کر انسان کی کیا کیفیت ہوتی ہے...اس کے کیا جذبات ہوتے ہیں...وہ کیا محسوس کرتا ہے...میرا دل چاہتا ہے میں رات کے وقت کسی پرانی سی حویلی میں جاؤں...کھنڈر نما حویلی میں...جہاں جن بھوت کا سایہ ہو...یا کسی ویران اور پرانے قبرستان میں...وہاں جا کر میں ان جنات سے بات کروں...ان سے پوچھوں کہ ان کی لائف کیسی ہوتی ہے...وہ لوگ کیسے رہتے ہیں اپنی دنیا میں...

CLASSIC URDU MATERIAL
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کیا کرتے ہیں... کیا کھاتے پیتے ہیں... میں چاہتی ہوں کہ..." وہ مگن سی پر جوش انداز

میں اسے بتا رہی تھی جبکہ حسن آنکھیں پھاڑے ٹکر ٹکر اس کی شکل دیکھ رہا تھا...

"بس بس لڑکی... حقیقت کی دنیا میں واپس آجاؤ... کمرے میں ایک ذرا سی کرسی ہلنے

پر تم جیسی لڑکیوں کی جان لبوں پر آجاتی ہے اور میڈم چلی ہیں بھوتوں کو ملاقات کا

شرف بخشنے... کسی دن کوئی بھوت سچ میں سامنے آگیا نا... تو اس کے بعد تم زندہ نہیں

بچو گی... ہارٹ اٹیک ہو جانا ہے تمہیں... اور مرنے کے بعد خود بھی بھوت بن کر

بھٹکتی آتما کی طرح ادھر ادھر گھومتی رہو گی... محترمہ کو نیا شوق چرایا ہے بھوتوں پر

ریسرچ کرنے کا..." کچھ دیر قبل جو رومینٹک موڈ تھا حسن کا ہانیہ اس کا سارا موڈ

غارت کر گئی تھی... وہ سمجھا تھا کوئی پیاری سی، رومینٹک سی فرمائش کرے گی وہ حسن

سے... یا کچھ مانگے گی اس سے... کوئی گفٹ... یا کوئی ڈریس... لیکن نہیں جی...

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اسے تو بس بھوتوں سے ملنا تھا... یا ایسا کوئی بندہ چاہیے تھا اسے جو اس سے بھوتوں کے ٹاپک پر بنا رکے لگاتار گفتگو کرتا جائے... اور حسن کو اس کی یہ بے تکی اور فضول باتیں قطعاً پسند نہ تھیں...

"حسن پلیز نا... دیکھو ویسے اماں اور بابا جان کبھی بھی اجازت نہیں دیں گے مجھے رات کے وقت قبرستان جانے کی... لیکن اگر تم میرے ساتھ ہو گے تو ہم چھپتے چھپاتے چلے جائیں گے نا... صرف ایک رات کی ہی تو بات ہے... مجھے بس یہ دیکھنا ہے کہ کیا واقعی رات کے وقت قبرستان میں روحیں بھٹکتی ہیں... بس ایک رات تم میرے ساتھ قبرستان چلے جانا... اس کے بعد پھر کبھی نہیں کہوں گی... پکا پرامس..." وہ منتیں کرنے پر اتر آئی تھی...

"تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا ہے ہانی... یہ کیسی انوکھی خواہشات ہیں تمہاری... مجھے جوتے پڑوانے کا ارادہ ہے کیا...؟؟رات کے وقت تمہیں لے کر قبرستان چلا جاؤں...اور اگر کوئی دیکھ لے تو کیا کہے گا...اور پھر کیا گارنٹی ہے کہ اس ایک رات میں تمہیں ضرور بھوت ملے گا...اور اگر بھوت مل بھی گیا تو تمہیں کیا لگتا ہے تم سے ملنے کے بعد,اور تمہیں اپنا انٹرویو دینے کے بعد وہ سر جھکا کر ادب سے تمہیں کہے گا کہ محترمہ ہانیہ صاحبہ...اب آپ اپنے ایک عدد منگیتر کے ساتھ اپنے گھر واپس جا سکتی ہیں...؟؟ارے کچا چبا جائے گا وہ ہم دونوں کو...اور ہماری لاش تک نہیں ملنی گھر والوں کو...بڑی آئی جن سے ملاقات کرنے والی..."حسن تو سلگ کر رہ گیا تھا اس کی ان فضولیات پر...

"حسن پلیز..."وہ معصوم صورت بنائے اصرار کرنے لگی...

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

"ہانیہ فضول ضد مت کرو...اور ایسے فضول خیالات اپنے دل و دماغ سے نکال ہی دو تو بہتر ہے...یہ جو تم خوفناک ڈائجسٹ پڑھتی رہتی ہو نا یہ ان سب کا ہی اثر ہے جو تمہارا دماغ خراب ہوتا جا رہا ہے...میں چچا جان کو شکایت لگا دوں گا تمہاری...خدا کا خوف کرو لڑکی..کسی دن خود ہی ڈر جاؤ گی اپنے سائے سے...ان سب کاموں میں مت پڑو...اور ایسی باتیں بھی مت کیا کرو...ایسی مخلوق ہر وقت ہمارے آس پاس ہوتی ہے...نہ جانے کس وقت کونسی دعا, کونسی خواہش پوری ہو جائے...اس لیے ایسی بے تکی باتیں منہ سے نہیں نکالنی چاہئیں..."اب کی بار قدرے سخت لہجہ اختیار کرتے ہوئے حسن نے اسے ڈانٹ کر رکھ دیا تھا...ساتھ ہی اسے سمجھانے کی کوشش بھی کی تھی...اب اسے کس حد تک اس کی بات سمجھ آئی تھی یہ تو وہ نہیں جانتا تھا...البتہ وہ منہ لٹکائے خاموش ضرور ہو گئی تھی...اور حسن کی تسلی کے لیے یہی کافی تھا...

"کیا کر رہی ہو بل بتوڑی...؟؟" وہ پورے بیڈ پر کتابیں بکھرائے بیٹھی ایک سوال میں

الجھی ہوئی تھی جب حسن دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا...اور اسے ایک نیا لقب دیتے

ہوئے کتابیں ایک طرف کر کے دھپ سے بیڈ پر آن گرا...

"ڈانس کر رہی ہوں...کروگے...؟؟" وہ سلگ ہی تو اٹھی تھی اس کے دیئے گئے

نام پر...

"یس شیور...وائے ناٹ...کم آن بے بی...لیٹس ڈانس.." وہ مسخرہ پن اپناتے

ہوئے بیڈ سے اترتا اس کی جانب ہاتھ بڑھا کر بولا...

ہانیہ نے خون آشام نگاہوں سے اسے دیکھا...پھر زور سے اس کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے

اسے پیچھے دھکیلا...

"حسن تم کسی دن قتل ہو جاؤ گے میرے ہاتھوں...دفع ہو جاؤ یہاں سے...پہلے ہی دماغ خراب ہوا پڑا ہے میرا..."وہ واقعی ہی پریشان لگ رہی تھی... حسن کو بھی سنجیدہ ہونا پڑا...

"کیا ہوا...؟؟خیریت...؟؟ٹینس کیوں ہو...؟؟"اس سے کچھ فاصلے پر بیٹھتے ہوئے حسن نے بھی ایک کتاب اٹھائی...

"حسن...کل پیپر ہے میرا...اور قسم سے...بالکل تیاری نہیں ہے میری...کیا کروں گی وہاں جا کر میں...کچھ سمجھ میں نہیں آرہا..."وہ روہانسی ہونے لگی...

"چچ چچ چچ... بہت افسوس کی بات ہے ویسے... میرے اتنے ذہین چچا کی بیٹی اتنی کند ذہن اور نالائق ہے... مجھے بالکل اندازہ نہ تھا..." وہ افسوس بھرے لہجے میں کہہ گیا...

"حسن..." ہانیہ احتجاجاً کہتی اسے گھورنے لگی...

"سچ تو کڑوا ہی ہوتا ہے ہمیشہ... ویسے ایک بات تو بتاؤ... کیا فائدہ اتنا پڑھنے کا... ہونا تو فیل ہے تم نے... خوامخواہ چچا جان کا پیسہ ضائع کر رہی ہو....." وہ ابھی بھی اسے چھیڑنے سے باز نہیں آیا تھا...

"کیوں... تمہیں کیا تکلیف ہے....اپنے بابا کے پیسے ہی خرچ کرواتی ہوں نا...

تمہارے تو نہیں...." وہ حسب توقع تڑخ کر بولی تھی... حسن کے لبوں پر شرارتی سی

مسکراہٹ نے اپنی جھلک دکھلائی....

"ہاں نا... تکلیف ہوتی ہے مجھے... میرے اکلوتے چچا ہیں وہ... دن رات خون پسینہ

ایک کر کے کماتے ہیں... اور تم ان کی نکمی بیٹی... ضائع کرتی ہو ان کی کمائی... ایک ہی

بیٹی عطا کی رب نے... وہ بھی تم جیسی... مجھے ہمدردی ہے چچا جان سے..." شرارتی

لہجہ اپنائے وہ بیڈ سے اٹھ گیا تھا... جانتا تھا اب کوئی ردِ عمل تو دے گی وہ...

ہانیہ چند پل غصے سے اسے دیکھتی رہی... پھر ہاتھ میں جو بھی کتاب آئی اس کا نشانہ

باندھتے ہوئے حسن کی طرف اچھال دی... وہ ہنستے ہوئے بچتا بچاتا دروازے سے نکلتا

دروازہ بند کر گیا...

"ایڈیٹ... آجاتا ہے دماغ کھانے..." وہ بڑبڑا کر رہ گئ...

🖤🖤🖤🖤🖤

اس کا آج سیکنڈ ائیر کا آخری پیپر تھا... پیپر دے کر ایگزام سنٹر سے باہر آتے ہوئے اس نے سکھ کا سانس لیا...

"شکر ہے خدایا... ان ایگزامز سے تو جان چھوٹی... توبہ... سولی پہ لٹکا رکھا تھا پیپرز نے تو..." باقاعدہ ہاتھ جوڑ کر شکر ادا کرتے ہوئے وہ ربیعہ سے مخاطب تھی... دونوں

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ایک ہی کالج اور ایک ہی کلاس کی اسٹوڈنٹ تھیں...اور بہترین دوستیں بھی...خوش قسمتی سے دونوں کا سنٹر بھی ایک ہی جگہ بنا تھا...

"ہاں یار...اب بس پریکٹیکل رہ گۓ ہیں...وہ بھی ہو جائیں تو پھر موجیں ہی موجیں..." دونوں مگن سے فٹ پاتھ پر چلتی جا رہی تھیں...

"ارے ہاتھی نکل گیا دم رہ گئ...اب کس بات کی ٹینشن ہے...پریکٹیکل بھی ہو جائیں گے...ان کی کوئ خاص فکر نہیں ہے مجھے..." ہانیہ نے کہتے ہوۓ عادتاً بالوں کو پیچھے کی جانب جھٹکا...

"آج حسن نہیں آیا تمہیں لینے...؟؟" ربیعہ نے ادھر ادھر نگاہ دوڑاتے ہوۓ

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

پوچھا... کیونکہ ایگزامز کے دوران اسے پک اینڈ ڈراپ سروس دینے کی ڈیوٹی حسن کے سر ہی تھی... اور یہ آرڈر تائی اماں نے دیا تھا اسے...

"نہیں یار... اسے ایک جاب کے انٹرویو کے لیے جانا تھا آج... وہاں سے بے چارہ تھک ہار کے آیا ہوگا... میں نے ہی منع کیا تھا اسے یہ کہہ کر کہ میں خود ہی آجاؤں گی آج تمہارے ساتھ..." ہانیہ نے بات کرتے کرتے کلائی میں بندھی گھڑی پر نگاہ دوڑائی... مغرب ہونے میں تقریباً پون گھنٹا باقی تھا... ربیعہ چونکہ لوکل ہی آتی جاتی تھی اسی لیے آج ہانیہ کو بھی اس کے ساتھ ہی واپس گھر جانا تھا...

"اچھا ٹھیک ہے... جلدی چلو پھر... بس نکل جائے گی... بعد میں دوسری بس کے لیے بہت انتظار کرنا پڑتا ہے..." ربیعہ نے کہتے ہوئے اسپیڈ بڑھائی تو ہانیہ بھی اپنے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

دوپٹے کو کندھے پر درست کرتی اس کے قدم سے قدم ملانے لگی...

🖤🖤🖤🖤🖤

بس نے ایک جگہ اسٹاپ کیا تھا...ہانیہ جو سیل فون پر ٹیکسٹ میسیجز کے ذریعے حسن سے بات کر رہی تھی یونہی ایک لمحے کو اس نے سر اٹھایا...اور پھر جیسے ایک دم چونکی...بس روانہ ہونے کو تھی جب وہ ایک دم اپنی سیٹ سے اٹھ کھڑی ہوئی...

"بھائی صاحب گاڑی روکیے ذرا..."کنڈیکٹر سے کہتے ہوئے اس نے جلدی سے ایک جانب رکھا اپنا بیگ اٹھایا...

"چلو ربیعہ..."وہ جلدی جلدی اس سے مخاطب ہوتی دروازے کی جانب بڑھنے لگی...ربیعہ حیران سی اسے دیکھ رہی تھی...

"ہانیہ... کیا ہوا...؟؟ یہ ہمارا ایریا نہیں ہے...ابھی دو اسٹاپ کے بعد ہمیں اترنا ہے..."ربیعہ کو لگا جیسے ہانیہ کسی قسم کی غلط فہمی کا شکار ہو کر بس سے اترنے لگی ہے...

"پتا ہے مجھے... تم چلو تو میرے ساتھ..."وہ پر جوش سی اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے کھینچتی ہوئی اپنے ساتھ لے آئی...بس کا کرایہ وہ دونوں پہلے ہی ادا کر چکی تھیں...باقی مسافر حیران سے کبھی ہانیہ کو دیکھتے اور کبھی ربیعہ کو... بالآخر اسے بس سے اتار کر ہی ہانیہ نے دم لیا...

"ہانیہ! پاگل تو نہیں ہو گئی ہو تم... یہاں کیوں اتری ہو...؟؟ اچھے بھلے بس میں سوار تھے... مزید آدھے گھنٹے تک گھر پہنچ جانا تھا ہمیں..." ربیعہ جھنجھلاہٹ کا شکار ہونے لگی... دونوں اس وقت سڑک کنارے کھڑی تھیں...

ہانیہ کچھ کہنے ہی والی تھی جب اس کا فون بجنے لگا... اسکرین پر حسن کا نمبر جگمگا رہا تھا... شاید ریپلائے نہ ملنے کے باعث وہ اب کال کر رہا تھا...

"ہیلو... ہاں حسن...؟؟" وہ ربیعہ کو خاموش رہنے کا اشارہ کرتی فون پر بات کرنے لگی...

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

"ہاں ہو گیا ہے پیپر ختم... نہیں نہیں... تم رہنے دو... تھکے ہوئے آئے ہو گے... ہم بس کا انتظار کر رہے ہیں... پہلی بس نکل گئ تھی اب کچھ دیر تک آئے گی دوسری بس... پھر ہم گھر کے لیے روانہ ہو جائیں گے... تھوڑی دیر ہو جائے گی آنے میں... تم مما کو بھی بتا دینا... اوکے گھر آتی ہوں تو بات کرتے ہیں... خدا حافظ..." جلدی جلدی بات ختم کرتے ہوئے ہانیہ نے کال کاٹ دی... اس کے چہرے پر نہ جانے کیوں انجانی سی خوشی نظر آئ تھی ربیعہ کو... جس کی کوئ وجہ وہ ابھی تک سمجھ نہیں پائ تھی...

"جھوٹ کیوں بولا تم نے حسن بھائ سے... کہ ہم بس کا انتظار کر رہے ہیں... جبکہ بس سے تم خود اتری ہو..." ربیعہ دونوں ہاتھ کمر پر ٹکائے تفتیشی انداز اپنائے سوال کر رہی تھی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"ارے یار... وہ سب چھوڑو تم... یہ پوچھو کہ یوں اچانک بس سے اترنے کا خیال کیسے آیا میرے دماغ میں..." وہ تجسس بھرے لہجے میں کہہ رہی تھی...

"ہانیہ... تمہارے ذہن میں نافضول خیالات ہی آتے ہیں... اور ہر بار اپنے ساتھ ساتھ تم مجھے بھی پھنساتی ہو... اب کچھ پھوٹو گی منہ سے... یا یہیں رات گزارنے کا ارادہ ہے... اللہ معاف کرے... کیسا ویران سنسان سا علاقہ ہے... جیسے کوئی انسان ہی نہیں بستا یہاں پر..." ربیعہ نے جھرجھری لیتے ہوئے ارد گرد کا جائزہ لیا... وہاں دور دور تک آبادی کے آثار نہ تھے... بس دائیں طرف ایک سڑک نظر آرہی تھی جو کافی آگے شاید کسی گاؤں میں جاتی تھی...

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

"یہی بات... مجھے بھی یہی خیال آیا تھا اس جگہ کو دیکھ کر... ایسا لگتا ہے جیسے یہاں انسانوں کا نہیں جنات کا بسیرا ہو... اور تمہیں پتا ہے مجھے کس بات نے بس سے اترنے پر مجبور کیا...؟؟" وہ آنکھوں میں چمک لیے سوالیہ انداز میں اس کی جانب دیکھنے لگی... ربیعہ نے الجھے انداز میں نفی میں سر ہلایا...

"اپنے پیچھے دیکھو ذرا..." ہانیہ نے اسے کندھوں سے پکڑ کر گھما ڈالا... وہاں سے دور کافی فاصلے پر ایک پرانی اور بڑی سی عمارت نظر آرہی تھی جو شام کے پھیلتے اندھیرے میں خوفناک تاثر پیش کر رہی تھی... ربیعہ نے اس عمارت سے نگاہیں ہٹا کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے ہانیہ کی مطلوبہ چیز تلاش کرنی چاہی جو وہ اسے دکھانا چاہ رہی تھی...

"کیا...؟؟ کیا دیکھوں پیچھے...؟؟ کچھ بھی تو نہیں ہے یہاں..." وہ ابھی بھی ہانیہ کا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

مطلب نہیں سمجھی تھی...

"ارے ڈفر... وہ اتنی بڑی عمارت نظر نہیں آرہی تمہیں...؟؟ آنکھیں ہیں یا گول بٹن...؟؟" ہانیہ اسے گھور کر رہ گئی... جبکہ اس کی بات پر ربیعہ کی آنکھیں ابل کر باہر آ گئیں... چند ہی لمحے لگے تھے اس بار اسے ہانیہ کے شیطانی دماغ تک پہنچنے میں... اور وہ فوراً سے پیشتر بدک اٹھی تھی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا ہانی...؟؟ خبردار جو کسی قسم کی کوئی الٹی سیدھی حرکت کرنے کی کوشش کی تو... چلو یہاں سے..." وہ خوف سے سفید پڑتے ہوئے ہانیہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے کھینچنے لگی...

"ربیعہ چپ رہو تم... جسے دیکھو میرے شوق کی راہ میں رکاوٹ بنتا رہتا ہے... ایک وہ حسن ہے... جسے میری اس خواہش کا سنتے ہی نہ جانے کیوں شدید غصے کا دورہ پڑ جاتا ہے... اور اب تم... تم بھی اسی لائن میں جا رہی ہو... میں کہے دیتی ہوں... مجھے آج موقع ملا ہے تو میں اس موقع کا فائدہ ضرور اٹھاؤں گی... شکر ہے آج وہ سڑیل حسن نہیں ہے میرے ساتھ... قسمت میرا ساتھ دے رہی ہے... مجھے موقع دے رہی ہے میری اس خواہش کو پورا کرنے کا... میں آج اس عمارت میں ضرور جاؤں گی... دکھنے میں کافی پرانی لگتی ہے... کسی کھنڈر کے جیسی... بس دعا کرو وہاں کچھ نہ کچھ مل جائے مجھے... کم از کم ایک بھوت تو ضرور ہی ملے..." وہ اپنی ہی رو میں بولتی چلی جا رہی تھی جبکہ ربیعہ کی جان ہوا ہونے لگی تھی اس کی باتوں سے... وہ اس معاملے میں خاصی ڈرپوک واقع ہوئی تھی... اور ہانیہ کی ضدی طبیعت سے بھی آشنا تھی... جانتی تھی وہ جو ٹھان لیتی ہے وہ کر کے رہتی ہے... اور اسے اس عمارت میں جانے سے روکنے کے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

لیے کوئی حربہ بھی نہ مل رہا تھا ربیعہ کو...

"ہانیہ فار گاڈ سیک یار... مغرب کا وقت ہے یہ... اس وقت ویسے بھی یہ مخلوق آزادانہ ادھر ادھر گھوم رہی ہوتی ہے... ایسی باتیں مت کرو... میری مانو تو چلو گھر چلتے ہیں... کچھ نہیں رکھا ان سب باتوں میں..." ربیعہ ہر ممکن کوشش کر رہی تھی کہ اسے اس کی اس سوچ کو عملی جامہ پہنانے سے روک سکے...

"یار کس قدر ڈرپوک لڑکی ہو تم ربیعہ... مطلب... بندہ اتنا بھی بزدل نہ ہو... وہ بھی ہماری طرح اللہ کی مخلوق ہی ہیں... اور پھر یہ بھی معلوم نہیں کہ وہاں کوئی ایسی غیر انسانی مخلوق ملے گی بھی یا نہیں... تم پہلے ہی رونا لے کر بیٹھ گئی ہو... ٹھیک ہے... تمہیں نہیں جانا تو مت جاؤ.... میں اکیلی بھی جا سکتی ہوں... ڈرتی نہیں ہوں کسی سے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

میں.... تم جاؤ گھر سکون سے... آجاؤں گی میں خود ہی..." وہ ضدی انداز اپناتے ہوئے کہہ کر اس عمارت کی جانب چل دی... وہاں کھیتوں میں پگڈنڈیاں بنی تھیں جن پر چل کر وہ جا رہی تھی... اس عمارت کی طرف جاتی سڑک کافی پیچھے رہ گئی تھی شاید اور پیچھے کی جانب اتنا سفر طے کرنے کا کوئی موڈ نہیں تھا ہانیہ کا... ویسے بھی شام کا اندھیرا پھیل رہا تھا اور اسے جلد از جلد اس عمارت کو اندر سے دیکھنے کے بعد واپس بھی آنا تھا...

"ہانیہ بہت غلط کر رہی ہو تم... پچھتاؤ گی... اگر سچ میں وہاں کچھ نظر آ گیا تو...؟؟"

ربیعہ نے بے بسی سے بلند آواز میں کہتے ہوئے اسے ڈرانے کی کوشش کی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"ارے جاؤ جاؤ... بزدلوں کو بس دوسروں کو ڈرانا ہی آتا ہے..." وہ ایک پل کو رکی اور مذاق اڑاتے لہجے میں کہہ کر پھر واپس مڑ گئ... ربیعہ نے چند پل کچھ سوچا... ایک نگاہ اپنے ارد گرد ڈالی... اس ویران سی جگہ پر اکیلی رہنے سے اچھا تھا وہ بھی ہانیہ کے ساتھ ہی چلی جاتی...

"رکو... میں بھی آ رہی ہوں..." بالآخر تھک کر اس نے بھی فیصلہ کیا اور اسے آواز دیتی بھاگتی ہوئی اس تک پہنچی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"اب آیا اونٹ پہاڑ کے نیچے..." ہانیہ زیرِلب مسکرائی اور ربیعہ کے منہ کے بگڑتے زاویوں کی پرواہ کیے بغیر پھر آگے بڑھ گئ...

"ہانیہ...ابھی بھی وقت ہے...میں کہتی ہوں یہیں سے مڑ جاتے ہیں یار...

خدانخواستہ کچھ برا نہ ہو جائے ہمارے ساتھ...جن بھوت سے بچ بھی گئیں ہم دونوں

تو بھی آج کل کے حالات سے تم بھی واقف ہونا...زمانہ کتنا خراب ہے...یہ نہ ہو کہ

تمہاری اس طرح کی اوٹ پٹانگ حرکتیں بعد میں مہنگی پڑیں ہمیں..."عمارت کے

سامنے کھڑی ہانیہ بغور اس عمارت کا جائزہ لے رہی تھی جب ربیعہ نے ایک بار پھر

اسے سمجھانے کی کوشش کی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ہانیہ جو عمارت کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی اس کی بات پر اسے گھور کر رہ گئی...

"ربیعہ..تمہیں کہا تھا نا کہ تمہیں میرے ساتھ نہیں آنا تو مت آؤ...میں اکیلی بھی آ

سکتی تھی... یہاں آنا تمہارا اپنا فیصلہ ہے... میں نے فورس نہیں کیا تمہیں... اگر اب

بھی تم واپس جانا چاہ رہی ہو تو جا سکتی ہو... میں تو اس عمارت کے اندر ضرور جاؤں

گی..." وہ اٹل انداز اختیار کرتے ہوئے کہہ گئ... پھر ذرا سائیڈ پر ہو کر اطراف سے

عمارت کو دیکھنے کی کوشش کی...

دِکھنے میں عمارت خاصی پرانی اور بوسیدہ لگ رہی تھی... جیسے صدیوں سے یہاں کوئ

آیا ہی نہ ہو.... کسی زمانے میں وہ عمارت خاصی شاندار رہی ہو گی... لیکن اب تو کسی

بھوت بنگلے کا منظر ہی پیش کر رہی تھی... اجڑی حالت, اکھڑا پلستر, خراب ہوا رنگ و

روغن.... اوپر سیکنڈ فلور کی نظر آتی کھڑکیوں کا کانچ بھی ٹوٹا ہوا تھا...

ہانیہ نے اس عمارت کی طرف آتی سڑک پر نگاہ دوڑائ... کافی فاصلے پر بند سا باندھ کر

اس راستے کو بند کیا گیا تھا...اوپر بہت سی کانٹے دار جھاڑیاں رکھی گئ تھیں کہ وہاں سے گزرنا مشکل تھا... سڑک کے ایک جانب ایک بورڈ لگا تھا جس پر سرخ رنگ سے کراس کا بڑا سا نشان بنایا گیا تھا اور نیچے "ممنوع علاقہ" درج تھا...ہانیہ نے آنکھیں سیکڑ کر اس بورڈ پر لکھے الفاظ پڑھے... پھر بغور عمارت کو دیکھا... مغرب کا وقت بھی نکل چکا تھا...اندھیرا گہرا ہونے لگا تھا...ہانیہ نے جلدی سے اپنے فون کی ٹارچ آن کی...

"ربیعہ... تم بھی اپنے فون کی ٹارچ آن کر لو...اور چلو اندر سے دیکھیں عمارت کیسی دِکھتی ہے اندر سے..."وہ پر جوش سی کہہ کر اندر کی جانب بڑھنے لگی تھی جب عمارت کے پیچھے سے پاگل سا شخص اچانک سامنے آیا...ایک لمحے کو ہانیہ اور ربیعہ اسے دیکھ ششدر سی رہ گئیں... دھڑکنیں اتھل پتھل ہو کر رہ گئ تھیں اس شخص کو دیکھ کر... لمبے ملگجے سے بال... میلا اور پھٹا ہوا لباس... چہرے اور ہاتھوں پر لگی

مٹی...اور بے ڈھنگی چال چلتا وہ کوئی بوڑھا آدمی تھا...

"سب ختم ہو جائیں گے... فنا ہو جائیں گے سب... کوئی زندہ نہیں بچے گا... وہ کسی کو نہیں چھوڑیں گے... کسی کو نہیں چھوڑیں گے وہ..." وہ پاگل آدمی عجیب سے انداز میں الٹی سیدھی باتیں کرتا زور زور سے ہنسنے لگا... ربیعہ نے خوف کے مارے ہانیہ کا ہاتھ تھاما...

"ہانیہ پلیز چلو یہاں سے... یہ علاقہ سیف نہیں ہے... دیکھو وہ آدمی بھی کہہ رہا ہے نا... ہمیں یہاں نہیں رکنا چاہیے... تم یہ ایڈونچر پھر کبھی دن کی روشنی میں پورا کر لینا... پلیز..." ربیعہ نے باقاعدہ ہاتھ جوڑ کر منت کی تھی اس کی...

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

"ارے چپ کرو یار...دِکھ نہیں رہا...پاگل ہے وہ آدمی...اور جسے خود کا ہوش نہیں اسے کیا پتا کہ کیا بات کرنی ہے کیا نہیں...تم بھی بیوقوفوں کی طرح اس کی باتوں میں آ گئی...صرف پانچ منٹ کی بات ہے...چلو اب...پھر گھر بھی جانا ہے...زیادہ اندھیرا ہو گیا تو کنوینس ملنا بھی مشکل ہو جائے گا پھر..."

ہانیہ کہہ کر اس بغیر دروازہ لگی عمارت میں داخل ہو گئی...

ربیعہ نے ایک نظر دور پگڈنڈی پر جاتے اس پاگل شخص پر ڈالی...پھر دل میں اللہ کا نام لے کر اپنے سیل فون کی ٹارچ آن کرتی ہانیہ کے پیچھے چل دی...یہ غور کیے بغیر کہ عمارت میں داخل ہوتے ہی ان کے موبائل کے سگنلز غائب ہو چکے تھے...

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

"بھابھی... حسن کہاں ہے...؟؟ گھر میں ہی موجود ہے یا کہیں باہر گیا ہے...؟؟" مہر النسا اپنی جٹھانی کے گھر داخل ہوئیں... انہیں کچن میں پا کر سیدھی وہیں جاتے ہوئے پریشان سے لہجے میں پوچھا..

"ارے آؤ مہر النسا... کیا ہوا...؟؟ سب خیریت ہی ہے نا...؟؟ حسن اپنے کمرے میں ہے... کچھ دیر پہلے ہی آیا ہے.... تم کیوں پریشان دکھائی دے رہی ہو...؟؟" بشریٰ بیگم نے جلدی جلدی پیڑے بناتے ہوئے ایک نظر مہر النسا کی طرف دیکھا..

"بھابھی... ہانیہ ابھی تک گھر نہیں آئی... پیپر تو کب سے ختم ہو چکا ہے اس کا... نہ جانے کہاں رہ گئی ہے... میرا دل بہت گھبرا رہا ہے... حسن سے کہیں پلیز اسے دیکھ

آئے ذرا...اس کے بابا بھی آج لیٹ آئیں گے...ورنہ میں ان سے کہہ دیتی..."

مہرالنساء روہانسی ہو کر بولیں...نہ جانے کیوں ان کی چھٹی حس کسی خطرے کی پیشین

گوئی کر رہی تھی...دل بیٹھا جا رہا تھا بس...

"ہائے...ابھی تک گھر نہیں لوٹی وہ...؟؟ارے کہاں رہ گئی ہے بچی...دیکھو تو باہر

کیسا اندھیرا پھیل رہا ہے...اچھا تم ایسا کرو حسن اپنے کمرے میں ہو گا اسے جا کر کہو کہ

پہلے ہانیہ کو لے کر آئے گھر...جب تک وہ آئے گا تب تک میں کھانا بھی تیار کر لوں

گی..." بشریٰ بیگم نے تیزی سے ہاتھ چلاتے ہوئے انہیں جواب دیا...وہ بھی

قدرے پریشان سی ہو گئی تھیں...

مہرالنسا سر ہلاتی حسن کے کمرے کی جانب بڑھ گئیں....دروازہ کھٹکھٹا کر اندر داخل

ہوئیں تو حسن بیڈ پر نیم دراز لیب ٹاپ پر کچھ ضروری میلز چیک کر رہا تھا...

"السلام علیکم چچی جان..."مہر النسا کو اندر داخل ہوتا دیکھ کر وہ سیدھا ہو کر بیٹھا اور ادب سے سلام کیا... ساتھ ہی لیب ٹاپ کی اسکرین بھی فولڈ کرتے ہوئے اسے ایک جانب کھسکا دیا...

"وعلیکم اسلام... حسن بیٹا...ہانیہ ابھی تک گھر نہیں آئی... تم پلیز جا کر دیکھو ذرا کہاں رہ گئی ہے وہ... میں اسے کال بھی کر رہی ہوں لیکن فون ہو ہی نہیں رہا... شاید نیٹ ورک کا کچھ مسئلہ ہے..."مہر النسا نے آتے ہی حسن سے اپنی پریشانی شئیر کی...ان کی بات پر حسن نے ایک نگاہ گھڑی پر ڈالی...

"میری اس سے تقریباً ایک گھنٹہ پہلے بات ہوئی تھی چچی جان...تب وہ کہہ رہی تھی کہ بس کا انتظار کر رہی ہے...میں نے اسے کہا بھی تھا کہ میں آجاتا ہوں لینے لیکن اس نے منع کر دیا...ویسے بھی اب تک تو اسے آجانا چاہیے تھا...نہ جانے کہاں رہ گئی ہے...میں کال کرتا ہوں اسے..." حسن ایک دم بے چینی کا شکار ہوتے ہوئے ہانیہ کا نمبر ملانے لگا...لیکن بے سود...جواب ہی موصول نہیں ہو رہا تھا اس کے نمبر سے....

مہرالنسا جو آس بھری نگاہوں سے اس کی طرف دیکھ رہی تھیں اس کے بار بار کوشش کرنے پر مایوس سی ہو گئیں....حسن نے ان کے پریشان چہرے کو دیکھا تو فون چھوڑ کر ان کی طرف متوجہ ہوا...

"آپ پریشان مت ہوں چچی جان... میں جاتا ہوں... راستے میں ہی ہو گی کہیں...

میں خود لے کر آتا ہوں اسے..."انہیں تسلی دیتا ہوا وہ خود پریشان سا فون جیب میں

اڑستا بائیک کی چابی لے کر باہر نکل گیا...

🖤🖤🖤🖤🖤

وہ دونوں احتیاط سے پھونک پھونک کر قدم رکھتی آگے بڑھ رہی تھیں... اس عمارت

کی اندرونی حالت باہر سے کہیں زیادہ خستہ تھی... ہر طرف جالے لگے تھے.... اور

اس پر یہ دھول مٹی... کھانس کھانس کر براحال ہو رہا تھا ان کا... لیکن ہانیہ کی ضد تھی

کہ تھمنے کا نام ہی نہ لے رہی تھی... وہ دوپٹے کا پلو ناک پر رکھے ٹارچ کی روشنی میں

آگے بڑھ رہی تھی..... ساتھ ساتھ مختلف کمروں کا جائزہ لیتی جارہی تھی... عمارت

کے اندر گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا...اور ایسے میں ٹارچ کی ذرا سی روشنی بھی خوفناکی کو بڑھا رہی تھی...

عمارت کے اندر فرنیچر موجود تھا جو اب مٹی کی طرح بھر بھرا ہوتا اپنی بے قدری کو رو رہا تھا...دیواروں پر مختلف پینٹنگز آویزاں تھیں...جن پر پڑی دھول ان کی اصل شکل کو بھی دھندلا کر چکی تھی...

یونہی ادھر ادھر ٹارچ کی روشنی گھماتے ہوئے ربیعہ ایک دم ٹھٹھکی...اس کے سیل فون کی روشنی ایک دیوار پر پڑی تھی جہاں ایک بڑی سی پینٹنگ آویزاں تھی...جس چیز نے ربیعہ کو چونکایا وہ تھی اس پینٹنگ میں بنی اس کی اور رانیہ کی تصویر...وہی لباس جو ان دونوں نے آج پہنا تھا، وہی حلیہ جو آج ان کا تھا، وہی بیگز جو آج وہ دونوں لے کر

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

آئی تھیں سب کچھ وہی تھا اس پینٹنگ میں... فرق تھا تو صرف اتنا کہ ان دونوں کی

گردنیں کٹی ہوئی تھیں... جن سے خون بہہ رہا تھا... گردن کا کٹ بہت واضح تھا..

اس پینٹنگ نے اسے ششدر کر دیا تھا... اس کی تو گویا سانسیں ہی تھمنے لگی تھیں....

منہ پر ہاتھ رکھے وہ بے یقینی سے پیچھے ہونے لگی... پیچھے موجود دیوار سے ٹکراتے ہی

اس کی جان حلق میں آگئی... منہ سے ہلکی سی چینخ برآمد ہوئی تھی... لیکن پیچھے دیوار کو

دیکھ کر جان میں جان آئی... تبھی ایک دم اسے ہانیہ کا خیال آیا... وہ وہاں نہیں تھی...

نہ جانے چلتی چلتی کہاں پہنچ گئی تھی... اور یہ خیال ہی جان لینے کو کافی تھا کہ وہ دونوں

الگ الگ ہو چکی تھیں... اکیلی... تنہا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"ہ... ہانیہ..." اس نے خشک ہوتے لبوں پر زبان پھیرتے ہوئے آواز دینی چاہی...

"ہانیہ کہاں ہو تم...؟؟"اب کی بار تھوڑی بلند آواز میں پکارا تھا...ساتھ ہی وہ اندازے سے آگے بڑھنے لگی جس طرف ہانیہ کے جانے کی امید تھی...

"ہانیہ پلیز جواب دو...دیکھو مجھے پتا ہے تم جان بوجھ کر چھپی ہو مجھے ڈرانے کے لیے.....فار گاڈ سیک ہانیہ...میری جان چلی جائے گی...سامنے آجاؤ..."وہ بھیگی آواز میں کہہ رہی تھی...لیکن کوئی جواب سنائی نہ دیا... معمولی سی آہٹ بھی سنائی نہ دے رہی تھی وہاں...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"ہانیہ...میں واپس چلی جاؤں گی اگر تم سامنے نہ آئی تو...بہت ہی گھٹیا مذاق..." اس کی بات ابھی ادھوری تھی جب ہانیہ کی دلخراش چیخ سنائی دی جس نے ربیعہ کے رہے سہے حواس بھی سلب کر لیے...

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ شدید اضطراب کا شکار ہوتا بائیک پر گھر سے ہانیہ کے ایگزامینیشن سنٹر تک دو چکر لگا چکا تھا... لیکن راستے میں کہیں بھی اسے ہانیہ دکھائی نہ دی تھی... بس اسٹاپ پر بھی رک کر تلاشتی نگاہوں سے ادھر ادھر اسے ڈھونڈا... لیکن خدا جانے وہ کہاں چلی گئی تھی... پسینے سے شرابور ہوتے ہوئے اس نے ایک جگہ بائیک روکی... پیشانی مسلتے ہوئے سوچنے کی کوشش کی کہ آخر وہ کہاں جاسکتی ہے... شاید اپنی اس دوست کے گھر چلی گئی ہو جس کے ساتھ وہ گھر آرہی تھی... لیکن اگر ایسا تھا بھی تو کم از کم ایک کال کر کے اسے بتانا تو چاہیے تھا نا... اوپر سے ہانیہ کی اس دوست کے گھر کا بھی کچھ اتا پتا نہ تھا حسن کو... ورنہ اس کے گھر سے ہی معلوم کر لیتا....

حسن نے ایک بار پھر موبائیل نکال کر اس کا نمبر ملایا... لیکن ابھی بھی صورتحال وہی تھی... نمبر سے جواب ہی موصول نہ ہو رہا تھا... دوسری جانب شاید سگنلز ہی موجود نہ تھے...

وہ پریشانی میں مبتلا ہوتا بائیک پر بیٹھنے ہی والا تھا جب اچانک نگاہ روڈ کے ایک طرف کچی زمین پر پڑی... وہ ایک دم ٹھٹھک سا گیا... پہلے کچھ حیران ہوا... پھر بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر نیچے گری وہ انگوٹھی اٹھالی... بلاشبہ وہ ہانیہ کی ہی گولڈ کی رنگ تھی جو حسن نے اسے ان کی انگیجمنٹ پر پہنائی تھی... لیکن اس انگوٹھی کا سائز ہانیہ کی انگلی سے تھوڑا سا بڑا تھا جس کی وجہ سے انگوٹھی اسے کھلی تھی... لیکن حسن کو اس کی انگلی میں وہ رِنگ دیکھ کر خوشگوار سا احساس ہوتا تھا تبھی اس کی فرمائش پر ہی ہانیہ ہر وقت وہ انگوٹھی پہنے رکھتی... لیکن آج وہی انگوٹھی یہاں نیچے گری تھی... یقیناً ہانیہ اس

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

بات سے بے خبر ہو گی... لیکن اگر انگوٹھی یہاں تھی تو پھر ہانیہ کہاں ہو گی... حسن

نے بے تابی سے ادھر ادھر نظریں گھماتے ہوئے اسے کھوجنا چاہا... لیکن وہاں دور دور

تک کسی ذی روح کا نام و نشان تک نہ تھا... بس کبھی کبھار سڑک پر کوئی سواری آتی اور

تیزی سے گزر جاتی...

اس نے الجھن زدہ انداز میں بالوں میں ہاتھ پھیرا... پر سوچ نظریں اس جگہ جمائیں

جہاں انگوٹھی ملی تھی... وہاں زمین کچی ہونے کی وجہ سے قدموں کے نشانات واضح

ہو رہے تھے... حسن نے جلدی سے سیل کی ٹارچ آن کرتے ہوئے بغور دیکھا... دو

لوگوں کے قدموں کے نشانات تھے... نشانات کی ساخت سے اندازہ ہو رہا تھا کہ یہ

نشان عورتوں کے جوتے کے ہیں... کیونکہ ایک جوتے کے نشان سے معلوم پڑ رہا تھا

کہ وہ ہیل کا نشان ہے... ہانیہ اور اس کی دوست... وہ بھی تو دو ہی فرد تھے... تو کیا یہ

جوتے کے نشانات ان دونوں کے ہیں...؟؟اگرہاں تو پھر وہ دونوں آخر کہاں جاسکتی ہیں...؟؟

ان نشانات سے حسن نے اندازہ لگانے کی کوشش کی...نشانات سامنے جاتی پگڈنڈی کی طرف مڑ رہے تھے... حسن نے سامنے نظر آتی اس عمارت کو بھی دیکھا... جس کی حالت خاصی خستہ دکھائی دے رہی تھی... لیکن پھر سر جھٹک دیا... کہ اسے یقین تھا کہ ہانیہ اتنی بھی سرپھری نہیں کہ یوں سڑک پر اتر کر کسی بھی عمارت میں گھس جائے...

وہ اسی کشمکش میں مبتلا تھا جب اس کا فون بجنے لگا...اسکرین کو دیکھا تو گھر سے کال آرہی تھی...پہلے بھی کئی بار وہ لوگ فون کر چکے تھے لیکن حسن انہیں یہ بتا کر پریشان نہیں

کرناچاہتا تھا کہ ہانیہ کا ابھی تک کچھ پتا نہیں چلا... تبھی کال ہی ریسیو نہیں کر رہا تھا...

لیکن اب انہیں بتانا ناگزیر ہو چکا تھا... گہری سانس بھرتے ہوئے اس نے کال ریسیو

کی...

"ہاں اماں...؟؟" دوسری جانب سے ہیلو کہنے پر وہ مخاطب ہوا... لہجے میں مایوسی سی

تھی...

"حسن پتر... ہانیہ کا کچھ پتا چلا...؟؟ کہاں ہے وہ...؟؟ مل گئی ہے ناتجھے...؟؟ تو ابھی

تک گھر کیوں نہیں آیا اسے لے کر...؟؟" بشریٰ بیگم نے ایک ہی سانس میں کئی سوال

پوچھ ڈالے... حسن لب کاٹ کر رہ گیا... سچ بتا کر انہیں پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا...

اور جھوٹ اب وہ بول نہیں سکتا تھا... چند لمحوں کے لیے وہ بالکل خاموش سا ہو گیا...

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

"حسن...بولتا کیوں نہیں ہے...؟؟ کچھ پوچھ رہی ہوں میں تجھ سے..." بشریٰ بیگم بھی اس کی خاموشی پر پریشان سی ہو گئیں...شاید مہرالنساء بھی وہیں ان کے قریب ہی تھیں... تبھی ان کی ہلکی ہلکی ہچکیوں کی آواز سنائی دے رہی تھی...

"اماں...ہانیہ نہیں ملی ابھی تک...راستے میں کہیں بھی نظر نہیں آئی وہ...میں ڈھونڈ رہا ہوں اسے...اندھیرا ابھی بڑھتا جا رہا ہے...دیکھتا ہوں اگر نہ ملی تو پھر پولیس میں رپورٹ درج کروانی پڑے گی...آپ پریشان مت ہوں...چچی جان کو بھی تسلی...." آخری بات ابھی اس کے منہ میں تھی جب اسے لگا جیسے کسی کی چیخ سنائی دی ہو...وہ تڑپ کر مڑا...فون کان سے ہٹا کر سامنے دور کھڑی اس بلند عمارت کو دیکھا...ہوا کا رخ حسن کی جانب ہی تھا...شاید تبھی اسے چیخ کی بازگشت سنائی دے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

گئ تھی...نہ جانے اس کا وہم تھا یہ...یا سچ میں کوئی چینخا تھا... لیکن اس زنانہ چینخ

میں درد کی شدت واضح تھی...وہ اب بغیر کچھ سوچے سمجھے فون بند کرتا ان اونچی نیچی

پگڈنڈیوں پر بھاگ رہا تھا...چند دن پہلے ہانیہ کی بیان کی گئی خواہش اس کے ذہن میں

گونج رہی تھی...اگر وہ پاگل لڑکی اسی خواہش کی تکمیل کی غرض سے اس عمارت کی

طرف آئی تھی تو یقیناً بہت غلط کر چکی تھی وہ...

پھولے ہوئے سانس کے ساتھ وہ یہی دعا کر رہا تھا کہ ہانیہ ٹھیک ہو بس... خیریت سے

ہو...اسے کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ پہنچے...

🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ہانیہ کی چینخ سن کر ربیعہ کے قدموں تلے سے زمین کھسک گئی...لاکھ ڈرپوک ہونے

کے باوجود اس وقت اس کے سر پر صرف ہانیہ کی فکر سوار تھی... خود اپنے دل کا خوف بھلائے وہ اس گھپ اندھیرے میں ادھر ادھر دیواروں سے ٹکراتی ہانیہ کو ڈھونڈنے کی کوشش کر رہی تھی...

"ہا... ہانیہ..." حلق سے الفاظ نکل ہی نہ رہے تھے لیکن وہ اپنی پوری ہمت مجتمع کرتی چلا چلا کر اسے پکار رہی تھی... دوسری جانب سے کوئی جواب نہ آرہا تھا... اس ایک چیخ کے بعد اب بدستور خاموشی چھائی تھی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے اچانک ربیعہ رکی... اس کے سیل فون کی ٹارچ کی روشنی دائیں جانب بنے کمرے کی سامنے کی دیوار پر پڑ رہی تھی جہاں اسے کسی وجود کا گمان ہوا تھا... خشک لبوں پر زبان پھیرتے ہوئے اس نے دو قدم آگے بڑھ کر بغور دیکھنے کی

کوشش کی...بلاشبہ وہ ہانیہ ہی تھی...جو دیوار سے ٹیک لگائے, سر گھٹنوں میں دیئے گٹھڑی سی بنی بیٹھی تھی...

"ہانیہ..."ربیعہ نے ڈرتے ڈرتے ہلکی سی آواز میں پکارا...لیکن ہانیہ نے سر نہیں اٹھایا...جواب بھی نہیں دیا...ربیعہ کو لگا شاید اس نے سنا نہیں...

"ہا...ہانیہ...کیا ہوا...؟؟تم...تم ٹھیک ہو نا...؟؟"مزید چند قدم آگے بڑھتے ہوئے اس نے پھر سے پکارا تھا...ٹارچ کو ہانیہ کے وجود پر ہی فوکس کر رکھا تھا...نظریں بھی اسی پر جمی تھیں...جو سر ہی نہ اٹھا رہی تھی...

"ہانیہ کچھ بولو پلیز...کیا ہوا ہے تمہیں...؟؟"وہ روہانسی ہو گئ...اب اس کے اور

ہانیہ کے درمیان تین سے چار قدموں کا فاصلہ تھا بس...

"ہانیہ... تم..." وہ کچھ بولنے ہی والی تھی جب ہانیہ نے ایک دم سر گھٹنوں سے اٹھایا... اور ربیعہ کے الفاظ اس کے منہ میں ہی رہ گئے... لبوں سے بے ساختہ چینخ برآمد ہوئی تھی... فون بھی ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر جا گرا تھا... ہانیہ کی آنکھیں سرخ انگارہ ہو رہی تھیں... جیسے بہت سا خون جمع ہو گیا ہو ان میں... آنکھوں کا سیاہ حصہ تو سرے سے ہی غائب تھا... سفیدی بھی نہ تھی... صرف سرخی تھی... گہرا سرخ رنگ... خون کا رنگ... ربیعہ نے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے مڑ کر بھاگنا چاہا لیکن تبھی اسے محسوس ہوا جیسے اس کی گردن کسی کی سخت گرفت میں آچکی ہے... اوندھے پڑے موبائیل کی ہلکی سی روشنی میں اسے ہانیہ نظر آئی تھی اپنے قریب... جس کے ہاتھ ربیعہ کی گردن پر تھے... اس کے چہرے پر وحشت اور جنون تھا جبکہ چہرے پر

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

عجیب سی مسکراہٹ...اوراس کی گرفت...اس کی گرفت اتنی سخت تھی کہ ربیعہ کو

اپنی گردن کی ہڈیاں ٹوٹتی ہوئی محسوس ہوئیں... یہ گرفت دھان پان سی ہانیہ کی تو

ہر گز نہیں ہوسکتی تھی... تو کیا...؟؟کیااس کے اندیشے درست ثابت ہوئے

تھے...؟؟ہانیہ پر واقعی کوئی سایہ ہو گیا تھا...؟؟اس سے آگے وہ کچھ سوچ ہی نہ

سکی...سانس اکھڑنے لگا تھا...اسے اپنے سامنے اپنی موت دکھائی دے رہی تھی...

حلق سے ایک لفظ تک بر آمد نہ ہوا تھا...چہرہ تکلیف کی شدت سے سفید پڑ چکا تھا...وہ

جو خود کو چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی اب اس کے ہاتھ بھی ڈھیلے پڑنے لگے...

ربیعہ اپنے ہوش کھونے ہی والی تھی جب ایک دم ہانیہ کی گرفت ڈھیلی ہوئی...جیسے وہ

ایک دم چونکی ہو... باہر سے کسی کی آواز سنائی دے رہی تھی...کوئی مرد مسلسل ہانیہ

کو پکار رہا تھا...اور شاید اسی آواز نے ہانیہ کو ربیعہ کی گردن چھوڑنے پر مجبور کیا تھا...

گردن آزاد ہوتے ہی ربیعہ کھانسنے لگی...عمارت میں کسی کے بھاگنے کی آہٹ سنائی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

دے رہی تھی... ریبعہ کھانستے کھانستے سیدھی ہوئی تو ہانیہ کو خونخوار نظروں سے اپنی جانب دیکھتا پایا.. اسے ہانیہ کے ارادے ایک بار پھر خطرناک لگے تھے... ایک لمحے میں فیصلہ کرتی وہ مڑی اور اپنے وجود کی ساری ہمت جمع کرتے باہر کو بھاگی... ہانیہ بھی اس کے پیچھے لپکی تھی...

'''ہیلپ.... ہیلپ پلیز... سم بڈی ہیلپ...'' ربیعہ زاروقطار روتے ہوئے چلا رہی تھی... حسن جو کچھ ہی فاصلے پر ادھر ادھر انہیں تلاش رہا تھا ہیلپ, ہیلپ کی گردان سن کر رک گیا.. سامنے سے اسے کوئی وجود بھاگ کر اپنی جانب آتا دکھائی دیا..

ربیعہ جو جان بچانے کو اندھا دھند بھاگ رہی تھی حسن سے زور سے ٹکرائی... ایک پل کو اسے لگا وہ پھر ہانیہ کی گرفت میں آچکی ہے... تبھی چیخ اٹھی تھی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"ہے...ریلیکس...ریلیکس ہو جائیں پلیز...کیا ہوا ہے...؟؟آپ یقیناً ربیعہ ہیں...؟؟ہانیہ کی فرینڈ...؟؟ہانیہ کدھر ہے...؟؟دیکھیں ڈریں نہیں...میں حسن ہوں...ہانیہ کا فیانس..."حسن نے ہانیہ کے سیل فون میں ایک دو بار ربیعہ کی تصاویر بھی دیکھی تھیں..تبھی فوراً اُسے پہچان گیا تھا...اس کی ٹوٹی بکھری حالت دیکھ کر وہ ہانیہ کی تشویش میں مبتلا ہو گیا...

دوسری جانب اپنے سامنے ایک مضبوط توانا مرد کو کھڑا دیکھ کر ربیعہ کی جان میں جان آئی...آنسو مسلسل بہہ رہے تھے اس کے...آج کا دن اس کی زندگی کا بدترین دن تھا...

"وہ...وہ...ہانیہ کو پپ...پتا نہیں کیا ہو گیا ہے...اس نے مم...میری جان لینے

کی....کوشش کی..."ہچکیوں سے روتے ہوئے ربیعہ نے اٹک اٹک کر حسن کو

بتایا...

حسن نے پریشانی سے ربیعہ کو دیکھا...پھر سامنے نظر دوڑائی جہاں سے ربیعہ بھاگتی

ہوئی آئی تھی...

"آپ چلیں میرے ساتھ... کہاں ہے ہانیہ...بتائیں مجھے..."وہ اسے ہمت دلاتا

آگے بڑھنے لگا...

"مم...مجھے نہیں جانا...آپ بھی مت جائیں پلیز..."اس نے حسن کو روکنے کی

کوشش کی تھی کہ ہانیہ کی حالت وہ دیکھ چکی تھی... حسن نہیں...

"دیکھیں مس ربیعہ... آپ یہاں اکیلی رہیں گی تو زیادہ خوف محسوس ہو گا آپ کو... بہتر ہے میرے ساتھ رہیں... ہانیہ کو تنہا تو نہیں چھوڑ سکتے نا ہم... گھر میں سب بہت پریشان ہیں... مجھے اس کو اپنے ساتھ گھر لے کر جانا ہے..." حسن نے نرم لہجہ اختیار کرتے ہوئے اسے سمجھانا چاہا...

ربیعہ کچھ حد تک بات سمجھ چکی تھی تبھی ہمت کرتی حسن کو لیے اس کمرے کی جانب بڑھ گئی جہاں ہانیہ تھی... دونوں بغیر آہٹ پیدا کیے اس کمرے کی جانب بڑھ رہے تھے... دلوں میں خوف لیے... کہ نہ جانے کیا ہونے والا تھا...

ربیعہ کے اشارہ کرنے پر حسن نے ہانیہ کو آواز دیئے بغیر کمرے میں ٹارچ کی روشنی

ادھر ادھر گھمائی...سامنے زمین پر کوئی وجود لیٹا ہوا نظر آرہا تھا...وہ چونکنّا سا آگے

بڑھا...اس سے چند قدموں کے فاصلے پر رک کر غور سے اس کی جانب دیکھا...

روشنی چہرے پر پڑنے کے باوجود وہ کسمسائی نہ تھی...شاید بے ہوش ہو گئی تھی...

"ہانیہ..."حسن نے محتاط انداز میں اسے پکارا...جبکہ دروازے میں کھڑی ربیعہ منہ پر

ہاتھ رکھے ہچکیوں کو کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہی تھی...

حسن کو جب اندازہ ہوا کہ وہ واقعی ہوش میں نہیں ہے تو اس نے ربیعہ کو آگے آنے کا

اشارہ کیا...اپنا سیل اسے تھمایا...اور آگے بڑھ کر ہانیہ کے گال تھپتھپائے...

"ہانیہ..."اس کی نبض چیک کی...سانسیں چل رہی تھیں...چند لمحے کچھ سوچنے کے

بعد حسن نے آگے بڑھ کر اسے اپنے بازوؤں میں اٹھایا اور ربیعہ کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کرتا کمرے سے نکل گیا... ربیعہ نے جلدی سے ایک جانب گرا ہانیہ کا بیگ, اس کا موبائل اور اپنا موبائل اٹھایا اور مڑ کر پیچھے دیکھے بغیر تیزی سے حسن کے ساتھ باہر نکل گئی...

🖤🖤🖤🖤🖤

وہ ہانیہ کو بازوؤں میں اٹھائے تیز قدموں سے عمارت سے نکلا تھا... انہیں جلد سے جلد اس خوفناک عمارت سے دور ہونا تھا... ربیعہ بھی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی اس کے قدم سے قدم ملانے کی... ابھی تک وہ بے تحاشا ڈری سہمی ہوئی تھی... یقین ہی نہ ہو رہا تھا کہ کچھ دیر پہلے اس کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ حقیقت تھی...

پگڈنڈیوں سے ہوتے ہوئے وہ روڈ تک پہنچ گئے...ہانیہ ابھی تک ہوش میں نہ آئی تھی...وہاں روڈ پر ایک جانب حسن نے ہانیہ کو لٹایا...ربیعہ نے اس کا سر اپنی گود میں رکھا...وہ ہانیہ کی اس حالت کو دیکھ کر مسلسل رو رہی تھی... حسن نے ادھر ادھر نگاہ دوڑائی...ایک تو یہ جگہ ہی بالکل ویران سنسان تھی کہ مدد کے لیے بھی کوئی نہ تھا...حسن کے پاس پانی بھی نہیں تھا کہ جس کے چھینٹے ہانیہ کے چہرے پر مار کر اسے ہوش میں لایا جا سکتا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"ایکسکیوزمی...پانی ہو گا آپ کے پاس...؟؟"اس نے جھجھکتے ہوئے ربیعہ کو مخاطب کیا...ربیعہ نے کچھ سوچتے ہوئے بیگ کی زپ کھولی...اندر سے واٹر بوتل نکالی...لیکن بدقسمتی سے وہ بھی خالی تھی...تھک کر ربیعہ نے نفی میں سر ہلا دیا...

حسن ہانیہ کے چہرے کو دیکھے گیا... صورتحال ایسی تھی کہ وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کیا کرنا چاہیے... اسے اس حالت میں گھر لے جا نہیں سکتا تھا کہ گھر والے سو سوال کرتے... اور اگر اصل بات کا پتا چل جاتا نہیں تو ہانیہ کی کلاس لگ جاتی... چچا جان سے تو کچھ بعید بھی نہ تھا کہ اسے دو چار تھپڑ جڑ دیتے آج کی اس حرکت پر... اور ہانیہ کو کوئی ڈانٹے یہ حسن کو برداشت نہ تھا... اس لیے بہتر تھا کہ یہ بات گھر والوں کے علم میں نہ ہی لائی جاتی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ربیعہ نے دھیرے دھیرے حسن کو ساری بات بتادی کہ کس طرح اس نے ہانیہ کو اس عمل سے روکنے کی کوشش کی لیکن اس نے ربیعہ کی ایک نہ سنی اور اپنی ضدی طبیعت سے مجبور اسے بھی ساتھ لے کر ہی گئی...

کچھ ہی دیر گزری تھی کہ روڈ پر ایک رکشہ آتا دکھائی دیا... حسن نے ہاتھ دے کر رکشہ روکا...اور ان سے پانی طلب کیا... رکشہ پر موجود سواریوں میں سے کچھ لوگ انہیں مشکوک نگاہوں سے تک رہے تھے تو کچھ ہمدردی سے, کچھ کی نگاہوں میں دلچسپی تھی تو کچھ میں ترحم... خیر ایک شخص کے پاس سے پانی کی بوتل مل ہی گئی... حسن نے جلدی سے ہانیہ کے منہ پر پانی کے چھپاکے مارے...اس کے گال تھپتھپائے...وہ چند ہی لمحوں بعد کسمساتی ہوئی اٹھ بیٹھی... ربیعہ نے سہمی ہوئی سی نگاہوں سے اسے دیکھا لیکن اس کی حالت ٹھیک دیکھ کر قدرے مطمئن ہوئی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"حسن...تم...یہاں...؟؟"ہانیہ نے اٹھتے ہوئے حسن کو مخاطب کیا...وہ شاید حیران ہو رہی تھی حسن کو اپنے سامنے دیکھ کر...

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اٹھ کر بیٹھتے ہی اس نے ایک دم دونوں ہاتھوں میں سر تھاما...یوں لگ رہا تھا جیسے اس

کا دماغ انجانی زنجیروں میں جکڑا گیا ہو...

"ہاں میں...طبیعت ٹھیک ہے اب تمہاری...؟؟"حسن نے تشویش سے پوچھا...

"میں ٹھیک ہوں...تم کب آئے...اور ہم یہاں روڈ پر کیا کر رہے ہیں...؟؟ربیعہ

تم...تم رو کیوں رہی ہو...؟؟"وہ ربیعہ کے نم اور ستے ہوئے چہرے کو دیکھ کر تڑپ

اٹھی تھی....ربیعہ کی آنکھوں میں پھر سے نمی جمع ہونے لگی اس سین کو سوچ کر...

اس وقت ہانیہ کا روپ یاد کر کے...

"نہیں کچھ نہیں...ایسے ہی بس...آنکھ میں کچھ چلا گیا تھا..."یقیناً ہانیہ سب کچھ

بھول چکی تھی...ربیعہ نے بھی اسے بتانا مناسب نہیں سمجھا...کہ وہ خوامخواہ پریشان ہو جاتی... حسن نے بھی اسے خاموش رہنے کا ہی اشارہ کیا تھا...

"ہانیہ...گھر چلیں...سب گھر والے ویٹ کر رہے ہوں گے..." حسن نے نرم لہجے میں اسے مخاطب کیا...جبکہ ربیعہ نے دوپٹہ سر پر جماتے ہوئے گردن پر پڑے ہانیہ کے ہاتھوں کے نشانات چھپانے چاہے تھے...

ہانیہ نقاہت محسوس کر رہی تھی جیسے پورا جسم ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو...لیکن پھر بھی سر ہلاتی حسن کا سہارا لیے گھر جانے کو اٹھ گئی...ربیعہ نے اس کی چیزیں اسے تھمائیں...اور حسن نے بائیک اسٹارٹ کرتے ہوئے بیٹھنے کا اشارہ کیا...انہوں نے پہلے ربیعہ کو اس کے گھر ڈراپ کیا...پھر حسن ہانیہ کو لیے اپنے گھر کی جانب چل

دیا... جبکہ ہانیہ جو پہلے ہر وقت چہکتی رہتی تھی آج نہ جانے کہوں گم صم اور خاموش سی تھی....

"چچی... ہانی کہاں ہے...؟؟" حسن پر جوش سا ان کے گھر داخل ہوا... سامنے ہی لان میں چیئر پر بیٹھی چائے کی چسکیاں لیتی مہر النساء کو دیکھا تو انہیں مخاطب کر گیا...

"ارے حسن... تم... آؤ... بیٹھو... چائے پیو گے...؟؟ ہانیہ اپنے روم میں ہے..."

اسے چائے کی آفر کرتے ہوئے مہر النساء نے اس کی بات کا جواب دیا...

"نہیں چچی... شکریہ... مجھے ہانیہ سے کچھ ضروری بات کرنی تھی... میں بس ابھی آیا اس سے مل کے..." حسن کا چہرہ کسی انجانی خوشی سے چمک رہا تھا... مہر النساء قدرے حیران ہوئیں... اور اس کی اس ایکسائٹمنٹ پر مسکرا دیں... حسن تیز قدموں سے اندر

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

کی جانب بڑھ گیا...

ہانیہ کے دروازے کے سامنے رک کر اس نے اپنا پھولا ہوا سانس درست کیا... ایک ہاتھ میں پکڑا گفٹ کمر کے پیچھے چھپایا... اور لبوں پر دھیمی سی مسکراہٹ لیے دروازے پر دستک دی... پہلی دستک پر کوئی آواز سنائی نہ دی... اندر سے اجازت بھی نہ دی گئی تھی...

"ہانیہ..." حسن نے اسے پکارتے ہوئے دوبارہ دستک دی... لیکن کوئی جواب نہیں دیا گیا... حسن نے قدرے حیران ہو کر دروازے کا ہینڈل گھمایا... دروازہ کھلتا چلا گیا... اس نے نظریں ادھر ادھر گھمائیں... گمان تھا کہ شاید وہ واشروم میں ہو گی تبھی جواب نہیں دیا... لیکن حسن کو حیرت کا جھٹکا لگا جب ہانیہ کو بیڈ پر ہی آلتی پالتی مارے بیٹھے

دیکھا...

"ہانی... کیا ہوا یار... دستک بھی دی میں نے... آواز بھی... کوئی جواب کیوں نہیں دیا تم نے...؟؟" وہ تھوڑا پریشان سا ہو گیا... پچھلے کچھ عرصے سے ہانیہ کا رویہ بہت عجیب سا ہو گیا تھا... بالکل کمرہ نشین ہو کر رہ گئی تھی وہ... ہر وقت ہنسنے مسکرانے والی لڑکی کو نہ جانے کیوں خاموشی کا دورہ پڑ گیا تھا...

اس بار بھی کوئی جواب نہ پا کر حسن قدم بڑھاتا اس تک آیا... چہرے کی خوشی بھی ماند سی پڑ گئی تھی اس کی سرد مہری کو دیکھ کر...

"ہانیہ میں تم سے مخاطب ہوں..." اس کے سامنے بیٹھ کر حسن قدرے سخت لہجے

میں بولا... وہ جو سامنے موجود کاغذ پر آڑھی ترچھی لکیریں کھینچ رہی تھی اس نے ایک پل کو ہاتھ روکا... نظریں اٹھا کر حسن کو دیکھا... اور پھر سے اسی کام میں مصروف ہو گئی... اس کا بے رنگ چہرہ اور خالی خالی آنکھیں دیکھ کر حسن کے اندر کہیں گہری تکلیف کا احساس جاگا تھا... کہاں تو وہ سلیقہ مند, نک سک سے تیار رہنے والی لڑکی تھی... لپ اسٹکس کی تو شیدائی تھی وہ... حسن نے کبھی اسے لپ اسٹک کے بغیر نہ دیکھا تھا لیکن پچھلے کچھ عرصے سے وہ جیسے خود اپنے ہی وجود سے بے نیاز سی ہو گئی تھی... کسی اور کے جذبات و احساسات کا تو کیا خیال کرتی اسے خود اپنا ہوش نہ تھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

چند لمحے بے بسی سے اس کے جھکے سر کو دیکھتے رہنے کے بعد حسن نے کمر کے پیچھے چھپایا گفٹ نکالا...

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

"مبارک ہو ہانیہ... تمہارا رزلٹ آیا ہے آج...اور فرسٹ ڈویژن میں پاس ہوئی ہو تم..." کچھ دیر پہلے کی خوشی ایک بار پھر اس کے لہجے سے جھلکنے لگی تھی...

ہانیہ نے پنسل روکی...اس کے بڑھائے گئے گفٹ کو دیکھا...پھر گہرا سانس بھرتے ہوئے وہ گفٹ تھام کر بغیر اسے دیکھے سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا...

حسن جو یہ توقع کر رہا تھا کہ وہ خوشی سے پاگل ہو جائے گی...چیخ اٹھے گی...فوراً گفٹ کھول کر دیکھے گی...سارے گھر والوں کو جا کر یہ خوشخبری سنائے گی...اس کا ایسا سرد و سپاٹ سا رویہ نہ جانے کیوں اسے الجھن میں مبتلا کر گیا...

"ہانیہ...کیا ہوا ہے یار...تم ایسی روکھی پھیکی سی کیوں ہو گئی ہو...؟؟ مجھ سے ناراضگی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ہے کوئی...؟؟" وہ پہلے بھی کئی بار کوشش کر چکا تھا اس کے اس رویے کی وجہ ڈھونڈنے کی...اپنی کوئی غلطی, کوئی کوتاہی تلاش کرنے کی... لیکن لاکھ کوشش کے باوجود اسے اپنی کوئی غلطی یاد نہ آئی جس پر ہانیہ خفا ہو سکتی...

"میں نے کیا کیا ہے...؟؟" حسن کے شکوہ کرنے پر بالآخر ہانیہ نے زبان کھولی...

"یہ تو میں پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ میں نے کیا کیا ہے...؟؟ تم مجھ سے ٹھیک طرح بات نہیں کرتی...اب میرے ساتھ کہیں باہر نہیں جاتی...ہمارے گھر نہیں آتی...کوئی ہنسی مذاق نہیں...کوئی شور شرابا نہیں...کوئی شوخی شرارت تک نہیں...اور تو اور...اتنی بڑی خوشخبری سنانے آیا میں آج تمہیں...جانتی ہو ابھی تک کسی اور کو اس بارے میں نہیں بتایا میں نے...کہ پہلے تمہیں ہی بتاؤں گا...ایک اور بھی گڈ نیوز تھی

میرے پاس... لیکن تم نے اپنے پاس ہونے پر ہی کوئی ری ایکشن نہیں دیا تو دوسری نیوز پر کیا کہو گی... یہاں تک کہ آج میرے دیئے گفٹ پر تھینکس تک نہیں کہا تم نے... جبکہ پہلے بے تابی سے میرا دیا گفٹ کھولتی تھی... کئی کئی بار اپنی خوشی کا اظہار کرتی تھی... ایسی تو کبھی بھی نہیں تھی تم..." وہ اداس سا کہہ رہا تھا...

"تھینکس..." اس نے سپاٹ لہجے میں فقط ایک لفظ کہا... گفٹ کو کھولنے کی زحمت ابھی بھی نہیں کی تھی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"یار مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ... آخر کس خطا کی سزا دے رہی ہو مجھے...؟؟ کوئی وجہ تو بتاؤ یوں منہ بنانے کی... اگر تم اس دن ریسٹورنٹ والی بات سے خفا ہو تو ٹھیک ہے... لے جاؤں گا تمہیں رات کے وقت کسی قبرستان یا پرانی حویلی میں... سہہ لوں گا

سب کی لعن طعن... سب کی ڈانٹ بھی سن لوں گا... لیکن خدارا اب یہ ناراضگی ختم کردو... تم جانتی ہو تمہاری خاموشی مجھ پر گراں گزرتی ہے... تم ناراض ہوتی ہو تو میری جان پر بنی رہتی ہے... تم سے..." وہ جھنجھلائے ہوئے سے انداز میں کہے جا رہا تھا یہ دیکھے بغیر کہ قبرستان اور پرانی حویلی کے نام پر وہ خوف سے سفید پڑنے لگی تھی... آنکھوں میں وحشت کا جہان آباد ہوا تھا...

"مم... مجھے نہیں جانا کسی قبرستان... مجھے کسی حویلی میں نہیں جانا... جاؤ چلے جاؤ یہاں سے... دفع ہو جاؤ تم... مم... مجھے یہیں رہنا ہے... میرے کمرے میں... کوئی مت آیا کرو میرے پاس..." وہ ایک دم ہذیانی انداز میں چیخنے چلانے لگی تھی...

حسن اپنی بات بھول کر بوکھلاہٹ میں اسے تکنے لگا جو بے ربط سے جملے بولتی پیچھے کی جانب ہوتی جا رہی تھی... دونوں بازو اپنے وجود کے گرد لپیٹے وہ جیسے سب سے چھپنے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

کی کوشش کر رہی تھی...اس کی سانسیں بھی ناہموار تھیں...

"ہانی...کیا ہوا ہے تمہیں...ہانی پلیز چینخنا بند کرو...ٹھیک ہے...کہیں نہیں لے کر جاؤ گا تمہیں...پلیز ریلیکس..." وہ اس کے قریب کھڑا اسے سنبھالنے کی کوشش کر رہا تھا...لیکن ہانیہ اس کے ہاتھ جھٹکتی بار بار پیچھے کی جانب کھسکتی جا رہی تھی...

مہر النساء اس کی چینخیں سن کر بھاگتی ہوئیں کمرے میں آئیں...سوالیہ نگاہوں سے حسن کو دیکھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

حسن نے بے بس سی نگاہ ان پر ڈالی...پھر شانے اچکا دیئے...کہ وہ خود بھی نہ جانتا تھا ہانیہ کی اس حالت کی وجہ...مہر النساء نے ہانیہ کو پچکارتے ہوئے اسے ٹھنڈا کرنا چاہا...

وہ ڈرے سہمے سے انداز میں مہر النسا کے گلے لگ گئ...کسی چھوٹی سی بچی کی طرح...

جو خواب سے اچانک ڈر جاتی ہے... مہر النساء کے اشارہ کرنے پر حسن ایک نگاہ اس پر ڈالتا کمرے سے نکل گیا...

🖤🖤🖤🖤🖤🖤

دادا جی کی طبیعت اچانک بے حد خراب ہو گئی تھی... ان سب کے تو گویا ہاتھ پاؤں ہی پھول گئے... دادا جی چونکہ ہانیہ کے گھر رہائش پذیر تھے اسی لیے ہانیہ سے کچھ زیادہ ہی محبت تھی انہیں... اپنے ماں باپ سے بھی زیادہ لاڈلی تھی وہ ان کی... اور شاید اسی وجہ سے دادا جی بھی آج کل اس کی طبیعت کے پیش نظر کافی پریشان رہنے لگے تھے...

بہت سے ڈاکٹرز سے اس کا علاج کروایا گیا لیکن سب اس کی اس حالت کی وجہ ڈپریشن قرار دے کر میڈیسنز دے دیتے... اور کل رات دادا جی نے ہانیہ کے حوالے سے شاید

کوئی بہت براخواب دیکھا تھا جس کے باعث وہ خاصے پریشان تھے... کیونکہ ان کے اکثر خواب سچے ہوا کرتے تھے... اور اسی بات کی ٹینشن لیتے ہوئے انہوں نے اپنی طبیعت خراب کرلی... بی پی خطرناک حد تک شوٹ کر گیا تھا... انہیں ہاسپٹل لے جانا پڑا... اور جب حالت خطرے سے باہر آئی تو گھر آتے ہی انہوں نے ایک ہی رٹ لگا دی کہ جلد سے جلد ہانیہ اور حسن کی شادی کی جائے... ان کی اس اچانک ضد کے باعث دونوں گھرانے خاصے پریشان ہو چکے تھے... کہ اس طرح ایک دم سے کیسے شادی کردی جائے... ان کے لیے بہت سے پلانز سوچ رکھے تھے دونوں گھروں نے... اب پندرہ دن میں تیاریاں کرنا بے حد مشکل تھا... لیکن چونکہ یہ حکم داداجی کا تھا... لہٰذا اس حکم کو ٹالنا ناممکن تھا... اسی لیے سب بڑوں نے اکٹھے ہو کر یہ فیصلہ کیا کہ سات دن بعد یعنی اگلے جمعہ کو نکاح کر دیا جائے اور پھر پندرہ دن بعد جمعہ کو ہی رخصتی کا عمل طے پا جائے... کسی نے سوچا بھی نہ تھا کہ یہ شادی اتنی جلدی ہو جائے

گی... کیونکہ ابھی ہانیہ کو مزید پڑھنا تھا... حسن کی نئی نئی جاب لگی تھی... اسے اسٹیبلش ہونا تھا... اپنا کیریئر بنانا تھا... پھر تین سے چار سال بعد تک شادی متوقع تھی... لیکن قسمت کو شاید کچھ اور ہی منظور تھا... سب گھر والے تو خوش تھے ہی... لیکن داداجی کی خوشی کا تو کوئی ٹھکانہ ہی نہ تھا... جبکہ ہانیہ کا رویہ ویسا ہی تھا.... سرد اور خاموش... اور حسن... خوش تو وہ بھی تھا لیکن ہانیہ کا پراسرار سا رویہ اسے الجھا رہا تھا... خیر... گھر والوں نے یہ امید دلائی تھی اسے کہ ہانیہ شادی کے بعد ٹھیک ہو جائے گی... حسن نے بھی پورا ارادہ کر رکھا تھا کہ شادی کے بعد ہانیہ کو اتنی خوشیاں دے گا کہ وہ پھر سے چہکنے لگے گی... پہلے کی طرح ہنسنے بولنے لگے گی... کون جانتا تھا کہ شادی کے بعد کیا طوفان آنے والا تھا ان کی زندگی میں...

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

نکاح کا دن آن پہنچا تھا... شام سات بجے نکاح کا وقت رکھا گیا تھا... سب مہمان بھی آ چکے تھے... گھر بھرا بھرا سا لگ رہا تھا... ہر طرف چہل پہل تھی... پورے گھر کو لائیٹنگ سے سجایا گیا تھا... اس وقت دوپہر کے دو بج رہے تھے جب حسن سب گھر والوں اور مہمانوں سے نظر بچا کر ہانیہ کے کمرے کی جانب آیا... امکان تھا کہ اس وقت ہانیہ کے کمرے میں اس کے سوا کوئی نہیں ہوگا... حسن نکاح سے پہلے ایک بار اس سے پوچھ کر اس کی رضامندی جاننا چاہتا تھا... بے شک یہ رشتہ پہلے ان دونوں کی مرضی سے ہی طے ہوا تھا... لیکن اب ہانیہ کے رویے سے الجھ کر وہ یہ سمجھنے لگا تھا کہ کہیں ہانیہ کسی اور میں تو انٹرسٹڈ نہیں... اس رشتے پر اور اس شادی پر بھی اس نے زیادہ خوشی کا اظہار نہیں کیا تھا... اور اسی بات نے حسن کو یہ سب سوچنے پر مجبور کیا تھا...

بہر حال وہ ایک بار ہانیہ سے اس کی مرضی پوچھنا چاہ رہا تھا... اگر واقعی ایسی کوئی بات

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

تھی تو حسن خود گھر والوں کے سامنے اس شادی سے انکار کرنے کا ارادہ کر چکا تھا... کہ ہانیہ کی رضا کے بغیر اسے حاصل کرنے کی کوئی خواہش نہ تھی حسن کو...

دروازے پر دستک دیتا وہ اندر داخل ہوا تو ہانیہ کو ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھے پایا... وہ دروازہ بند کرتا دھیمے قدموں سے چلتا اس کی پشت پر آ کھڑا ہوا... ایک نظر ڈریسنگ ٹیبل پر بکھری چیزوں کو دیکھا جن میں ہانیہ کا نکاح کا جوڑا, جیولری, سینڈلز وغیرہ تھے... دوسری نظر حسن نے آئینے میں نظر آتے ہانیہ کے وجود پر ڈالی جو بالکل سادگی کی حالت میں بیٹھی خالی خالی نگاہوں سے ان سب چیزوں کو دیکھے جا رہی تھی... حسن پر ایک نگاہ تک نہ ڈالی تھی اس نے... پتا نہیں کیوں وہ حسن کی طرف سے ایسی بے نیازی برت رہی تھی...

"ہانی..."نرم آواز میں حسن نے اسے پکارا..ہانیہ نے قدرے چونک کر آئینے میں نظر آتے اس کے عکس کو دیکھا... لیکن اگلے ہی پل نظریں چرا گئی...

حسن چلتا ہوا اس کے سامنے آیا...اس کے اسٹول کے سامنے خود نیچے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا...کچھ سوچتے ہوئے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ کی گرفت میں لیا...

"کیا سوچ رہی ہو...؟؟کوئی پریشانی ہے تو مجھ سے شئیر کرو..."اس نے نرمی سے اس کا ہاتھ دباتے ہوئے جیسے اسے حوصلہ دینا چاہا..ہانیہ چند پل یونہی بے خیالی میں اسے دیکھے گئی...

"نن...نہیں...کوئی پریشانی نہیں..."اس نے دھیمی آواز میں کہتے ہوئے اپنا ہاتھ

CLASSIC URDU MATERIAL
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس کی گرفت سے نکالنا چاہا... لیکن حسن نے گرفت مزید مضبوط کر دی...

"تو پھر اس رویے کی وجہ...؟؟ہانی کیا بات ہے جو تمہارے دل میں کھٹک رہی ہے...؟؟دیکھو ہمارے درمیان باقی سب رشتے بعد میں ہیں... سب سے پہلے ہم بہترین دوست ہیں... اور دوست ایک دوسرے سے کچھ نہیں چھپاتے... تم اپنے دل کی خلش مجھ سے بیان کرو... ہو سکتا ہے ہم دونوں مل کر کوئی حل نکال سکیں..." وہ ہر ممکن کوشش کر رہا تھا کہ کم از کم ایک بار ہی سہی... لیکن ہانیہ کھل کر اس سے بات تو کرے...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"کوئی بھی بات نہیں ہے حسن... میں ٹھیک ہوں..." اس نے سر جھکاتے ہوئے کہا... ساتھ ہی وہ اپنے ناخنوں سے کھیل رہی تھی... جیسے اپنے اندر کے اضطراب کو

چھپانے کی ایک ادنٰی سی کوشش کر رہی ہو...

"کیا تم اس رشتے سے خوش نہیں...؟؟" آخری حربہ آزمایا تھا حسن نے... لیکن یہ سوال پوچھتے ہوئے اس کے لہجے میں خوف کی جھلک ہانیہ نے بھی واضح محسوس کی تھی... اس کی آنکھوں میں ایک ڈر سا تھا... شاید ہانیہ کی جانب سے مثبت جواب ملنے کا ڈر... ہانیہ خاموش سی ہو گئی...

"دیکھو ہانیہ... میرے لیے ہمیشہ تمہاری مرضی اہم تھی اور آج بھی تمہاری بات ہی اہم ہے... میں نہیں چاہتا کہ کوئی بھی بات تمہاری مرضی کے خلاف ہو... تم بھی جانتی ہو اور میں بھی... کہ یہ رشتہ ہم دونوں کی پسندیدگی کے باعث ہی جڑا تھا... اور اب ہمارا یہ رشتہ نکاح کے بندھن میں بندھنے جا رہا ہے... ابھی وقت ہے تمہارے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

پاس...اگر تم...اگر تم کسی اور کو لائک کرتی ہو تو مجھے بتادو...یقین کرو تم پر حرف تک نہیں آنے دوں گا...سارا الزام میں اپنے سر لے لوں گا...لیکن پلیز...آج خاموش مت رہو...اپنے دل کی بات کہو آج بس...کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں تمہیں..."حسن نے ہمیشہ ہر پل اسے اپنے ساتھ کا احساس دلایا تھا...اور وہ آج بھی یہی کر رہا تھا...

ہانیہ نے نم آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا...اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے نکال کر اس کے ہاتھوں کو اپنے نازک ہاتھوں میں تھاما...

"تم کل بھی مجھے پسند تھے حسن...تم آج بھی مجھے پسند ہو...کیونکہ جتنا تم مجھے سمجھتے ہو کوئی اور نہیں سمجھ سکتا...تمہیں اپنے ہمسفر کے طور پر پا کر میں خود کو خوش قسمت

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

تصور کروں گی... لیکن شاید... شاید میں تمہارے قابل نہیں حسن... مجھے ڈر لگتا ہے... خوف آتا ہے کہ زندگی میں کبھی کسی مقام پر اگر تم نے مجھے تنہا چھوڑ دیا تو...؟؟ میں تو جیتے جی مر جاؤں گی... کسی کو کھونا اتنا تکلیف دہ نہیں ہوتا جتنا کسی کو پا کر کھو دینا اذیت دیتا ہے... اور اگر میرے ساتھ ایسا کچھ ہوا تو میں برداشت نہیں کر پاؤں گی..." وہ سسک اٹھی تھی... اور اس کی یہ سسکیاں پگھلے سیسے کی مانند حسن کی سماعتوں تک پہنچی تھیں...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"ایسا کبھی نہیں ہو گا یار... تم ایسا سوچ بھی کیسے سکتی ہو... تمہارا ہاتھ تھاما ہے تو ساری زندگی وفا کروں گا تم سے... چاہو تو لکھوا لو... چاہو تو قسم اٹھوا لو... تمہیں چھوڑنا تو میرے لیے یوں ہے جیسے میں سانس لینا چھوڑ دوں... اور سانس لیے بغیر جو ئی زندہ رہا ہے کبھی...؟؟ آئندہ ایسی کوئی بات سوچنا بھی مت... سمجھی..." وہ پیار بھری

دھونس جما کر اس سے کہہ رہا تھا جبکہ ہانیہ کے جواب پر دل سکون و اطمینان سے بھر گیا

تھا... سارے خدشات کہیں دور جا سوئے تھے...

🖤🖤🖤🖤🖤

"حسن بھائی... آپ کو چاہے ساری رات بھی یہاں کھڑا رکھنا پڑے ہم رکھیں

گے... لیکن جب تک آپ ہماری ڈیمانڈ پوری نہیں کر دیتے تب تک ہم آپ کو ہانیہ

سے ملنے نہیں دیں گے بس..." ہانیہ کی خالہ کی بیٹی کومل نے باقاعدہ بازو لمبا کر کے

اس کا راستہ روکا ہوا تھا...

"یار... ابھی شادی کہاں ہوئی ہے ہماری... صرف نکاح ہی تو ہوا ہے... یہ سارے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

چونچلے اور یہ نیگ وغیرہ کے چکر اگلے ہفتے شادی پر پورے کر لینا نا...اس کا دیدار تو کر لینے دو ایک بار ظالمو..."ہانیہ کے کمرے کے دروازے کے سامنے کھڑی اس پوری پلاٹون کو حسن نے رحم طلب نظروں سے دیکھا...ساتھ ہی بے بس نگاہوں سے دروازے کی طرف بھی... جس کے پیچھے وہ دشمنِ جان موجود تھی... حسن بے چین ہو رہا تھا اسے نکاح کے جوڑے میں دیکھنے کے لیے...

"نہیں نہیں... بالکل نہیں... آپ نے ان کے جملہ حقوق تو آج ہی اپنے نام محفوظ کروائے نا... تو آج بھی ہمارا نیگ بنتا ہے... آج تو آپ کی پتلی حالت دیکھ کر ڈیمانڈ کم رکھی ہم نے... رخصتی کے دن تو اچھی خاصی رقم وصول کریں گے آپ سے... کیوں لڑکیو..."کومل کچھ زیادہ ہی اچھل رہی تھی... سب لڑکیوں نے اس کی ہاں میں ہاں ملائی...

آخر کچھ دیر بحث کے بعد حسن نے ان کی ڈیمانڈ پوری کرتے ہوئے تیس ہزار روپے ان کی ہتھیلی پر رکھے...تب کہیں جا کر ہانیہ سے ملنے کی اجازت نصیب ہوئی...وہ مسرور سا، دلکش مسکراہٹ لبوں پر سجائے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا... بے تاب نگاہوں نے اسے تلاشنے کی چاہ کی... لیکن وہ دکھائی نہ دی تھی کہیں...

"ہانیہ..."اس نے محبت بھرے لہجے میں پکارا... تبھی باتھ روم سے کچھ کھٹ پٹ کی آوازیں سنائی دیں...ساتھ ہی چند سسکیاں...وہ حیران ہوتا باتھ روم کی جانب بڑھا...دروازے کے قریب پہنچا تو جیسے سکتہ زدہ ہو گیا...قدموں تلے سے زمین کھسک گئی تھی...سامنے ہانیہ ایک ہاتھ میں تیز دھار چھری پکڑے اپنے دائیں ہاتھ پر چھریاں چلاتے ہوئے خود کو زخمی کر رہی تھی...اس کے منہ سے سسکیاں برآمد ہو

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

رہی تھیں... لیکن آنکھوں میں جنون اور چہرے پر نہ جانے کیسی عجیب سی چمک تھی... لبوں پر پراسرار مسکراہٹ نے ڈیرہ ڈال رکھا تھا... حسن نے ہوش میں آتے ہوئے آگے بڑھ کر تیزی سے اس کے ہاتھ سے چھری چھین کر زمین پر پھینکی اور جلدی سے اس کا ہاتھ تھام کر زخم دیکھا... ہاتھ پر ان گنت زخم تھے جن سے خون بہتا زمین پر گر رہا تھا... پریشانی کے عالم میں حسن نے دیوار گیر شیشے کی طرف دھیان ہی نہ دیا جس پر خون کے چھینٹوں سے ہی لکھا تھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"You + Me = LoVe"

"ہانیہ... پاگل ہو گئی ہو تم...؟؟ یہ... یہ کیا کر رہی ہو...؟؟" وہ چلایا... اس کا خون دیکھ کر حسن کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھانے لگا تھا... جبکہ ہانیہ اس سے اپنا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ہاتھ چھڑانے کو زور آزمائی کر رہی تھی...

"ہانی...بس کر دو... کیا پاگل پن ہے یہ... دیکھو کتنا خون بہہ گیا ہے... چچی... چچا جان... محسن..." ماہی بے آب کی طرح تڑپتی مچلتی ہانیہ کو بمشکل سنبھالتے ہوئے حسن نے باقی گھر والوں کو آوازیں دی... چند ہی لمحوں بعد سب بھاگتے دوڑتے وہاں تک پہنچے... اور سامنے کا منظر دیکھ کر سب کے ہوش اڑ گئے... چچا جان اور چچی جان نے آگے بڑھ کر ہانیہ کو قابو کرنے کی کوشش کی جو حسن سے کنٹرول ہی نہ ہو رہی تھی... چند لمحوں کی زور آزمائی کے بعد ہانیہ کمزوری اور نقاہت کے باعث ان کے بازوؤں میں جھول گئی... جبکہ باقی سب افراد منہ پر ہاتھ رکھے ہکا بکا یہ منظر دیکھ رہے تھے...

وہ جب ہوش میں آئی تو گھر کے تقریباً سبھی افراد اس کے کمرے میں جمع تھے... منہ لٹکائے، پریشان سے... ہانیہ قدرے حیران ہوئی... یوں سب کی یہاں موجودگی پر... پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ایک دم دائیں ہاتھ میں شدید درد کا احساس جاگا... کراہتے ہوئے اس نے اپنے ہاتھ کی طرف دیکھا جہاں بینڈیج کی گئی تھی... نا سمجھی سے ہاتھ کو چند پل تکنے کے بعد اس نے الجھ کر اپنی ٹانگوں کی طرف بیٹھی مہرالنساء کی جانب دیکھا...

اس کے کراہنے کی آواز پر سب اس کی جانب متوجہ ہوئے... یوں جیسے ان سب کے وجود میں جان آگئی ہو...

"ہانیہ... میری بچی... اب کیسی طبیعت ہے تمہاری...؟؟" سب سے پہلے مہرالنساء ہی تڑپ کر اس کی جانب آئیں... ہاتھوں کے پیالے میں اس کا چہرہ تھام کر سوال کیا...

"مم... میں ٹھیک ہوں مما... لیکن آپ سب یہاں...؟؟ سب خیریت ہے نا...؟؟

اور یہ میرے ہاتھ پر کیا ہوا...؟؟ بینڈ یج کیوں کی گئی میرے ہاتھ پر...؟؟" وہ الجھے سے انداز میں سب کو دیکھتی پریشانی سے پوچھ رہی تھی جبکہ اس کی بات پر وہاں موجود سب افراد کو شدید حیرت کا جھٹکا لگا... وہ سب تو یہ سوچ بیٹھے تھے کہ ہانیہ کے ہوش میں آنے پر اس سے اس حرکت کی وجہ پوچھیں گے کہ وہ کیوں خود کو زخمی کر رہی تھی... لیکن یہاں تو معاملہ ہی الٹ تھا... وہ خود بے خبری کے عالم میں ان سے یہ سوال پوچھ رہی تھی...

"کچھ نہیں ہانیہ بیٹا... بس معمولی سی چوٹ لگ گئی تھی تمہیں... اور کوئی بات نہیں... تم بتاؤ... کیسا محسوس کر رہی ہو اب... کمزوری تو نہیں فیل نہیں ہو رہی نا...؟؟" دادا جی وہیل چیئر کو گھسیٹتے ہوئے اس کے بستر تک آئے... اور اس کے سر پر ہاتھ رکھا... ساتھ ہی باقی سب کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا...

"میں ٹھیک ہوں دادا جی..." وہ نقاہت محسوس کر رہی تھی لیکن انہیں بتا کر پرشان کرنا مناسب نہ سمجھا... البتہ یہ بات وہ ابھی تک سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ اگر اسے

چوٹ لگی بھی تھی ہاتھ پر تو اسے کیوں یاد نہیں یہ بات... اور پھر اتنی معمولی سی چوٹ پر یوں سب گھر والوں کے چہروں پر بارہ کیوں بجے تھے آخر... یقیناً کچھ تو تھا جو اس سے چھپایا جا رہا تھا...

"رضا... تم شفیق کے ساتھ جاؤ... شادی کے جو انتظامات رہتے ہیں وہ سب دیکھو... ہانیہ اب ٹھیک ہے... اسے آرام کی ضرورت ہے بس... بشریٰ تم بھی جاؤ... مہمانوں کو دیکھ لو ذرا... مہرالنساء تم سوپ بنا کر لاؤ ہانیہ کے لیے... چلو چلو شاباش... سب اپنے اپنے کام کرو... وقت بہت کم ہے... نکاح تو سادگی سے کر لیا... لیکن رخصتی بہت دھوم دھام سے کرنی ہے ہمیں... کوئی کمی نہیں رہنی چاہیے ہمارے بچوں کی شادی میں..." دادا جی نے اپنے لہجے کو ہشاش بشاش بنانے کی کوشش کرتے ہوئے سب کو ان کے کاموں کے لیے بھیج دیا... کمرے میں صرف حسن، محسن اور دادا جی رہ گئے تھے...

"حسن... بیٹا تم بھی آرام کر لو... کل سے تیاریوں میں لگے تھے... اوپر سے ہانیہ کی

فکر...ان سب چیزوں نے تھکا دیا ہوگا تمہیں... جاؤ سو جاؤ جا کر... محسن جاؤ تم بھی...

"دادا جان کے کہنے پر محسن سر ہلاتا کمرے سے نکل گیا... جبکہ حسن جھجھکتا ہوا وہیں رکا رہا...

"وہ...دادا جان...ہانی سے کچھ بات کرنی تھی...اگر آپ کی اجازت ہو تو..."دادا جان کی سوالیہ نگاہوں سے گھبرا کر وہ بمشکل اپنی بات مکمل کر پایا...دادا جان کے چہرے پر مشفقانہ مسکراہٹ نے اپنی جھلک دکھائی...

"میاں تمہاری منکوحہ ہے وہ...اس سے بات کرنے کے لیے ہمارے اجازت کی ضرورت نہیں ہے اب تمہیں... کر لو بات... لیکن جلدی آ جانا...اور ہانیہ! مہر النساء سوپ لے کر آتی ہے تو اسے ختم کرنا ہے تمہیں...اور اس کے بعد صرف اور صرف آرام کرو گی تم... سمجھ گئی...؟؟"دادا جان ہانیہ کو تنبیہہ کرتے وہیل چیئر گھسیٹتے کمرے سے باہر نکل گئے...دروازہ بند ہوتے ہی حسن نے ہانیہ کی طرف دیکھا جو پزل سی بیٹھی تھی...صرف ایک نظر حسن پر ڈال کر وہ سر جھکا گئی تھی...

حسن بغیر کوئی آہٹ کیے چلتا ہوا اس تک آیا... بیڈ کے ایک طرف ٹک کر بیٹھا... پھر ہانیہ کے پٹی میں بندھے ہاتھ کو دیکھا... وہ سارا منظر ایک بار پھر نگاہوں میں لہرا گیا... جس نے تب حسن کو لرزا کر رکھ دیا تھا...

"تم ٹھیک ہو اب ہانی...؟؟" اس کے جھکے سر کو دیکھتے ہوئے نرمی سے پوچھا... ہانیہ نے قدرے حیرت سے سر اٹھایا... وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ ایسا کیا ہوا تھا اس کے ساتھ جو سب اس قدر پریشان تھے...

"ہاں... میں ٹھیک ہوں... بس ذرا سی نقاہت محسوس ہو رہی ہے... یا شاید سستی... پتا نہیں کتنی دیر سوتی رہی ہوں میں... اور شاید میرے زیادہ سونے پر ہی تم سب پریشان ہو گئے تھے... ہے نا...؟؟" اس نے کمرے کے بوجھل سے ماحول کو نارمل کرنا چاہا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

حسن نے بے بسی سے اسے دیکھا پھر اثبات میں سر ہلا دیا... عجیب بات تھی... وہ خود بھول چکی تھی کہ اپنے ہاتھ پر کس وحشت کے عالم میں اس نے پے در پے وار کیے تھے... تو کوئی دوسرا اس سے کیا سوال کرتا... اس سب کی کیا وجہ پوچھتا...

"ہانیہ... ایک بات پوچھوں... سچ سچ بتانا..." حسن نے جھجک کر بات کا آغاز کیا...

ہانیہ نے اس کے چہرے کے تاثرات دیکھے... جیسے یہ جاننے کی کوشش کر رہی ہو کہ وہ کیا پوچھنا چاہ رہا ہے... پھر ہلکے سے اثبات میں سر ہلا دیا...

"تمہیں کوئی ٹینشن ہے کیا...؟؟ کوئی ذہنی پریشانی...؟؟ دیکھو پلیز... مجھ سے چھپانا مت کچھ بھی... یقین رکھو مجھ پر... تمہارا دوست ہونے کے ساتھ ساتھ شوہر بھی ہوں اب... تمہارے مسائل اب میرے مسائل ہیں... تمہاری پریشانیاں میری پریشانیاں ہیں... یوں اندر ہی اندر خود کو ختم مت کرو یار... شئیر کرو مجھ سے..." وہ اس کا بایاں ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے گویا ہوا... ساتھ ہی اس کی آنکھوں میں

جھانکا...

حسن کی بات پر ہانیہ کے چہرے پر اضطراب کی جھلک دکھائی دی... چہرے پر تذبذب کے تاثرات تھے... جیسے وہ سمجھ نہ پا رہی ہو کہ حسن کے اس سوال کا کیا جواب دے...

"بولو ہانی... کیا وجہ ہے آخر کہ تم نے ہنسنا بولنا چھوڑ دیا ہے... ورنہ تم تو اتنی زندہ دل لڑکی تھی... ہر پل باہر جانے کو تیار رہتی تھی... لیکن اب کتنی بار تم سے باہر چلنے کو کہہ چکا ہوں اور تم ہر بار انکار کر دیتی ہو... دوسروں کے ساتھ مل کر بیٹھتی نہیں ہو... یوں گم صم سی اپنے ہی کمرے میں قید ہو کر کیوں رہ گئی ہو... کتنے دن ہو گئے تمہارے چہرے پر مسکراہٹ کی ایک ہلکی سی جھلک تک نہیں دیکھی کسی نے..." وہ جیسے آج سب کچھ جان لینے کا تہیہ کر کے آیا تھا... ہانیہ کی اس حالت نے اسے بھی شدید پریشان کر رکھا تھا...

ہانیہ نے اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ نکالا... پھر نگاہیں چرا کر ادھر ادھر دیکھنے لگی...

"ہانی... میں تم سے مخاطب ہوں یار... فار گاڈ سیک... جواب دو مجھے...." وہ جھنجھلا کر رہ گیا اس کی اس خاموشی پر... ہانیہ نے آنکھوں میں ہلکی سی نمی لیے اس کی جانب دیکھا... پھر جیسے ہمت مجتمع کرتے ہوئے اسے سب بتانے کی ٹھان لی...

"حسن... میں جس دن سے اس پرانی عمارت سے واپس آئی ہوں نا... یاد ہے جہاں سے تم لے کر آئے تھے مجھے اور ربیعہ کو... لاسٹ ایگزام کے دن... اس دن سے بہت عجیب سی کیفیت ہو گئی ہے میری... اس عمارت میں میرے ساتھ کیا ہوا یہ تو مجھے یاد نہیں... لیکن اس دن کے بعد سے بہت... بہت عجیب و غریب خواب آ رہے ہیں مجھے... خود اپنی حالت پر پریشان ہو کر رہ گئی ہوں میں... بعض اوقات ایسی حرکتیں کرتی ہوں کہ جس کے بارے میں کبھی سوچا بھی نہیں... اور حیرت کی بات یہ ہے کہ کچھ ہی دیر بعد سب بھول جاتا ہے مجھے... میں نارمل لائف جینا چاہتی ہوں حسن... سب کے ساتھ ہنسنا کھیلنا چاہتی ہوں... مل جل کر رہنا چاہتی ہوں... تمہارے ساتھ

باہر جانا, لائف انجوائے کرنا چاہتی ہوں.... ان خوبصورت لمحوں سے لطف اندوز ہونا چاہتی ہوں.... اپنے اس نئے بننے والے رشتے کا لطف اٹھانا چاہتی ہوں... لیکن میں ایسا کچھ نہیں کر پا رہی... خود کو بے بس محسوس کرتی ہوں میں... ایسا لگتا ہے جیسے کوئی ان دیکھی قوت مجھے روک رہی ہے... مجھے سب سے الگ تھلگ کر کے رکھنا چاہتی ہے... مجھے کسی سحر میں جکڑ لیتی ہے وہ قوت... کہ خود پر میرا بس نہیں چلتا... میں جانتی ہوں سب بہت پریشان ہیں میرے لیے... لیکن میں کیا کروں مجھے کچھ سمجھ نہیں آتی... تمہیں پتا ہے بہت عجیب اور خوفناک خواب آتے ہیں مجھے رات کو... یوں لگتا ہے جیسے میرا دم گھٹ رہا ہو... لیکن میں چاہ کر بھی چلا نہیں پاتی... پتا نہیں یہ خواب ہوتا ہے یا حقیقت... لیکن ایسا کئی بار ہو چکا ہے میرے ساتھ... اور وہ خواب جاگنے کے بعد صرف چند لمحے یاد رہتے ہیں... اس کے بعد لاکھ کوشش کر لوں یاد کرنے کی, اپنی یادداشت ٹٹولنے کی... لیکن اس خواب سے متعلق کوئی بھی بات ذہن میں نہیں آتی... میں بہت ڈر جاتی ہوں حسن... کہ کہیں تم لوگ یہ سب جاننے کے بعد مجھے پاگل نہ سمجھنے لگ جاؤ... کہیں مجھ سے کنارہ نہ کر لو... بس اسی لیے کچھ نہیں بتاتی کسی کو..." وہ جیسے خود پر جبر کیے آج اسے اپنے دل کی باتیں بتلا رہی تھی... جس

نے حسن کی پریشانی کو اور زیادہ بڑھا دیا تھا... بہت دیر تک وہ پرسوچ انداز میں اسے دیکھتا رہا... ہانیہ سر جھکائے چہرے پر پھسلتے آنسو صاف کر رہی تھی...

کچھ دیر بعد حسن گہری سانس لیتا سیدھا ہوا...

"تم ٹینشن مت لو... سب ٹھیک ہو جائے گا... یہ سب تمہارا وہم بھی تو ہو سکتا ہے ہانیہ... یہ ڈائجسٹ, ناولز کی کہانیوں کو تم نے سر پر سوار کر رکھا تھا... اب کوئی تو نتیجہ نکلنا تھا ان کا... بہر حال تم بے فکر ہو جاؤ... ان سب باتوں کو, ہر ڈر اور خوف کو ذہن سے نکال دو... ہماری آنے والی زندگی کے حوالے سے خوبصورت خواب دیکھو... باہر نکلو... شادی کی شاپنگ کرو... تمہارا دھیان بٹ جائے گا تو حالت بھی بہتر ہو جائے گی... رات میں سوتے وقت قرآن پاک کی تلاوت کر کے سویا کرو... سورۃ الناس اور آیت الکرسی پڑھا کرو... برے خوابوں سے چھٹکارا ملے گا... اور ہاں... فی الحال اپنی اس حالت کا ذکر کسی اور سے مت کرنا... میری اماں تمہاری حالت دیکھ کر پہلے ہی ہمارے اس رشتے کے حوالے سے تذبذب کا شکار ہیں... تم جانتی تو ہو انہیں... یہ نہ ہو شادی پر کوئی نیا مسئلہ ہی کھڑا کر دیں... شادی کے بعد میں خود تمہیں کسی اچھے سے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ڈاکٹر کے پاس لے جاؤں گا... تم بالکل ٹھیک ہو جاؤ گی... میری محبت میں تمہیں ٹھیک ہونا ہی پڑے گا ہانی..." وہ لہجے میں گہرے جذبات لیے اسے تسلی دینے کی کوشش کر رہا تھا... ہانیہ شکر گزار نگاہوں سے اسے دیکھا... ورنہ وہ تو اسی ڈر سے اب تک خاموش تھی کہ کہیں حسن اسے چھوڑنے کا فیصلہ نہ کر لے...

چند لمحے سرکنے کے بعد حسن نے اپنے کوٹ کی جیب سے کچھ برآمد کیا... چھوٹی سی ڈبیا تھی وہ... کچھ دیر اسے ہاتھ میں لیے وہ تکتا گیا... جبکہ ہانیہ کی بھی سوالیہ نگاہیں ڈبیا پر جمی تھیں...

www.classicurdumaterial.com

حسن نے ہانیہ کو دیکھا... پھر مسکرا دیا...

support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"میری پہلی محنت کی کمائی سے تمہارے لیے یہ گولڈ کی رِنگ خریدی تھی... سوچا تھا نکاح کے بعد تمہیں منہ دکھائی کے طور پر یہ رِنگ دوں گا... لیکن جب تمہارے کمرے میں آیا تو یہاں کی صورتحال کو دیکھ کر خود دنگ رہ گیا... خیر جو ہوا سو ہوا... کیا

اب اجازت ہے...؟؟"سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا...ہانیہ کا ہاتھ ابھی تک حسن کی گرفت میں تھا...ہانیہ نے جھینپتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا... حسن نے اجازت ملتے ہی وہ نازک سی رِنگ اس کی انگلی میں ڈال دی...

"یہ صرف نکاح کے بعد کی منہ دکھائی ہے...رخصتی کے وقت بھی منہ دکھائی ملے گی تمہیں... کہیں یہ سوچ سوچ کر رنگ کالا نہ کر لینا کہ منہ دکھائی میں فقط ایک رِنگ ہی ملی ہے..."حسن نے شرارتی لہجہ اختیار کیا... جس پر ہانیہ کھلکھلا کر ہنس دی... حسن کو لگا جیسے ٹھنڈے پانی کی پھوار اس کے دل پر پڑی ہو...ہانیہ کے گالوں میں پڑتے ڈمپلز میں کہیں حسن کا دل الجھنے لگا تھا... نگاہیں بھی بے اختیار ہونے لگیں...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ کچھ کہنے ہی لگا تھا جب دروازے پر دستک ہوئی...ساتھ ہی محسن کی آواز سنائی دی...

"حسن بھائی...اماں بلا رہی ہیں آپ کو..."حسن نے ایک نظر بند دروازے کو

دیکھا...

"اچھا...آرہا ہوں..."اونچی آواز میں بتایا...دروازے سے قدموں کی آہٹ دور جاتی سنائی دی...

حسن ہانیہ کی طرف متوجہ ہوا جو محبت بھری نگاہوں سے ہاتھ کی تیسری انگلی میں موجود رِنگ کو دیکھ رہی تھی...

"میں چلتا ہوں ہانی...تم بھی آرام کرو...اور ہاں...کوشش کرنا کہ زیادہ دیر اکیلی نہ رہو....مہمان وغیرہ آئے ہیں...ان کے ساتھ بیٹھ جایا کرو...اور شادی کی تیاریوں میں بھرپور شرکت کرو...کیونکہ یہ دن دوبارہ نہیں آنے ہماری زندگی میں...اب کسی بھی چیز کی ٹینشن نہیں لینی...خوش خوش رہا کرو...اگلے ہفتے مجھے میرے روم میں فریش اور خوش باش ہانی چاہیے...سمجھ گئی...؟؟"پیار بھری دھونس لہجے میں بھرتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا...ہانیہ نے بچوں کی سی معصومیت آنکھوں میں سموتے ہوئے سر

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

اثبات میں ہلا یا...

"گڈ گرل... چلواب آرام کو... میں ذرااماں کی بات سن لوں..."اس کے گال کو نرمی سی سہلا کر حسن اٹھ گیا... کوٹ جھٹک کر سیدھا کرتے ہوئے وہ کمرے سے نکل گیا جبکہ ہانیہ پھر سے حسن کی دی گئی رِنگ کو دیکھے جا رہی تھی...

🖤🖤🖤🖤🖤🖤

حسن دروازے پر دستک دیتا اماں جان کے کمرے میں داخل ہوا...بشریٰ بیگم جو جلے پیر کی بلی کی طرح ادھر سے ادھر چکر لگا رہی تھیں حسن کو سامنے دیکھ کر ان کے قدم تھمے...

"اماں...آپ نے بلایا تھا...؟؟"حسن نے ماں کے چہرے کو دیکھا جہاں پریشانی کے تاثرات تھے...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"ہاں حسن...ادھر بیٹھ... تجھ سے ضروری بات کرنی ہے..." بشریٰ بیگم نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے بیڈ پر بٹھایا... پھر اس کے مقابل خود بھی بیٹھ گئیں...وہ چونکہ پنجابی خاندان سے تعلق رکھتی تھیں اس لیے رضا صاحب سے بیاہنے کے بعد بھی ان کی اردو میں کہیں کہیں پنجابی کے الفاظ اور لہجے کی جھلک نظر آتی تھی...

"خیریت ہے اماں...آپ کچھ پریشان سی لگ رہی ہیں..." حسن نے تذبذب کے عالم میں ان سے پوچھا...

"ارے خیریت ہی تو نہیں ہے حسن... میں کچھ نہیں بلکہ بہت زیادہ پریشان ہوں پتر... تیرے مستقبل کے حوالے سے بہت ٹینشن میں ہوں..." بشریٰ بیگم سمجھ نہیں پا رہی تھیں کہ کیسے بات شروع کریں... حسن ان کے انداز پر ٹھٹھکا...

"کیا مطلب ہے اماں... کیا کہنا چاہ رہی ہیں آپ...؟؟" اگرچہ حسن کو اماں کے دماغ میں پکتی کھچڑی کی کچھ حد تک سن گن مل گئی تھی جس نے اسے شدید دکھ میں مبتلا کیا تھا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

لیکن ابھی تک اماں نے کھل کر اس سے بات نہیں کی تھی اس بارے میں... حسن آج کچھ حد تک ان کی بات کا موضوع سمجھ گیا تھا...

"دیکھ پتر... جو کچھ میں تجھ سے آج کہنے والی ہوں نا.. غور سے سننا...اور میری بات کو غلط رنگ میں نہ لینا.. بس یہ یقین رکھ کہ میں جو بھی کروں یا جو بھی کہوں گی سب تیری ہی بھلائی کے لیے ہو گا...ایک ماں کبھی بھی اپنے بچوں کا برا نہیں چاہ سکتی..." بشریٰ بیگم نے تمہید باندھنے کی کوشش کی...

"اماں... آپ کو جو کہنا ہے صاف صاف کہیں...یوں پہیلیاں مت بجھوائیں..." حسن اکتانے لگا تھا اب... لہجے میں ہلکی سی کڑواہٹ نے بھی جھلک دکھلائی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"حسن... میں چاہتی ہوں کہ تو اس شادی سے انکار کر دے...وہ لڑکی تیرے قابل نہیں رہی اب...ابھی بھی کچھ نہیں بگڑا پتر... طلاق دے دے اسے اور..." بشریٰ بیگم کی بات ابھی منہ میں ہی تھی جب حسن ایک دم اٹھ کھڑا ہوا...

"اماں..."وہ طیش اور صدمے سے بھری آواز میں چلایا...شکر تھا کہ دروازہ بند تھا اس لیے باہر آواز نہیں گئی...بشریٰ بیگم تو ہکا بکا اس کا ردِ عمل دیکھتی رہ گئیں...

"آپ جانتی بھی ہیں کہ آپ کیا کہہ رہی ہیں...جسے آپ 'وہ لڑکی' کہہ کر مخاطب کر رہی ہیں وہ بیوی ہے میری...ابھی کل ہی نکاح ہوا ہے اس سے میرا..."وہ صدمے سے چور آواز میں گویا ہوا...بے تحاشا دکھ ہوا تھا اسے ماں کے منہ سے یہ بات سن کر...

"یہی تو میں تجھے سمجھانے کی کوشش کر رہی ہوں حسن...کہ ابھی صرف نکاح ہوا ہے...رخصتی نہیں...تیری عقل پر پتھر تو نہیں پڑ گئے...؟؟حسن تُو سب کچھ سنوار سکتا ہے ابھی...اس کی حالت دیکھی ہے تو نے...وہ لڑکی جسے خود اپنا ہوش نہیں وہ اس گھر کو اور تجھے کیا خاک سنبھالے گی...دیکھا تھا کیسے اس نے خود کو یوں چھریاں مار مار کر زخمی کر لیا...کل کو تیرے ساتھ بھی ایسا ہی کچھ کر دے گی تو...؟؟

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

عقل کے ناخن لے حسن... ہر گزرتے دن کے ساتھ اس کی طبیعت بگڑتی جا رہی ہے... اور ایسی پاگل لڑکی سے میں تیری شادی ہر گز نہیں کروں گی... چاہے پورے خاندان کے خلاف ہی کیوں نہ جانا پڑے مجھے... کل کو دوسروں کی باتیں نہیں سننی مجھے.. کیا کہیں گے تمہارے ننھیال والے کہ اپنے اتنے خوبرو بیٹے کے لیے یہی بیمار اور پاگل لڑکی ملی تھی مجھے..." اماں کے لہجے میں ہانیہ کے لیے زہر ہی زہر تھا... حسن دنگ رہ گیا تھا کہ کل تک جو اماں ہانیہ پر جان چھڑکتی تھیں آج اس کے اتنے خلاف کیسے ہو گئیں...

بشریٰ بیگم کی باتوں پر حسن لب بھینچے چند لمحے خود پر قابو پانے کی کوشش کرتا رہا...

"کل تک ہانیہ کے آگے پیچھے پھرنے والی بھی آپ ہی تھیں اماں... اسے میری بیٹی، میری بیٹی کہتے منہ نہ تھکتا تھا آپ کا... تو وہ ساری محبت ایک دم کہاں جا سوئی ہے آج جو اتنا زہر اگل رہی ہیں آپ اس کے خلاف...؟؟" حسن نے بالوں میں ہاتھ پھیرا... خود کو کمپوز کرنے کی کوشش کی اور طنزیہ انداز میں ان سے مخاطب ہوا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"تب بات اور تھی حسن...تب وہ بالکل ٹھیک تھی...اور تب میری بھی دلی خواہش تھی اسے اپنی بہو بنانا.. لیکن آج..." وہ خود غرض لہجے میں کہہ رہی تھیں جب حسن نے ان کی بات اچکی...

"لیکن آج اس کی طبیعت خراب ہو گئ, ذرا سا مسئلہ ہو گیا اس کے ساتھ تو آپ کو اس میں سو کیڑے نظر آنے لگے...خدا کا کچھ تو خوف کریں اماں...چچا جان اس کا علاج کروا رہے ہیں...اور شادی کے بعد میں خود علاج کروالوں گا اس کا...آج نہیں تو کل وہ ٹھیک ہو جائے گی..اتنی خود غرضی کا مظاہرہ کیسے کر سکتی ہیں آپ...اچھے وقت میں تو سب ساتھ دیتے ہیں اماں.. مخلص تو وہ ہوتے ہیں جو برے وقت میں بھی آپ کے ساتھ رہیں...اور میں ہانیہ کے ساتھ مخلص ہوں...مرتے دم تک اس کا ساتھ دوں گا...یہ رشتہ صرف ہم دونوں کی ہی نہیں پورے خاندان کی مرضی سے جڑا تھا...چار سال ہم دونوں نے اس رشتے کے حوالے سے خوبصورت خواب سجائے ہیں...ہمسفر کے طور پر ایک دوسرے کو ہی دیکھا ہے...آپ ہم سے ہمارے خواب نہیں چھین

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

سکتیں...اس سے نکاح ہوا ہے میرا...اور میں کسی قیمت پر اس نکاح کو ختم نہیں کروں گا...جو ڈیٹ فکس ہوئی ہے اسی ڈیٹ کو شادی بھی ہو گی ہماری...اور یاد رکھیے گا اماں...اگر آپ نے دوبارہ ایسی کوئی بات کہی یا شادی میں کسی قسم کی کوئی رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کی اور اپنی ضد نہ چھوڑی تو سمجھ لیجیے گا کہ حسن آپ کے لیے مر گیا...کیونکہ ہانی کے بغیر جینے کا کوئی تصور ہی نہیں میرے پاس..." آخر میں حسن کی آواز میں ہلکی سی نمی کی آمیزش تھی جبکہ بشریٰ بیگم تو حیران پریشان اس کا چہرہ ہی دیکھتی جا رہی تھیں... انہیں لگا تھا کہ حسن فوراً ان کی بات مان جائے گا...نہ بھی مانے تو ڈرا دھمکا کر, ضد کر کے اس سے منوا لیں گی...لیکن یہاں تو پانی سر سے گزر چکا تھا...وہ تو گویا پاگل ہو چکا تھا ہانیہ کے عشق میں...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"دماغ خراب ہو گیا اس لڑکے کا...کیا ملے گا اس سے شادی کر کے...مفت کی مصیبت سر ڈال لے گا بس..." حسن کے جانے کے بعد وہ غصے سے بڑبڑا کر رہ گئیں...البتہ اس کے اس شدید ردِ عمل کے بعد ان میں اتنی ہمت نہ تھی کہ کسی اور سے اس بات کا تذکرہ کر سکتیں...یا دوبارہ حسن سے ہی اس بارے میں کچھ کہہ

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

سکتیں...اب مصلحت یہی تھی کہ خاموش ہی رہا جائے....

🖤🖤🖤🖤🖤

گھر کی خواتین شادی کی شاپنگ کے سلسلے میں مارکیٹ گئی تھیں... جبکہ تایا جی اور بابا ہال وغیرہ کی بکنگ کے سلسلے میں مصروف تھے...کچھ مہمان گھر میں موجود تھے...ہانیہ کچھ دیر باہر ان کے پاس بیٹھی رہی... لیکن شدید بوریت کا احساس ہو رہا تھا اسے... پچھلے دو دن سے اس میں کافی چینج آیا تھا... باہر نکل کر بیٹھنے لگی تھی وہ سب کے ساتھ.... حالت بھی قدرے بہتر تھی اس کی... کومل کے ساتھ ہنسی مذاق بھی چلتا رہتا تھا... لیکن آج کومل بھی بازار جا چکی تھی اپنی ضرورت کی چند اشیاء کی خریداری کے لیے...اور وہ کومل کے بغیر خود کو اداس سا محسوس کر رہی تھی...ویسے تو وہ بھی شاپنگ کے لیے جا رہی تھی... لیکن آج چونکہ اسے پارلر جانا تھا اس لیے وہ گھر ہی رک گئی... محسن کی ذمہ داری لگائی گئی تھی اسے پارلر ڈراپ کرنے کی... جبکہ حسن سے مکمل پردہ کروا دیا گیا تھا اس کا...وہ بہانے بہانے سے ان کے گھر آتا لیکن کومل اور دوسری لڑکیاں ہر بار اس کی چوری پکڑ لیتیں اور ہانیہ کو ایک نظر دیکھنے کی خواہش دل

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

میں دبائے اسے واپس لوٹنا پڑتا... ہانیہ بھی انجوائے کر رہی تھی اس سچویشن کو, ان دنوں کو...

حسن کا خیال آتے ہی اس کے لبوں پر دلفریب سی مسکراہٹ نے اپنا ڈیرہ جمایا... پارلر کے لیے نکلنے میں ابھی ڈیڑھ گھنٹہ باقی تھا... وہ کچھ دیر آرام کرنے کی غرض سے اپنے کمرے میں آئی... ڈریسنگ کے سامنے جا کر دوپٹا کندھوں سے اتار کر بیڈ پر پھینکا.. بالوں کو کیچر سے آزاد کرتے ہوئے ان میں برش پھیرنے لگی... ساتھ ہی ساتھ ہلکی سی آواز میں وہ کچھ گنگنا بھی رہی تھی.... چہرے پر دلفریب اور خوشنما رنگ موجود تھے... جو اس بات کے ضامن تھے کہ اس کے خیالوں میں فی الوقت حسن کا بسیرہ ہے...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

بالوں کو ڈھیلے سے جوڑے میں مقید کر کے مسکراتے ہوئے وہ کھڑکیوں کے پردے برابر کرتی لائٹ بند کرنے کو سوئچ کی جانب بڑھی کہ اسے روشنی میں نیند نہیں آتی تھی... ابھی بٹن آف کیا ہی تھا جب اسے عجیب سا احساس ہوا...

ایک دم کسی غیر مرئ طاقت کے زیرِاثر وہ دیوار سے جالگی...شدید خوف کی ایک تیز
لہراس کے پورے وجود میں سرایت کر گئ...آنکھوں سے وحشت چھلکنے لگی
تھی...اس نے اپنے وجود کو حرکت دینے کی کوشش کی... لیکن اپنی جگہ سے ایک انچ
بھی نہ ہل پائ...ہاتھ یوں دیوار سے لگے تھے جیسے ہتھکڑیاں ڈال دی گئ ہوں...
مسلسل خود کو اس ان دیکھی قید سے چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے اچانک اسے
ٹھٹک جانا پڑا...اپنے قریب, بہت قریب کسی اور وجود کی موجودگی کا احساس ہوا تھا
اسے...سانسوں کی تپش اپنے رخسار پر محسوس ہوئ تھی...اس نے دہشت سے سر
اٹھا کر ادھر ادھر دیکھا...پردوں کی اوٹ سے اندر داخل ہوتی ہلکی ہلکی سی روشنی میں
اسے وہاں کوئ بھی دکھائ نہ دیا...جس پر وہ ٹھٹھر کر رہ گئ....اس نے چینخنے کی
کوشش کی لیکن کسی نے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھ خاموش کروادیا...
"ششششش..."ساتھ ہی پراسرار سی مردانہ آواز بہت نزدیک سے سنائ دی
تھی...جیسے کوئ اس کے کان کے قریب سرگوشی میں بول رہا ہو...ہانیہ کی تو گویا
سانسیں ہی رک گئیں...خوف سے پھٹتی نگاہوں میں اب آنسو جمع ہونے لگے

تھے...بدن پر لرزش سی طاری ہو گئی...

چند لمحوں بعد اس نظر نہ آنے والے وجود کی انگلی کا لمس اس نے اپنی کنپٹی پر محسوس کیا...اور اس جادوئی طاقت نے جیسے اس کے دل کے سارے ڈر, خوف اور وحشت کو کہیں دور بھگا دیا تھا...وہ خود کو کسی طلسم میں جکڑا ہوا محسوس کرنے لگی...آنکھیں خود بخود بند ہونے لگیں...ایک سرور کی سی کیفیت تھی...جو پہلے کبھی محسوس نہ ہوئی تھی...دل عجب لذت کے عالم میں اس لمس کو محسوس کر رہا تھا...وہ انگلی کنپٹی سے رینگتی ہوئی اب دائیں رخسار پر آ رکی تھی...ٹھیک اس جگہ جہاں اس کا ڈمپل تھا...

ہانیہ کے لب خود بخود مسکرا اٹھے...گالوں کے گڑھے مزید واضح ہوئے...انگلی اب دھیرے دھیرے حرکت کرتی اس کی ٹھوڑی تک پہنچی تھی...اور پھر انگلی اس کے چہرے سے ہٹا لی گئی...

"بیوٹی فُل..."کان کے قریب ایک بار پھر سرگوشی کی گئی تھی...لیکن اس بار اس سرگوشی نے اسے خوف میں مبتلا نہیں کیا تھا...اس کا دل اسی سرگوشی نما آواز کو بار بار

سننے کے لیے مچلنے لگا...اس کی آنکھیں ہنوز بند تھیں... جیسے وہ نیند کے عالم میں ہو... کوئی خوبصورت, حسین ترین خواب دیکھ رہی ہو...

چند ساعتیں گزری تھیں جب اس نے اپنا وجود ہوا میں معلق ہوتا محسوس کیا... کسی نے بہت نرمی سے اس کے نازک وجود کو اپنے بازوؤں میں اٹھایا تھا... وہ ان بازوؤں کی گرفت اپنے وجود کے گرد محسوس کر سکتی تھی... وہ جو بھی تھا اسے لیے بیڈ کی جانب بڑھ گیا تھا... نرمی اور احتیاط سے اسے بیڈ پر لٹایا گیا تھا... پھر بڑی محبت اور عقیدت کے ساتھ اس کے دائیں ہاتھ کی پشت پر ہونٹوں کا لمس چھوڑا گیا...ہانیہ کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا دل اسی ہاتھ میں دھڑکنے لگا ہو... دھڑکنوں کا شور واضح سنائی دے رہا تھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

چند پل مزید گزرے تھے جب وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی... گھرے گھرے سانس بھرتے ہوئے اس نے اپنی گردن کو چھوا تو احساس ہوا کہ پورا وجود پسینے سے بھیگا ہوا تھا... جبکہ سردیوں کا موسم تھا...ایسے موسم میں اتنا پسینہ... ایک دم بے تحاشا

خوف نے اسے کپکپانے پر مجبور کر دیا... کچھ دیر پہلے کے سارے مناظر یاد کر کے اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی کی ایک لہر سی دوڑ گئی... ذہن سمجھنے سے قاصر تھا کہ ابھی چند منٹ پہلے جو کچھ ہوا وہ سب صرف اس کا خواب تھا یا اس کا حقیقت سے بھی کوئی تعلق تھا... اس نے بے ساختہ اپنے گال کو چھوا... جہاں وہ لمس ابھی بھی محسوس ہو رہا تھا... پھر اپنے ہاتھ کو دیکھا... بظاہر ایسا کچھ بھی نہ تھا جو یہ احساس دلاتا کہ جو کچھ ہوا وہ حقیقت ہے... لیکن اندر کہیں کوئی بار بار اسے یہ یقین دہانی کروانے کی کوشش کر رہا تھا کہ یہ سب فقط اس کا خواب نہیں تھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com

شادی میں فقط دو دن باقی تھے... پرسوں مہندی کی تقریب تھی... اور اس سے اگلے دن بارات... گھر میں ہر فرد مصروف تھا... کسی نہ کسی کام میں... ایک وہی تھی جسے آج کل اپنا آپ فارغ ترین لگ رہا تھا... کبھی ادھر بیٹھتی کبھی ادھر... کسی کام کو بھی ہاتھ نہ لگانے دیا جا رہا تھا اسے... اب اکتانے لگی تھی وہ فارغ رہ رہ کر... پہلے ناول یا ڈائجسٹ پڑھ کر وقت گزار لیتی یا کوئی ہارر مووی دیکھ لیتی... لیکن اب حسن کے سختی

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

سے منع کرنے پر وہ خود کو اس کام سے بھی روکے ہوئے تھی... کتنے دن ہوئے اس نے حسن کی ایک جھلک تک نہ دیکھی تھی... کچھ اس لیے بھی وہ اداس ہو رہی تھی... سیل فون آج کل کومل کے قبضے میں تھا جسے یہ کہہ کر اس سے لے لیا گیا تھا کہ وہ حسن سے بالکل بات نہیں کرے گی کال یا میسیجز پر... اور یوں ان دونوں کی بے قراریاں اور جذبات کہ شدتوں میں مزید اضافہ ہوا تھا... وہ احتجاج کرتی رہ گی' لیکن اس کی ایک نہ سنی گئی... اب یہ چند دن حسن سے اس کا رابطہ بالکل منقطع کروادیا گیا تھا... اور کومل اور اس کی باقی کزنز ان دونوں کی حالت دیکھ دیکھ کر ہنستی رہتیں...

رات کا وقت تھا... ڈنر کے بعد سب خواتین اپنی اپنی شاپنگ ایک دوسرے کو دکھا رہی تھیں... ہانیہ بھی وہیں ان کے قریب بیٹھی تھی... کبھی لب کچلنے لگتی... کبھی دانتوں سے ناخن کاٹنے لگتی... نہ جانے کیوں عجب بے قراری سی بے قراری تھی... کہیں سکون ہی میسر نہ تھا...

"لگتا ہے ہانیہ مس کر رہی ہے حسن بھائی کو... کیوں ہانی...؟؟" کومل نے لب دانتوں

تلے دباتے ہوئے شرارت بھرے لہجے میں اسے مخاطب کیا...ہانیہ فقط مسکرا کر رہ گئ کہ اب اتنی خواتین کے درمیان بیٹھ کر وہ کیا کہتی...اگر اقرار کر لیتی تو اس کا ریکارڈ لگ جاتا...

"کیا بات ہے ہانیہ...بڑی خاموش سی ہو..." بشریٰ بیگم نے اسے مخاطب کیا...ہانیہ کی اب بہتر ہوتی حالت پر ان کے دل کا میل بھی ذرا کم ہوا تھا...اور اپنی سوچ پر وہ خود بھی شرمندہ سی ہو کر رہ گئیں تھیں...

"تھک گئ ہو گی نا...آج بازار میں خوار بھی تو بہت ہوئے ہیں..." مہرالنساء نے محبت سے ہانیہ کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر واقعی تھکن کے آثار تھے...

"ارے اتنی جلدی کیسے تھک گئ...ابھی تو ڈھولک رکھنی ہے ہمیں...یہ تھکاوٹ وغیرہ کا کوئ بہانہ نہیں چلے گا..." کومل تو فوراً بول اٹھی...باقی لڑکیوں نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملائ...

"لڑکیو! مت تنگ کرو میری بہو کو... آج وہ واقعی بہت تھک گئی ہے... آرام کرنے دو اسے... پھر مہندی، بارات اور ولیمہ کے دن بھی تو اسی نے تھکنا ہے... اس سے پہلے تو سکون کا سانس لینے دو بے چاری کو... ہانیہ... پتر تم جاؤ اپنے کمرے میں... جاؤ شاباش... آرام کرو جا کر... کل پھر پار لر جانا ہے تم نے... اب تمہارے بازار کے چکر ختم... ہمیں اپنی بہو کو بیمار نہیں کرنا شادی پر..." بشریٰ بیگم اس سے مخاطب تھیں... ہانیہ تو جیسے پہلے ہی اجازت ملنے کے انتظار میں تھی... سر ہلاتی اٹھی... کمر گویا اکڑ سی گئی تھی... گردن کے قریب کندھوں میں بھی درد ہو رہا تھا... بالوں میں ہاتھ چلا کر انہیں درست کرتی وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کمرے میں آ کر سائیڈ ٹیبل پر پڑے جگ سے پانی گلاس میں انڈیلا... تین سانس میں پانی ختم کر کے گلاس واپس رکھا... لائٹ آف کر کے زیرو پاور بلب آن کیا اور بالوں کو کیچر سے آزاد کرتے ہوئے وہ آڑھی ترچھی بیڈ پر گر سی گئی... آنکھیں بند کیں تو چھم سے حسن کا سراپا آنکھوں میں لہرا گیا.. ساتھ ہی چند دن پہلے کا وہ واقعہ... جو جانے

CLASSIC URDU MATERIAL

خواب تھا یا حقیقت...ایک دم خوف نے اسے اپنے حصار میں لیا تھا...زیر لب آیت الکرسی کا ورد کرتے کرتے وہ کب غنودگی میں گئی خبر ہی نہ ہوئی...

نہ جانے کتنی دیر گزری تھی جب یوں ہی اچانک اس کی آنکھ کھلی...شاید خنکی کا احساس ہوا تھا تبھی نیند ٹوٹ گئی تھی.....البتہ ذہن ابھی بھی غنودگی کی کیفیت میں تھا... آنکھیں کھولنے پر بھی کچھ دکھائی نہ دیا...شاید لائٹ چلی گئی تھی...وہ بیڈ سے اتری...چپل پہنے بغیر اندازے سے ڈریسنگ ٹیبل کی جانب بڑھی جس کے ایک دراز میں ٹارچ رکھی تھی...

www.classicurdumaterial.com

باہر بھی صرف خاموشی چھائی تھی...غالباً سب سوچکے تھے...تبھی کسی قسم کی کوئی آواز سنائی نہ دے رہی تھی...

support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

وہ ادھر ادھر ہاتھ مارتی ڈریسنگ تک پہنچی...دراز کو کھول کر ہاتھ سے ٹٹولتے ہوئے ٹارچ تلاش کرنے کی کوشش کی...چند ہی لمحوں میں ٹارچ اس کے ہاتھ میں تھی...

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اس نے ٹارچ آن کی... لیکن وہ آن ہی نہیں ہوئی... بار بار بٹن آن آف کرنے کے باوجود بھی کامیابی نہ ہوئی تو وہ جھنجھلا سی گئی...

"کیا مصیبت ہے..." انداز میں غصے کی جھلک تھی... پیشانی پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس نے غصے کو کم کرنا چاہا... سیل بھی پاس نہ تھا کہ اس کی ہی روشنی کر لیتی... طیش میں ہانیہ نے ٹارچ کو دوسرے ہاتھ پر مارا... اور حیرت انگیز طور پر ٹارچ آن ہو گئی... ہانیہ نے حیران ہو کر ٹارچ کی جانب دیکھا جس کا بٹن تو آف تھا... پھر ٹارچ خود بخود کیسے جل اٹھی... ابھی وہ اسی بات پر الجھ رہی تھی جب اس کی نگاہ ڈریسنگ مرر پر پڑی اور خوف کی ایک شدید لہر اس کے پورے وجود میں سرایت کر گئی... بے ساختہ منہ پر ہاتھ رکھ کر اس نے اپنی چینخ کو روکا تھا... دو قدم لڑکھڑا کر پیچھے ہوئی... اس سرد موسم پیشانی پر آئی پسینے کی بوندوں کو ہاتھ سے صاف کیا... پھر پھٹی پھٹی نگاہوں سے دوبارہ ڈریسنگ مرر کو دیکھا جہاں تازہ خون سے چند الفاظ لکھے تھے...

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

"Hania!

Come To SP Fort,

On 17 Dec,

At 2:30 Am"

اس کے ہاتھ سے ٹارچ چھوٹ کر زمین پر جا گری...17 دسمبر کی رات اڑھائی بجے اسے اس جگہ بلایا جارہا تھا...اور آج...آج 16دسمبر کی رات تھی...یعنی...کل... لیکن کیوں...؟؟اور...بلانے والا تھا کون...کیا مقصد تھا اس کا...کیوں وہ ہانیہ کے پیچھے پڑا تھا...کیوں ہر وقت اسے خوف کے حصار میں قید رہنے پر مجبور کر رہا تھا... بہت سے سوال اٹھ رہے تھے اس کے دماغ میں... لیکن وہ بے یقینی سے شیشے کو دیکھتی جارہی تھی تبھی لائٹ آنے سے پورا کمرہ روشنی میں نہا گیا...ہانیہ نے آئینے کی جانب دیکھا...وہ الفاظ آج غائب نہیں ہوئے تھے...تازہ خون بہتا ہوا نیچے تک آتا ڈریسنگ ٹیبل کو رنگین کرتا جارہا تھا... مطلب...یہ سب جسے وہ اب تک خواب سمجھتی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

رہی تھی وہ خواب نہیں تھا... مجسم حقیقت تھا...اور آج کے اس واقعے کے بعد وہ اس حقیقت کو جھٹلا نہیں سکتی تھی...

وہ ساری رات اس نے خوف میں مبتلا رہ کر گزاری... حسن سے وہ اس معاملے کو ڈسکس کر سکتی تھی لیکن آج کل ان دونوں کے ملنے پر سخت پابندی لگا دی گئی تھی... کسی اور کو وہ اصل بات بتانا نہیں چاہتی تھی کیونکہ وہ جان چکی تھی کہ اس کے ساتھ ہونے والے پے در پے واقعات پر تائی اماں حسن کے ساتھ اس کا رشتہ کروانے پر پچھتانے لگی ہیں...اور وہ نہیں چاہتی تھی کہ اب مہمانوں کی موجودگی میں شادی پر کسی قسم کی کوئی بدمزگی ہو... مہرالنساء کو وہ بتا نہیں سکتی تھی کہ وہ پہلے ہی بلڈ پریشر کی مریضہ تھیں...ذرا سی بات کو دل پر لے کر گھنٹوں روتی رہتیں اور اپنی طبیعت خراب کر کے بیٹھ جاتیں... گھر میں مہمان جمع ہو چکے تھے...ایسے میں کوئی راستہ سجھائی نہ دے رہا تھا کہ کرے تو کیا کرے...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

بہر حال وہ ساری رات اس نے جاگ کر گزاری... کبھی اٹھ کر ٹہلنے لگتی... کبھی بیڈ پر بیٹھ کر سر ہاتھوں میں گرا لیتی... پھر اٹھ کر اس نے واش بیسن سے کپڑا گیلا کیا اور ڈریسنگ مرر کو اچھی طرح رگڑ رگڑ کر صاف کیا کہ اگر صبح ہونے پر کومل وغیرہ نے یہ سب دیکھا تو سو سوال پوچھیں گی اور اگر انہیں کسی بات کی ذرا سی بھی بھنک پڑ گی تو تائی اماں کو خبر ہوتے دیر نہیں لگے گی...

صبح وہ جلدی اٹھ کر ناشتے کی لیے باہر نہ آئی تو مہرالنساء ٹرے میں ناشتہ سجائے اس کے کمرے میں ہی چلی آئیں... آ کر دیکھا تو وہ ابھی تک بستر میں دبکی تھی... مہرالنساء کا حیران ہونا بنتا تھا کہ وہ سحر خیز تھی... صبح جلدی اٹھ کر فجر ادا کرنے کے بعد ایک کپ چائے پینا اس کے معمول میں شامل تھا... لیکن آج شاید اس نے نہ تو نماز ادا کی تھی اور

نہ ہی چائے کا کوئی کپ کمرے میں نظر آ رہا تھا..

مہرالنساء نے کھڑکیوں کے پردے کھینچے تو سورج کی روشنی کمرے میں پھیل گئی...

"ہانیہ..."پردے باندھتے ہوئے انہوں نے ہانیہ کو آواز دی لیکن کوئی جواب نہ ملا...

"ہانی اٹھو بیٹا... دیکھو ساڑھے دس ہو رہے ہیں...اٹھ کر ناشتہ کر لو پھر مجھے اور

تمہاری تائی اماں کو جیولر کے ہاں بھی جانا ہے..."انہوں نے ایک بار پھر اسے پکارا..

اور چلتی ہوئیں بیڈ کی طرف آئیں...ہانیہ ابھی تک مدہوش سی تھی...

"ہانی...کیا ہوا ہے...؟؟طبیعت تو ٹھیک ہے نا تمہاری..؟؟"محبت سے اس کا چہرہ

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

دیکھتے ہوئے اس کے بالوں کو سنوارنے کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا لیکن ہاتھ پیشانی سے مس ہوتے ہی ہانیہ کے بخار کی شدت کا اندازہ ہوا...

"اف میرے خدایا... تمہیں تو بہت تیز بخار ہے... اتنے شدید بخار میں تپ رہی ہو... کسی کو بتایا کیوں نہیں بیٹا..." شدید پریشانی کے عالم میں وہ کبھی اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھتیں تو کبھی اس کی کلائی تھام کر دیکھتیں... پورا جسم گرم ہو رہا تھا...

"ہانیہ... آنکھیں کھولو بیٹا..." اس کے گال تھپتھپاتے ہوئے اسے ہوش میں لانے کی کوشش کی...

ہانیہ نے بمشکل آنکھیں کھولیں... لیکن سر بھاری ہونے کے باعث پھر آنکھیں بند کر

گئی...

"مما..."اس کے لبوں سے سرسراہٹ کے سے انداز میں برآمد ہوا... جبکہ چہرہ بخار کی شدت سے سرخ پڑ رہا تھا...

"جی مما کی جان... کیا ہو گیا ہے تمہیں... پتا نہیں کس کی نظر لگ گئی ہے میری بچی کو...."مہر النساء باقاعدہ رونے لگی تھیں...

ہانیہ نے تکلیف کے عالم میں ان کی آنکھوں سے بہتے آنسو دیکھے... پھر بمشکل ہاتھ بڑھا کر ان کے آنسو اپنے ہاتھ سے پونچھ ڈالے...

"روئیں مت مما... مم.... میں ٹھیک ہوں..."فقط ان کی تسلی کی خاطر وہ کہتی ہوئی

ان کی گود میں سر رکھ گئ... ساتھ ہی آنکھیں بھی موند لیں تھیں...

"نظر آرہا ہے مجھے کتنی ٹھیک ہو تم... اٹھو,اٹھ کر منہ دھولو... ناشتہ لائی ہوں تمہارے لیے... کچھ کھالو... تب تک میں تمہارے بابا یا محسن کو بھیجتی ہوں ڈاکٹر کو بلا کر لائے... کل مہندی ہے اور کیا حال ہوا پڑا ہے میری بچی کا..." مہرالنساء کے لہجے میں ایک ماں کی تڑپ واضح محسوس ہو رہی تھی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ہانیہ کے انکار کرنے کے باوجود مہرالنساء اسے سہارا دیتے ہوئے واش بیسن تک لائیں... منہ دھونے میں مدد کی.. پھر اپنے ہاتھوں سے اسے ناشتہ کروایا... کچھ آج کل بیٹی کی رخصتی کے باعث ان کا دل دکھی تھا کہ بیٹی پرائی ہو رہی ہے... اور کچھ اس کی طبیعت نے پریشان کر رکھا تھا... ہانیہ کی روز بروز بگڑتی حالت دیکھ کر جیسے ان کا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

کلیجہ منہ کو آتا...ہانیہ نے بے بسی سے ماں کا چہرہ دیکھا...وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ ایسا کیا کرے وہ کہ اس کے پیرنٹس کی پریشانیاں ختم ہو جائیں...

دو نوالے لینے کے بعد ہی اس میں بیٹھنے کی سکت نہ رہی تو وہ ہاتھ سے ناشتہ پرے کرتے لیٹ گئ...نقاہت کے باعث آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا رہا تھا....مہرالنساء آنسو چھپاتیں باہر نکلیں...شفیق صاحب کو اس کی حالت کے بارے میں بتایا تو وہ فوراً ڈاکٹر کو فون کرنے لگے...دس سے پندرہ منٹ بعد ڈاکٹر آئے...چیک اپ کیا...میڈیسن دی اور چلے گئے...

تقریباً سہ پہر کے وقت کہیں جا کر بخار کا زور ٹوٹا...تب اسے تھوڑا ہوش آیا...بستر پر لیٹے لیٹے کمر تختہ ہو رہی تھی...مما کے منع کرنے کے باوجود وہ اٹھ کر باہر سب کے

ساتھ بیٹھ گئ... سب میں موجود ہوتے ہوئے بھی وہ ذہنی طور پر کہیں اور پہنچی ہوئ

تھی... یہ بات سمجھ میں ہی نہ آرہی تھی کہ آخر کرے تو کیا کرے... رات کو اس بتائ

گئ جگہ پر جائے یا نہیں... دل ودماغ الجھ کر رہ گئے تھے... وہاں جانے سے بھی ڈر

لگتا تھا... کہ نہ جانے کیا حالات پیش آئیں وہاں... لیکن وہ جانتی تھی اس کے سب

سوالات کے جوابات اسی جگہ ملیں گے اسے... اپنی حالت سے وہ خود شدید پریشان ہو

چکی تھی... اوپر سے مما بابا کے پریشان چہرے اس کا دل دکھاتے... یہ احساس کچوکے

لگاتا کہ اس کی وجہ سے وہ دونوں بھی اذیت سے گزر رہے ہیں... تو کیا ان سب

سوالات کے جوابات حاصل کرنے اور اس نادیدہ قوت سے پیچھا چھڑانے کے لیے اس

واحد راستے پر چلنا چاہیے اسے...؟؟ ایک بہت بڑا رسک تھا یہ... لیکن پہلے بھی اپنی

من مانی کرتے ہوئے بغیر کچھ سوچے سمجھے وہ اس پرانی عمارت میں چلی گئ تھی... اگر

اب دوبارہ ایسا کچھ ہوا تو...؟؟ اگر وہاں جانے سے حالات زیادہ خراب ہو گئے

تو...؟؟وہ جھجھری سی لے کر رہ گئ...رات کا جو وقت بتایا گیا تھا اس وقت گھر سے نکلنا مشکل ہی نہیں ناممکن تھا...وہ بھی اس صورت میں جب گھر مہمانوں سے بھرا پڑا تھا...وہ نظر بچا کر کسی صورت نہیں نکل سکتی تھی...اور دوسری بات اگر گھر سے نکل تھا...پیدل وہ جا نہیں سکتی تھی SP Fort بھی جاتی تو ڈیڑھ دو گھنٹے کی مسافت پر اور رات کے دوسرے پہر سواری کہاں سے ملتی... عجیب مصیبت میں پھنس کر رہ گئ تھی وہ...

بالآخر دل میں وہاں نہ جانے کا مصمم ارادہ کر لیا اس نے... فیصلہ کر لینے کے باوجود دل عجب بے چینی, اضطراب اور خوف کے حصار میں جکڑا ہوا محسوس ہو رہا تھا...نہ جانے کیا ہونے والا تھا آج رات...

رات میں ڈنر کرتے ہی عورتیں کل کے مہندی کے فنکشن کی تیاریوں اور انتظامات کا

ذکر چھیڑ چکی تھیں... جبکہ لڑکیاں ڈھولک رکھ کر بیٹھ گئیں... زبردستی ہانیہ کو بھی

کھینچ کر ساتھ بٹھالیا گیا.... ان کے گانوں اور ٹپوں کے ساتھ ساتھ ان کی چھیڑ چھاڑ پر

ہانیہ بمشکل مسکراہٹ چہرے پر سجا پائی... ورنہ دل چاہ رہا تھا ان سب سے کہیں دور جا

کر چھپ جائے... جہاں دنیا کا کوئی فرد اسے نہ دیکھ سکے... جہاں وہ ہر آنکھ سے اوجھل

ہو جائے... ان دنوں کے حوالے سے کبھی اس نے ڈھیروں خواب سجائے تھے لیکن

کیسے حالات ہو گئے تھے کہ وہ سب خواب دھرے کے دھرے رہ گئے... وہ جو

اتنی شوخ و چنچل لڑکی ہوا کرتی تھی اب مسکرانے سے بھی ڈرنے لگی تھی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

تقریباً پونے ایک بجے اسے کمرے میں جانے کی اجازت دی گئی... کیونکہ وہاں بیٹھے

سب افراد نیند میں جھوم رہے تھے... کمرے میں آکر اس نے اچھی طرح کھڑکیاں

چیک کیں... سب کھڑکیاں بند تھیں... اپنے دل کے وہم سے مجبور ہو کر اس نے

کمرے کا کونا کونا چھان لیا کہ کہیں کوئی غیر معمولی چیز تو نہیں کمرے میں... لیکن سب

نارمل تھا... ہر طرف سے مطمئین ہوتے ہوئے اس نے دروازہ اچھی طرح بند کر

دیا... لائٹ بھی آن رہنے دی آج... اضطراب کے عالم میں انگلیاں مروڑتی وہ بار بار

وال کلاک کی جانب دیکھنے لگتی... کمبل میں دبک کر کئی بار سونے کی کوشش کی...

لیکن نیند جیسے اس سے صدیوں کی مسافت پر تھی... وہ خوف کے باعث سکڑ کر لیٹی

تھی... پہلے دل چاہا اٹھ کر مما بابا کے کمرے میں چلی جائے... لیکن پھر یہ خیال اسے

روک گیا کہ خوامخواہ وہ پریشان ہو جائیں گے... اور پھر کیا وجہ بتائے گی انہیں اپنے آنے

کی... اسی سوچ میں وہ اپنا یہ خیال بھی رد کر گئی... تقریباً سوا دو بج رہے تھے جب اسے

ایک دم شدید پیاس کا احساس ہوا... سائیڈ ٹیبل پر دیکھا تو جگ اور گلاس دونوں غائب

تھے... وہ حیران ہوئی... شاید مما آج اس کے روم میں پانی رکھنا بھول گئی تھیں...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

کمرے سے باہر جانے سے ڈر لگ رہا تھا تبھی اس نے سختی سے آنکھیں میچ کر سونے کی کوشش کی... لیکن حلق میں تو گویا کانٹے اگ آئے تھے... جب کسی طرح سکون نہ ملا تو وہ جھنجھلا کر اٹھ بیٹھی... کلاک کی جانب نگاہ دوڑائی تو دو بج کر بیس منٹ ہو رہے تھے... ہمت مجتمع کرتی وہ اٹھی... سلیپرز پیروں میں اڑس کر بغیر آواز پیدا کیے دروازہ کھولا... اور سر باہر نکال کر محتاط نظروں سے ادھر ادھر دیکھا... باہر لاؤنج کی لائٹس آف تھیں... چار سو خاموشی چھائی تھی... اس نے کمرے کا دروازہ پورا کھول دیا... تو کمرے میں جلتی لائٹ کی ہلکی ہلکی روشنی باہر آنے لگی... گہرا سانس بھرتی وہ خود کو مضبوط بناتی دوپٹہ کندھے پر ٹکا کر کچن کی جانب بڑھ گئی... وہاں بھی کسی غیر معمولی چیز کو نہ پا کر اس نے شکر کا سانس لیا... پانی کا گلاس لبالب بھر کر اسے ہونٹوں سے لگایا تو بغیر سانس لیے ہی اسے ختم کر گئی... جانے یہ پیاس کی شدت تھی یا خوف کا اثر... اسے مزید پانی کی طلب محسوس ہونے لگی... دوبارہ گلاس میں پانی انڈیلنے لگی تو یونہی کچن کی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

کھڑکی سے باہر نظر آتے لان میں کسی سایے کا گمان ہوا... وہ چونکی... بوتل بند کی...

تبھی وہ جو کوئی بھی تھا وہ کچن کی کھڑکی میں آ دھمکا...

"حسن تم... اس وقت...؟؟" ہانیہ کی تو چینخ نکلتے نکلتے رہ گئی... وہ اس سائے کو دیکھ کر

نہ جانے کیا کیا سوچ چکی تھی... دل ایک دم تیز تیز دھڑکنے لگا...

"ہانیہ... باہر آؤ یار... تم سے ضروری بات کرنی ہے..." حسن نے آواز دبا کر کہا...

کہ کہیں کوئی جاگ نہ جائے...

"تم پاگل تو نہیں ہو حسن... رات کے اس وقت یوں چوروں کی طرح آنے کی کیا

ضرورت تھی... مرواؤ گے تم..." وہ آنکھیں نکال کر اسے گھورنے لگی...

"ارے یار...بعد میں گھور لینا...پہلے باہر تو آؤ...دن میں تو کوئی ملنے نہیں دیتا تم سے...تو رات کو آنا مجبوری تھی...کتنے دن ہو گئے تمہیں دیکھا تک نہیں...قسم سے ترس گیا ہوں اپنی ہی بیوی کو ایک نظر دیکھنے کو...جلدی آجاؤ باہر...میں گھر کے پچھلی طرف تمہارا ویٹ کر رہا ہوں...." وہ ہلکی آواز میں جلدی جلدی کہہ کر وہاں سے چلا گیا...ہانیہ کو کچھ کہنے کا موقع ہی نہیں دیا...

ہانیہ لب کاٹتی ہوئی وہیں کھڑی رہ گئی...دل تو اس کا بھی بہت چاہ رہا تھا حسن سے ملنے کو...اور پھر آج اگر وہ آہی گیا تھا تو ہانیہ اس سے اپنی پریشانی شئیر کر سکتی تھی...ہو سکتا ہے کہ وہ کوئی حل نکال لے اس سب کا...یہی سوچ کر وہ دوپٹا کندھوں پر درست کرتی بالوں میں ہاتھ چلا کر انہیں درست کرتی باہر نکل گئی...چوکنّی نگاہوں سے ایک

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

بار ادھر ادھر دیکھا... سب خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہے تھے... وہ بنا کوئی آہٹ پیدا کیے لاؤنج کا دروازہ عبور کرتی باہر نکل آئی... اب اس کا رخ بھی گھر کی پچھلی طرف تھا جہاں چند قد آدم درخت لگے تھے... اسے دور سے ہی حسن کی پشت دکھائی دی... لبوں پر خوبصورت مسکان سجائے وہ اس کی جانب قدم بڑھانے لگی... آہستہ آہستہ چلتی وہ حسن کی پشت پر آن ٹھہری لیکن حسن نے اس کی جانب رخ نہیں موڑا... شاید اسے ابھی تک ہانیہ کے آنے کی خبر نہ ہوئی تھی...

"ہاؤ..." ہانیہ نے اس کے کان کے قریب ذرا اونچی آواز میں کہا... مقصد اسے ڈرانا ہی تھا... ساتھ ہی وہ خود بھی اپنی اس بچگانہ حرکت پر ہنسنے لگی... حسن نے اس کی جانب رخ موڑا تو ہانیہ کی نگاہیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں... منہ سے چینخ نکلنے ہی والی تھی جب سامنے کھڑے اس وجود نے ہانیہ کی پیشانی کے درمیان میں اپنی انگلی رکھی... ہانیہ کو لگا

جیسے اس کی آواز حلق میں ہی گھٹ کر رہ گئی ہو... دہشت سے آنکھیں پھٹنے کے قریب

تھیں... سامنے جو وجود کھڑا تھا اس کی آنکھیں سرخ تھیں... گہری سرخ... جیسے ان

سے خون ٹپک رہا ہو... چہرہ بھی عجیب سا تھا... جیسے بے شمار جھریاں پڑی ہوں... اور

وجود سے اتنی تپش اٹھ رہی تھی کہ ہانیہ کو لگا وہ جھلس کر رہ جائے گی.... چند ہی لمحے

لگے تھے جب ہانیہ کو اپنا ذہن غنودگی میں ڈوبتا ہوا محسوس ہوا... آنکھوں کے سامنے

اندھیرا ہی اندھیرا چھایا تھا... پھر اسے یوں لگا جیسے اس کا وجود ہوا میں معلق ہو کر رہ گیا

ہو.... جیسے وہ ہوا میں اڑ رہی ہو.... بہت تیزی سے... وہ آنکھیں کھولنا چاہ رہی تھی

لیکن خود اپنے وجود پر کوئی اختیار نہ رہا تھا اس کا... اسے اپنا آپ ان دیکھی زنجیروں میں

جکڑا ہوا محسوس ہونے لگا...

کچھ ہی دیر بعد اسے لگا جیسے ہر چیز تھم سی گئی ہو... اسے اپنا وجود بہت ہلکا پھلکا سا محسوس

ہونے لگا...دل سے ڈر اور خوف محو ہونے لگا... تھوڑی سی تکلیف کے بعد وہ اپنی

آنکھیں کھولنے میں کامیاب ہو گئ...اور جب سامنے نگاہ پڑی تو منظر دیکھ کر اسے

موجود تھا... شیخوپورہ کا وہ پرانہ قلعہ ... SP Fortشدید حیرت کا جھٹکا لگا...سامنے

جو آسیب زدہ مشہور تھا.. جس کے قریب سے لوگ خوف کے مارے شام کے بعد

گزرتے تک نہ تھے...بہت سی کہانیاں مشہور تھیں اس قلعے کے بارے میں.. جو نہ

جانے سچی تھیں یا جھوٹی... لیکن اب ہانیہ اس قلعے کے بالکل سامنے موجود تھی...اس

نے تیزی سے اپنی کلائی میں موجود گھڑی دیکھی...جہاں اب پورے اڑھائی بجے کا

وقت تھا.. جبکہ کچن میں جب وہ پانی پی رہی تھی اس وقت دو بج کر پچیس منٹ ہو

رہے تھے...دو سے تین منٹ حسن سے بات کرتے اور لان میں جاتے ہوئے بھی لگے

ہوں گے اسے...تو کیا دو گھنٹے کا طویل سفر اس نے فقط دو منٹ میں طے کر لیا تھا...

حیرت ہی حیرت تھی... بھلا ایسا کیسے ہو سکتا ہے...صرف دو منٹ میں اتنا سفر طے کر

پانا کیسے ممکن تھا...وہ الجھ رہی تھی...دل میں ایک دم خوف کی شدید لہر اٹھی...اس نے واپس مڑ کر وہاں سے بھاگنا چاہا جب ایک گرجدار آواز پر اسے رکنا پڑا...

"رکو..."اور ہانیہ کے قدم وہیں رک گ ئے...اس نے آگے بڑھنا چاہا,اس قلعے سے دور جانا چاہا لیکن یوں لگ رہا تھا جیسے اس کے قدم زمین نے جکڑ لیے ہوں...وہ چاہ کر بھی قدم نہیں اٹھا پا رہی تھی...پھر نہ جانے کس چیز نے اسے مڑنے پر مجبور کیا تھا...اس نے نگاہیں اٹھا کر پھر قلعے کی جانب دیکھا...قلعے کے سامنے بنے چھوٹے سے چبوترے پر اسے کوئی بیٹھا ہوا دکھائی دیا...اپنے وجود پر چادر لپیٹے...اس کی جانب پشت کیے...اس سے کچھ ہی فاصلے پر وہ شخص بھی ہاتھ باندھے غلاموں کی طرح کھڑا تھا جسے ہانیہ نے لان میں دیکھا تھا اور شاید وہی اسے یہاں تک لے کر آیا تھا...البتہ اس نے بھی ہانیہ کی طرف سے رخ پھیر رکھا تھا شاید اس نیت سے کہ ہانیہ کو خوف محسوس

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

نہ ہو...

"ادھر آؤ..." آواز اس بار بے حد نرم تھی... اور چبوترے پر بیٹھا وجود ہی اس سے مخاطب تھا... ہانیہ نے سختی سے آنکھیں میچتے ہوئے تھوک نگلا... پورے بدن پر لرزش طاری ہو چکی تھی... اس کے ہونٹ تک کپکپا رہے تھے... سرد موسم ضرور تھا... لیکن اس وقت اسے سردی کا کوئی احساس نہ تھا.. خوف ہر چیز پر غالب تھا...

"ڈرو مت... آگے بڑھو... کچھ نہیں ہوگا تمہیں... صرف چند ضروری باتیں کرنی ہیں تم سے... جتنی جلدی مان جاؤ گی اتنی جلدی یہاں سے گھر واپس جاسکو گی..."

دوبارہ وہی خوبصورت مردانہ آواز سنائی دی تھی... ہانیہ الجھی... یہ آواز پہلے بھی کہیں سنی سنائی لگ رہی تھی... تو کیا وہ اس شخص کو پہلے جانتی تھی...؟؟ کہاں سنی ہو گی یہ

آواز...؟؟وہ اپنی جگہ پر کھڑی الجھ رہی تھی...پھر ہمت جمع کرتے ہوئے اس نے چند قدم آگے بڑھائے...اور اس چبوترے سے کچھ ہی فاصلے پر رک گئی...

"ہانیہ..."اس کا نام پکارا گیا تھا.. لہجہ عجب چاشنی لیے ہوئے تھا... جیسے پکارنے والے کے دل میں بے تحاشا محبت ہو اس کے لیے... جیسے اس نام سے اور اس نام سے جڑے وجود سے بے پناہ عقیدت ہو اس وجود کو...

ہانیہ کے ذہن میں جھماکہ سا ہوا...

"بیوٹی فل..."کوئی پرانا خیال ذہن مین گونجا اور پرانی آواز سماعتوں سے ٹکرائی...یہ وہی آواز تھی جو اس نے اپنے کمرے میں سنی تھی اور جس کے سحر سے وہ آج تک نکل نہ پائی تھی...اس کے کمرے میں آ کر اسے چھونے اور اس کے ہاتھ پر عقیدت بھرا

بوسہ دینے والے کی آواز تھی یہ...

"میں جانتا ہوں تم خوفزدہ ہو... بہت ڈرتی ہو آج کل... لیکن یہ یقین رکھو کہ میرا مقصد تمہیں کسی قسم کی تکلیف پہنچانا نہیں ہے... حتیٰ کہ میں تو تمہاری طرف رخ بھی نہیں کر سکتا کہ کہیں تم خوفزدہ ہو کر بے ہوش ہی نہ ہو جاؤ... ورنہ تمہیں ایک نظر دیکھنے کو شدت سے دل چاہ رہا ہے..." وہ جو بھی تھا اس کے لہجے میں عجب سی بے بسی در آئی تھی... ہانیہ ناسمجھی کے عالم میں اس کی پشت کو تکے گئی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"کک... کون ہے تم...؟؟ کیوں.... کیوں پریشان کر رہے ہو مجھے...؟؟" ہکلاتے ہوئے بمشکل اپنی بات مکمل کر کے اس نے پوچھنے کی جرأت کر ہی لی...

دوسری جانب سے ایک قہقہہ سنائی دیا تھا... جس میں اذیت کی جھلک تھی... تکلیف تھی... بے بسی تھی... اور نمی بھی...

"میں... ؟؟ میں ایک بد قسمت جن زادہ... جو فقط ایک پل میں تمہاری ذلفوں کا اسیر ہو گیا..." عجب شکست خوردہ سے انداز میں کہا گیا تھا... جیسے وہ تھک گیا ہو... ہار مان چکا ہو اس سب سے... ہانیہ کو جھٹکا لگا تھا اس بات پر...

"د... دیکھو... ایسا گھٹیا مذاق مت کرو میرے ساتھ... خدارا میرا پیچھا چھوڑ دو... کیوں میری جان لینے پر تلے ہو... کیا بگاڑا ہے میں نے تمہارا... ؟؟ کیا چاہتے ہو آخر... ؟؟" وہ روہانسی ہو گئی تھی... اسے لگا جیسے یہ کوئی انسان ہی ہے جو جان بوجھ کر اسے ڈرانے کی کوشش کر رہا ہے...

"کاش کے تمہیں چھوڑ سکتا... لیکن جسے ابھی تک پایا ہی نہیں اسے کیسے چھوڑوں...؟؟ تم نے کچھ نہ بگاڑتے ہوئے بھی میرا سب کچھ بگاڑ دیا... میرا سب کچھ اپنے نام کر والیا... لیکن افسوس... شکوہ بھی نہیں کر سکتا تم سے..." دھیمی سی آواز میں کہا گیا تھا... ہانیہ لب کاٹ کر رہ گئی کہ جب کسی بات کی سمجھ ہی نہ آئی تھی تو جواب کیا خاک دیتی...

"اور رہی بات میرے کچھ چاہنے کی..." اس وجود نے اپنی بات جاری رکھی... "فی الحال تو میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ تم اس شادی اور اس رخصتی سے انکار کر دو جو پرسوں ہے... تمہاری اور تمہارے اس کزن کی شادی..." کچھ دیر پہلے جو لہجہ بے حد نرم اور شکست سے بھرپور تھا اب وہی لہجہ سنگینی اختیار کر گیا... ہانیہ کے تو سر پہ لگی

تلووں پر بجھی... چیخ کر رہ گئ تھی وہ اس کی بات پر... بھی بولی تو لہجے میں نفرت ہی نفرت تھی...

"تم کون ہوتے ہو میری زندگی کے فیصلے کرنے والے... مجھے یہ بتانے والے کہ مجھے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں... محبت کرتی ہوں مین حسن سے... ایک ساتھ رہنے کے خواب دیکھے ہیں ہم نے... وفائیں نبھانے کے وعدے کیے ہیں... اور اب تو ویسے بھی میں اس کے نکاح میں ہوں.... ہمارا ساتھ اٹل ہے... سمجھے تم... اور یہ شادی ہو کر رہے گی... ہر حال میں..." وہ سارے ڈر اور خوف بالائے طاق رکھ کر چلائی تھی...

حسن سے جدا ہونے کا خیال ہی جان نکالنے کو کافی تھا...

"ہونہہ... تکلیف ہوئی نا... اپنی محبت کی جدائی کے خوف سے... مجھے بھی تکلیف

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ہوتی ہے...ایسے ہی تڑپ رہا ہوں میں بھی...اسی اذیت سے گزر رہا ہوں جب جب یہ خیال آتا ہے کہ تم میری نہیں ہو سکتی... لیکن ایک بات یاد رکھنا اگر تم میری نہیں ہوئیں تو تمہیں کسی اور کا بھی نہیں ہونے دوں گا... کسی اور کے قابل نہیں رہنے دوں گا... جلد یا بدیر... تمہیں میری ہونا ہی پڑے گا...اور اس کے لیے میں قدرت تک سے ٹکرا جاؤں گا...ہر کسی سے چھین لوں گا تمہیں..."اس کے لہجے میں بے انتہا سختی تھی...ہانیہ خوف سے زرد پڑنے لگی...مزید کچھ کہنے کی ہمت ہی نہ ہوئی...

www.classicurdumaterial.com

بہت دیر تک وہاں خاموشی چھائی رہی تھی..

support@classicurdumaterial.com

دونوں اپنی اپنی جگہ خاموش تھے...

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"سخت لہجہ اپنانے کے لیے معذرت... لیکن میری بات تمہیں ماننا ہی پڑے گی... ورنہ انجام کی ذمہ دار تم خود ہو گی... تم جا سکتی ہو اب..."وارننگ دینے کے سے انداز

میں کہہ کر وہ وجود اٹھا اور چلتا ہوا قلعے کے اندر غائب ہو گیا... جبکہ کچھ ہی فاصلے پر ملازم کہ طرح ہاتھ باندھے کھڑا وہ شخص نگاہیں جھکائے ہانیہ کی جانب بڑھنے لگا... ہانیہ کی نگاہیں ابھی تک قلعے کے دروازے پر جمی تھیں... جب وہ وجود اس کے مقابل آ کھڑا ہوا... اس کی پیشانی پر دوبارہ انگلی رکھی... اور ہانیہ کی آنکھیں زبردستی بند ہونے لگیں...

کچھ ہی دیر بعد اس نے خود کو لاؤنج کے دروازے کے قریب کھڑے پایا... آنکھیں کھولنے پر آس پاس کوئی اور دکھائی نہ دیا... اس کا سانس پھولنے لگا تھا... تیزی سے دروازہ کھول کر وہ بھاگتی ہوئی اپنے کمرے میں داخل ہوئی... دروازہ بند کر کے اسی دروازے سے ٹیک لگا کر منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے سسکیوں کو روکنا چاہا... لیکن آنسو بھل بھل آنکھوں سے بہہ رہے تھے... روتے ہوئے اس کی نگاہ آئینے پر پڑی جہاں

سرخ لپ اسٹک کے ساتھ بڑا دل بنایا گیا تھا...ہانیہ نے نفرت سے منہ موڑ لیا...اور

گھٹنوں میں منہ چھپائے سسکنے لگی...

صبح تک وہ سسکیوں کے ساتھ روتی رہی تھی...شدت گریہ کے باعث آنکھوں میں

گلابی پن سا پیدا ہو رہا تھا...جب کمرے کے باہر لاؤنج میں چہل پہل کا احساس ہوا تو وہ

گال رگڑتی ہوئی اٹھی...واش بیسن کے سامنے جا کر نہ جانے کتنی دیر تک چہرے اور

متورم آنکھوں پر پانی کے چھپاکے مارتے ہوئے آنکھوں کی سرخی کم کرنے کی کوشش

کی...تولیے سے چہرہ رگڑنے کے بعد نظریں آئینے میں موجود اپنے عکس پر جمائیں...

چہرے کی سرخی اور آنکھوں کی سوجن صاف بتا رہی تھی کہ وہ کافی دیر روتی رہی

ہے...تھک کر وہ باتھ روم سے نکل کر بیڈ پر آ بیٹھی...ذہنی الجھن اور پریشانی میں

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

مزید اضافہ ہی ہوا تھا... دل میں ایک عجیب سا ڈر بیٹھ چکا تھا... جسے وہ لاکھ کوشش کے باوجود ختم کرنے میں ناکام رہی تھی... ڈریسنگ مرر سے دل کا نشان وہ بے دردی سے پہلے ہی مٹا چکی تھی...

کچھ ہی دیر بعد کومل اس کے کمرے میں چلی آئی...

"کیا ہو رہا ہے دلہن صاحبہ... لگتا ہے میڈم ابھی سے شرمانے کی پریکٹس کر رہی ہیں تا کہ کل حسن بھائی کو شرما شرما کر دکھا سکیں..." کومل شوخ لہجے میں کہتی دھپ سے اس کے برابر آ بیٹھی... ہانیہ نے چہرے پر ہاتھ پھیر کر خود کو نارمل کرنا چاہا... لیکن اس کی طرف رخ کرنے سے گریز ہی برتا... نہ ہی اس کی بات کا کوئی جواب دیا کہ کہیں بات کرنے سے پہلے آنکھوں سے آنسو ہی نہ بہہ نکلیں...

"کیاہوا ہانیہ...جواب نہیں دیا تم نے...اتنی خاموش کیوں ہو...؟؟"کومل نے آگے کو جھک کر اس کا چہرہ دیکھا...پھر چونکی...

"تم...تم رو رہی ہو...؟؟"وہ حیرت سے چلائی...ہانیہ لب کاٹ کر رہ گئی اُس کی بات پر...

"نہیں...وہ...بس ایسے ہی..."کمزور سے لہجے میں ہانیہ نے صفائی پیش کرنے کی کوشش کی...

"بی بریو یار...یہ وقت تو ہر لڑکی پر آتا ہے...میں جانتی ہوں پیرنٹس کو چھوڑنا بہت

مشکل ہوتا ہے ہم لڑکیوں کے لیے... لیکن تم تو اس حوالے سے بہت خوش قسمت ہو ہانیہ... کہ یہیں پڑوس میں ہی بیاہ کر جا رہی ہو... دیوار سے دیوار ملی ہے دونوں گھروں گی... جب چاہو ادھر آؤ جب چاہو سسرال جاؤ... ارے رونے کی کیا بات ہے پگلی... چپ ہو جاؤ... بالکل چپ... "ماں باپ کی جدائی کے خیال نے اس کا پردہ رکھ لیا تھا ورنہ وہ ایسی حالت میں نہ تھی اس وقت کہ کسی بھی سوال کا جواب دے سکتی... البتہ کومل کی باتوں پر آنکھیں پھر سے نم ہو چکی تھیں... کومل نے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے تسلی دینے کی کوشش کی... چند لمحوں بعد ہانیہ کی حالت قدرے بہتر ہوئی تو وہ سیدھی ہو کر بیٹھی... کچھ سوچ کر کومل کی طرف متوجہ ہوئی...

CLASSIC URDU MATERIAL
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"کومل... ایک کام کرو گی میرا...؟؟" بھرائی آواز میں اس سے پوچھا تھا... کومل نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا... پھر اثبات میں سر ہلا دیا...

"مجھے حسن سے ملنا ہے... بہت ضروری بات کرنی ہے اس سے... پلیز کسی بھی طرح ملاقات ارینج کروا دو..." اس کا ہاتھ تھامے وہ منت کر رہی تھی... کومل نے حیرت سے اسے دیکھا...

"صرف ایک ہی تو دن باقی ہے ہانی... جہاں اتنے دن ویٹ کیا وہاں ایک دن اور ویٹ کر لو... اب تو دونوں گھروں میں مہمان آ چکے ہیں... ایسے میں تم دونوں کا ملنا کچھ مناسب نہیں لگتا مجھے... اور پھر اپنے رشتہ داروں کا تو پتا ہے تمہیں... ذرا سی بات کا بتنگڑ بنا دیتے ہیں... کسی کی نظر پڑ گئی تو سو باتیں سنائیں گے..." کومل نے اسے سمجھانے کی کوشش کی...

"تم سمجھ نہیں رہی ہو کومل... میرا اس سے ملنا بہت ضروری ہے... اور آج ہی ملنا ضروری ہے... صرف چند منٹ کے لیے... پلیز..." وہ روہانسی ہونے لگی... کومل نے پریشانی سے اسے دیکھا...

"کیا بات ہے ہانیہ... کوئی مسئلہ ہے کیا...؟؟ کسی ٹینشن میں ہو تم...؟؟ مجھے بتاؤ... ہو سکتا ہے میں کوئی حل نکال لوں... اور اگر حل نہ بھی نکال سکی تو حسن بھائی تک تمہارا پیغام پہنچا دوں گی..." کومل اس کی حالت اور اس کی بے چینی کو دیکھ کر خود بھی پریشان سی ہو گئی تھی... ہانیہ لب کاٹتی خاموش رہ گئی...

"تم صرف یہ پیغام دے دینا حسن کو... کہ مجھے آج ہر حال میں اس سے ملنا ہے... کسی بھی طرح... بس..." وہ قطعی لہجے میں کہہ گئی... کومل چند لمحے اسے دیکھتی رہی...

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

"ٹھیک ہے... کہہ دوں گی حسن بھائی سے...اور میں کرتی ہوں کچھ... آج رات مہندی کے فنکشن کے بعد کوشش کروں گی کہ تم دونوں کو ملوا سکوں... ٹھیک ہے نا...اب پریشان ہونا بند کرو... ورنہ سب سوال جواب کرنے لگیں گے تم سے..."

کومل کی بات پر ہانیہ فقط سر ہلا کر رہ گئی...

🖤🖤🖤🖤🖤

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/classicurdumaterial/

سارا دن ہانیہ نے بے چینی کے عالم میں گزارا... سہ پہر میں مہرالنساء نے اسے کومل کے ساتھ پارلر کے لیے روانہ کر دیا... شفیق صاحب ان دونوں کو پارلر ڈراپ کر کے خود کسی کام کے سلسلے میں چلے گئے... مہندی وغیرہ لگوا کر رات آٹھ بجے ان

دونوں کی واپسی ہوئی...تب تک گھر میں مزید مہمان بھی آچکے تھے...گھر کو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا...لان میں مہندی کے فنکشن کا انتظام کیا گیا تھا...جہاں دلہا اور دلہن کے لیے پھولوں سے سجا جھولا موجود تھا...ہانیہ کو کچھ دیر آرام کی غرض سے اس کے روم میں بھیج دیا گیا...لیکن سکون تو ایک پل کو میسر نہ تھا...وہ جلے پیر کی بلی کی طرح ادھر سے ادھر چکراتی رہی...نو بجے کومل کے ساتھ بیوٹیشن اس کے کمرے میں آئی...مہندی کا لباس زیب تن کرنے کے بعد ہانیہ اسٹول پر بیٹھی تھی جبکہ بیوٹیشن اب اپنی مہارت کا استعمال کرتے ہوئے اس کے نقوش کو مزید جاذب نظر بنانے میں مگن تھی...کومل بھی ایک جانب اپنی تیاری کر رہی تھی...ہانیہ کسی سنگی مجسمے کی مانند چپ چاپ بیٹھی تھی...آنکھیں خشک ہو چکی تھیں...لیکن ہر گزرتے لمحے کے ساتھ دل کا ڈر بڑھتا ہی جا رہا تھا...رات کی وہ دھمکی بار بار کانوں میں گونجتی اور اس کے پورے وجود میں وحشت سرایت کر جاتی...

بیو ٹیشن میک اپ کر کے فارغ ہوئی تو ہانیہ نے سر سری سی نگاہ آئینے پر ڈالی... لیکن نگاہ نے واپس لوٹنے سے انکار کر دیا... خوبصورت تو وہ پہلے بھی تھی لیکن آج بیو ٹیشن کے ہاتھوں نے اور کچھ شادی کے اس روپ نے اس کے حسن کو چار چاند لگا کر رکھ دیئے تھے... وہ اپنے چمکتے سراپے سے نگاہیں چرا کر ہاتھ دیکھنے لگی جہاں مہندی کا رنگ بھی خوب گہرا آیا تھا...

www.classicurdumaterial.com

"حسن بھائی کے نام کی مہندی کا رنگ بتاتا ہے کہ وہ تم سے بے تحاشا محبت کرتے ہیں..." بیو ٹیشن اپنا سامان سمیٹ کر چلی گئی تو کومل نے جھک کر اس کی مہندی دیکھی پھر محبت سے اس کا چہرہ چھو کر مخاطب ہوئی... ہانیہ بمشکل مسکرا پائی...

"کومل...اپنا وعدہ یاد ہے نا...؟؟"اس نے یقین دہانی چاہی تھی...لہجے میں عجیب سی تشنگی کا احساس تھا..

"ہاں میری جان...یاد ہے... حسن بھائی سے بات بھی کر چکی ہوں میں...رات میں دو بجے تک وہ آئیں گے تمہارے گھر کے ٹیرس پر...امید ہے تب تک سب سو چکے ہوں گے... مل لینا پھر ان سے...اب میں ذرا دیکھ لوں کہ رسم میں کتنی دیر ہے..."

کومل اس کا ہاتھ دبا کر تسلی دیتی کمرے سے نکل گئی...جبکہ ہانیہ کی نگاہیں پھر اپنے ہاتھوں پر جم گئی تھیں...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ڈھول کی تھاپ اور شور و غل کی آوازوں سے اندازہ ہو رہا تھا کہ لڑکے والے آ چکے ہیں گھر...ہانیہ نے لان کی جانب کھلتی کھڑکی کا پردہ ذرا سا سرکا کر نیچے جھانکا... حسن کسی شہزادے کی مانند اپنے کزنز کے حصار میں چلتا ہوا لان میں سجائے گئے جھولے کی جانب بڑھ رہا تھا...ان کے آگے کچھ مرد حضرات ڈھول کی تھاپ پر رقص کرنے میں مگن تھے... مووی میکر مووی بنا رہا تھا... جبکہ ہانیہ دور سے ہی حسن کے چہرے سے جھلکتی خوشی دیکھ سکتی تھی... بے ساختگی میں ہی اس کے چہرے پر مسکان ابھر آئی... وہ کھڑکی سے ہٹنے کا قصد کر ہی رہی تھی کہ اس کے کمرے کی لائٹس جلنے بجھنے لگیں...ہانیہ نے چونک کر کمرے میں چاروں طرف نگاہ دوڑائی...چند لمحے بار بار جلنے بجھنے کے بعد لائٹس بند ہو چکی تھیں... کمرے میں گھپ اندھیرا چھا گیا... جبکہ نیچے لان میں سب کچھ ویسے ہی روشن تھا...ہانیہ نے آگے بڑھ کر ٹیبل لیمپ آن کرنا

چاہالیکن بے سود...یوں لگ رہا تھا کہ ساری لائٹس ایک دم ہی خراب ہو گئیں تھیں جیسے...وہ خوفزدہ نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھنے لگی... تبھی مخالف سمت کی کھڑکی کی جانب کچھ کھٹکا سا ہوا...ساتھ ہی پردے زور زور سے لہرانے لگے...ہانیہ بے ساختہ پیچھے ہٹی...باہر ہوا بالکل نہیں چل رہی تھی لیکن اس کے باوجود پردے لہرا رہے تھے...پھر کھڑکی کی چٹخنی کھلنے کی آواز سنائی دی...ہانیہ نے آنکھیں پھاڑ کر اندھیرے میں ادھر ادھر دیکھنے کی کوشش کی...کھڑکی کھل کر خود بخود بند ہو گئی...ہانیہ ہڑ بڑا کر تیزی سے دروازے کی جانب بڑھی...لیکن اس کے دروازے تک پہنچنے سے پہلے ہی دروازہ ٹھک سے بند ہو گیا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ہانیہ نے بوکھلاہٹ میں بار بار دروازے کا ہینڈل گھما کر دروازہ کھولنا چاہا لیکن ناکام رہی...

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

"ہیلپ... ہیلپ می پلیز... کوئی ہے...؟؟" وہ چینخ چینخ کر کسی کو مدد کے لیے پکار
رہی تھی... حلق سے آواز بھی مشکل سے نکل پائی تھی... لیکن سب گھر والے اور
مہمان شاید اس وقت لان میں ہی موجود تھے لڑکے والوں کے استقبال کی غرض
سے... تبھی اس کی فریاد کسی کے کانوں تک نہ پہنچ پائی...

ہانیہ نے بھاگ کر لان کی جانب کھلتی کھڑکی کی طرف جانا چاہا تا کہ وہاں سے کسی کو مدد
کے لیے بلا سکے لیکن اس سے پہلے ہی کسی نے اس کا بازو تھام کر اسے بیڈ کی جانب دھکا
دیا تھا... وہ لڑکھڑا کر اوندھے منہ گری... ہاتھوں کی چند چوڑیاں اس کی کلائی زخمی
کرتیں ٹوٹ کر بیڈ پر ہی گر گئیں... منہ سے سسکاری سی نکلی تھی... ہیوی جیولری
سیٹ کے جھمکوں کے باعث کانوں میں بھی شدید درد محسوس ہوا... لیکن ابھی اس

درد سے کہیں زیادہ طاقتور وہ خوف تھا جس نے اسے اپنے حصار میں جکڑ رکھا تھا...

پردے ایک دم ہلنا بند ہو گئے... اور بالکل کھڑکیوں کے برابر کر دیئے گئے کہ

باہر سے کسی کی نگاہ اندر نہ پڑ سکے... لان سے جو ہلکی سی روشنی کمرے میں آ رہی تھی

اس کا راستہ بھی رک گیا...

ہانیہ کو کسی کی کمرے میں موجودگی محسوس ہو رہی تھی... سرد موسم کے باوجود وہ پسینے

سے تر چہرہ لیے خوفزدہ سی بیڈ سے اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی... تبھی ٹیبل لیمپ آن

ہوا... اور ٹیبل لیمپ کی روشنی میں ہانیہ نے دیکھا کہ بیڈ پر جو کانچ کی چوڑیاں ٹوٹ کر

گریں تھیں ان کے ٹکڑے اب ہوا میں بلند ہوتے نیچے فرش پر گر رہے تھے... وہ

خوفزدہ ہوتی اٹھ کر پیچھے ہوئی... لیکن پیچھے بیڈ کی پشت سے کمر ٹکرانے پر وہ وحشت

بھری نگاہوں سے ان ٹوٹی چوڑیوں کو نیچے گرتے دیکھے گئی... ہونٹ کپکپا رہے

تھے...منہ سے ایک لفظ تک نکال پانا محال ہو گیا تھا...

تبھی اسے لگا جیسے بیڈ پر اس کے بالکل مقابل کوئی آن بیٹھا ہے...وہ وجود دکھائی نہیں دے رہا تھا لیکن ہانیہ اس کی موجودگی کو محسوس کر سکتی تھی...

اس نے ڈر کر مزید پیچھے ہونے کی کوشش کی لیکن پیچھے گنجائش ہی نہ تھی...اس کی بندیا جو مانگ سے ہٹ چکی تھی اس ان دیکھے وجود نے ہاتھ بڑھا کر اس بندیا کو درست کیا...ہانیہ نے اذیت کے مارے آنکھیں سختی سے بند کر لیں...بیڈ پر اوندھے منہ گرنے کے باعث بالوں کی چند لٹیں چہرے پر پھسل آئیں تھیں...وہ وجود اب ان لٹوں کو اس کے چہرے سے ہٹا رہا تھا...ہانیہ بے بس سی لرزتے وجود کے ساتھ بیٹھی رہی...البتہ آنسو بے تاب ہوتے چہرے پر پھسل گئے تھے...اسے نہ جانے کیوں

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ایسا محسوس ہوا جیسے اس کے ارد گرد آگ لگی ہوئی ہے...شدید تپش محسوس ہو رہی تھی...اور یہ پہلی بار نہ تھا...وہ وجود جب جب اس کے نزدیک آتا تب تب اسے شدید گرمی کا احساس ہوتا...

چند لمحوں بعد اسے اپنی زخمی کلائی پر اس نادیدہ وجود کے ہاتھ کی گرفت محسوس ہوئی...اس نے بے ساختگی میں ہی ہاتھ کھینچا...لیکن اسے آزاد نہیں کیا گیا تھا...

"خوامخواہ زخم لگوالیا نا کلائی پر...کیوں ظلم کر رہی ہو اپنے ساتھ...؟؟" سرگوشی نما آواز ابھری تھی...ساتھ ہی کلائی سے بہتا خون صاف ہونے لگا...ہانیہ کو اپنا بازو جلتا ہوا محسوس ہونے لگا اس لمس سے...

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

"چھوڑو میرا ہاتھ..." وہ گھٹی گھٹی آواز میں چلائی...اپنے ہاتھ سے اس نظر نہ آنے والے ہاتھ کو جھٹکنے کی کوشش کی... لیکن کوشش اب بھی ناکام ہی ثابت ہوئی تھی...

کچھ دیر بعد جب اس نے تھک کر کوشش ترک کردی تو اس کا ہاتھ آزاد کردیا گیا...

لیکن وہ کوشش کے باوجود بیڈ سے اٹھ کر اس سے فاصلے پر نہ ہو پائی تھی...

"کتنا دور بھاگو گی مجھ سے... تمہیں کہیں جانے نہیں دوں گا میں...جب جب میں چاہوں گا تم کسی کچی ڈور سے کھنچتی ہوئی میری طرف چلی آؤ گی... کہا تھا نا... کہ مجبور مت کرو زبردستی کرنے پر...پیار سے سمجھایا تھا تمہیں... لیکن نہیں مانی میری بات... تمہیں تو میں کوئی تکلیف پہنچانے کا سوچ بھی نہیں سکتا...ہاں البتہ تمہاری وجہ سے اگر تمہارا وہ کزن جان سے گیا تو مجھ سے شکایت مت کرنا پھر..."سنگین لہجے میں دھمکی دی گئی تھی...ہانیہ کے رونگٹے کھڑے ہوگئے...

"نہیں.. تم ایسا کچھ نہیں کرو گے... خدا کا واسطہ ہے تمہیں... میرا پیچھا چھوڑ دو...

بخش دو مجھے..." وہ ہاتھ جوڑتے ہوئے گڑگڑائی تھی... دوسری جانب چند لمحے

خاموشی چھائی رہی...

"مت کرو ایسے... بہت عقیدت ہے تمہارے لیے میرے دل میں... تمہاری کوئی

بات ٹالنا بھی میرے لیے گناہ کا درجہ رکھتا ہے... لیکن تمہاری یہ بات نہیں مان سکتا

میں... تم سے دور نہیں جا سکتا اب... جو راستہ، یا جو شخص مجھے تم سے الگ کرنے کی

کوشش کرے گا اسے کاٹ کر پھینک دوں گا میں..." نہ جانے کیسی ضد تھی اس لہجے

میں کہ ہانیہ خوف سے ٹھٹھر کر رہ گئی... وہ روتی چلی گئی...

"رونا بند کرو ہانیہ... تمہارے یہ آنسو بہت تکلیف دیتے ہیں مجھے...مان کیوں نہیں جاتی تم... تمہیں تو جن اور بھوت دیکھنے کا شوق تھا نا... تو میں تمہارا یہ شوق پورا کر سکتا ہوں... بلکہ یہی کیا تمہاری ہر خواہش پوری کرنے کا وعدہ کرتا ہوں... صرف ایک بار میری بات مان لو... تمہاری خاطر کچھ بھی کر گزروں گا... تمہارے لیے جنات کی بستی چھوڑ دوں گا... ہم اس انسانوں کی بستی سے بھی کہیں دور چلے جائیں گے... کسی اور دنیا میں... جہاں تمہارے اور میرے سوا کوئی نہ ہو... وہاں ہم دونوں بہت..." وہ پر اسرار سی آواز ابھی سنائی دے رہی تھی جب ہانیہ ضبط کھوتے ہوئے اس کی بات کاٹ کر چلائی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"نہیں دیکھنا مجھے کوئی بھوت... نہیں جانا مجھے کسی بھوت نگری میں.. یا کسی اور جہاں میں... بھوت کو دیکھنے کی خواہش میری زندگی کی سب سے بڑی حماقت تھی... مجھے

نہیں معلوم تھا کہ اس خواہش کی تکمیل کے سلسلے میں تم کسی مصیبت کی طرح میرے گلے پڑ جاؤ گے... تمہیں سمجھ کیوں نہیں آتی یہ بات کہ تم کسی اور دنیا کے ہو... میں کسی اور دنیا کی... آگ اور مٹی کا ملاپ کسی صورت ممکن نہیں... تم قدرت کی بنائی گئی حدود کو پار کرنے کی کوشش مت کرو... دفع ہو جاؤ میری زندگی سے..." وہ چیخ چیخ کر کہہ رہی تھی... ساتھ ہی سسکیاں سنائی دے رہی تھیں اس کی... اس نے ہاتھوں میں چہرہ چھپایا تو چوڑیوں کی کھنک گونج اٹھی...

باہر سے کسی کے ہنسنے اور بولنے کی آواز سنائی دے رہی تھی... شاید لڑکیاں ہانیہ کو رسم کے لیے لینے آ رہی تھیں...

"ٹھیک ہے... تو اب مجھے بھی کوئی پرواہ نہیں... تمہیں حاصل کرنے کی کوشش میں

اگر مجھے کسی کی جان لینی پڑی تو میں یہ بھی کر جاؤں گا... پھر چاہے مرنے والا تمہارا شوہر ہی کیوں نا ہو..." سرد و سپاٹ سی آواز ابھری... اور پھر کھڑکی کھلنے کی آواز سنائی دی... چند سیکنڈز بعد کھڑکی اپنے آپ بند ہو گئی... کھڑکی بند ہوتے ہی دروازہ کھلا اور تین سے چار لڑکیاں اندر داخل ہوئیں... جن میں کومل بھی تھی... ہانیہ نے نامحسوس سے انداز میں اپنی زخمی کلائی دوپٹے کی اوٹ میں چھپائی...

"چلیے میڈم... باہر آپ کو یاد فرمایا جا رہا ہے..." ایک لڑکی نے شوخی بھرے انداز میں کہا... وہ سب آپس میں ہی باتیں کرنے میں مشغول تھیں تبھی ہانیہ کے روئے روئے چہرے پر کسی نے غور نہیں کیا... کومل نے نیٹ کا دوپٹہ اس کے سر پر اوڑھایا اور گھونگھٹ نکال کر اس کا چہرہ چھپا دیا... پھر ایک اور دوپٹے کے سایے میں وہ سب ہانیہ کو لیے ہوئے رسم کے لیے لان کی جانب بڑھ گئیں...

مہندی کا فنکشن ختم ہوتے ہی اسے اس کے کمرے میں بھیج دیا گیا... باہر ہوتے شور شرابے سے اس کا دل ایک دم اچاٹ ہو کر رہ گیا تھا... دل کسی سوکھے پتے کی مانند لرز رہا تھا... تبھی اس نے کومل کو اپنے پاس ہی ٹھہرا لیا... اس کی حالت ابھی تک سنبھل نہیں پائی تھی... بی پی بھی لو ہو رہا تھا... سر میں شدید درد تھا... کومل نے اسے میڈیسن لینے کے بعد آرام کرنے کو بھی کہا لیکن وہ اب سونے سے بھی خوفزدہ ہو چکی تھی... بہر حال کومل اس کے ساتھ لیٹ گئی...

سوا دو بجے تک ہنگامے سرد ہوئے... تو حسن چھپتا چھپاتا کسی طرح ان کے ٹیرس تک پہنچا... پھر کومل کے نمبر پر میسیج چھوڑا... کومل نے پہلے باہر نکل کر راستہ صاف ہونے

کی تسلی کی پھر بغیر قدموں کی چاپ پیدا کیے ہانیہ کو لے کر چھت پر چلی آئی...

"میں نیچے سیڑھیوں کے پاس ہوں...دس منٹ تک کر لو بات...کوشش کرنا جلدی نیچے آ جاؤ...کیونکہ کب کوئی جاگ جائے کوئی خبر نہیں..." سرگوشی نما آواز میں ہانیہ سے کہہ کر کومل سیڑھیوں کے آغاز پر ہی رک گئی...ہانیہ لب کاٹتی کنفیوژ سی سیڑھیاں چڑھ گئی...وہ مہندی کا لباس بدل چکی تھی...میک اپ بھی صاف کر لیا تھا...اب بالکل سادگی کی حالت میں تھی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

سیڑھیاں چڑھتی وہ اوپر آئی تو حسن کو اوپر موجود پایا...چند دن پہلے کا واقعہ اس کے ذہن میں گردش کرنے لگا جب وہ حسن سمجھ کر لان میں آئی تھی اور اسے اس کی مرضی کے خلاف SP Fort لے جایا گیا تھا...پہلے دل چاہا واپس مڑ جائے...کہ

کہیں یہ بھی کوئی دھوکہ ہی نہ ہو...وہ ابھی اسی سوچ میں گم تھی جب حسن پلٹا...اور اسے دیکھ کر اس کی جانب بڑھنے لگا...

ہانیہ خوفزدہ ہو کر دو قدم پیچھے ہٹی یہ خیال کیے بغیر کہ وہ سیڑھیوں کے اختتام پر کھڑی ہے...قدم پیچھے لینے کے باعث وہ لڑکھڑائی تھی...اس سے پہلے کہ گرتی ہوئی سیڑھیوں سے ٹھوکریں کھاتی نیچے جاتی حسن نے تیزی سے آگے بڑھ کر اسے ہاتھ سے تھام کر اپنی جانب کھینچا...یہ سب بہت اچانک ہوا تھا...ہانیہ نے سر اٹھایا تو اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں...

"کیا ہو گیا ہے ہانی..پاگل تو نہیں ہو تم...دھیان کہاں ہے تمہارا...؟؟ابھی اگر سیڑھیوں سے گر جاتی تو...؟؟"حسن نے اسے اس کی غائب دماغی پر سرزنش کی...

لیکن پھر ہانیہ کی سفید پڑتی رنگت کو دیکھ کر چونکا...

"کیا ہوا ہے ہانی...؟؟ تم اتنی ڈری سہمی ہوئی سی کیوں ہو...؟؟" ایک دم شدید پریشانی جھلکنے لگی تھی اس کے لہجے سے... ہانیہ کے حلق میں نمکین گولا سا پھنسنے لگا... کچھ بولنے کی کوشش میں فقط ہکلا کر رہ گئی وہ...

حسن نے تشویش سے اسے دیکھا... پھر اس کا ہاتھ تھام کر ایک جانب لے آیا... وہاں پڑے بینچ پر اسے بٹھایا اور خود اس کے مقابل بیٹھ گیا...

"کیا بات ہے ہانی...؟؟ کچھ بولو پلیز..." اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لے کر درخواست کی تھی... جبکہ نگاہیں اس کی نگاہوں میں ہی گڑی تھیں جہان بیک وقت کئی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

جذبات موجود تھے...ڈر, خوف, غصہ, بے چینی, اضطراب, بے بسی اور وحشت...

"حسن...مم...میں بہت پریشان ہوں...پلیز ہیلپ میں...اس سچویشن سے کیسے نکلوں کچھ سمجھ میں نہیں آرہا..."وہ رو پڑی تھی اس کے سامنے...دل کا غبار ہلکا کرنے لگی تھی...

"ہانی...ادھر دیکھو میری طرف...رونا بند کرو یار...مجھے کچھ بتاؤ تو سہی...کیا ہوا ہے...؟؟کیا پریشانی ہے...؟پھر ہی کوئی حل بتاؤں گا نا..."حسن نے اسے حوصلہ دینے کی کوشش کی...

کچھ دیر بعد خود پر قابو پا کر ہانیہ نے اسے ساری بات بتادی...اپنے ساتھ ہونے والے

سب واقعات کہہ سنائے...

حسن سب کچھ سن کر بہت دیر تک سر جھکائے خاموش بیٹھا رہا...

"حسن... میرے خیال میں ہمیں فوری طور پر کسی عامل سے رجوع کرنا چاہیے... وہ جو بھی ہے بہت خطرناک ہے... تمہیں یا مجھے کوئی بھی مقصان پہنچانے سے گریز نہیں کرے گا..." ہانیہ نے اپنی سمجھ مین آنے والا واحد حل اس کے سامنے پیش کیا...

"اوہ کم آن ہانی... بچوں جیسی باتیں مت کرو... یہ عامل, یہ بابے وغیرہ کچھ بھی نہیں ہوتے سوائے ایک ڈھکوسلے کے... صرف لوگوں کو بے وقوف بنا کر ان سے پیسے بٹورنے کا ذریعہ بنا رکھا ہے لوگوں نے... میں مانتا ہوں کہ جنات ہوتے ہیں... قرآن

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

پاک میں بھی ان کی موجودگی کی گواہی دی گئی ہے... لیکن ان کی اور ہماری دنیا میں

ایک حد مقرر کی گئی ہے.... جیسے ہم انسانوں کو اجازت نہیں ان جنات کی دنیا میں

جانے کی ویسے ہی اللہ نے انہیں بھی اجازت نہیں دی کہ وہ انسانوں کی دنیا میں

آئیں.... سب اپنی اپنی دنیا کے باسی ہیں... اور پھر اس جن زادے کو کیا پڑی ہے یوں

کسی انسان پر فدا ہونے کی... اس کی اپنی دنیا میں جن زادیوں کا کال پڑ گیا ہے کیا...؟؟

یہ سب تمہارا وہم ہے ہانی... صرف تمہاری امیجینیشن... میں نے ایک سائکاٹرسٹ

سے تمہاری ساری حالت ڈسکس کی ہے... سب کچھ سننے کے بعد انہوں نے بتایا کہ تم

شاید نائٹ فوبیا کا شکار ہو... یہ بھی ایک نفسیاتی بیماری ہے جس میں انسان اندھیرا پھیلتے

ہی خوفزدہ ہونے لگتا ہے... اپنے سایے سے بھی ڈرنے لگتا ہے... ایسے میں اسے لگتا

ہے اس کے ساتھ مختلف واقعات پیش آ رہے ہیں جبکہ یہ سب صرف اس کی

امیجینیشن ہوتی ہے, اس کے اپنے خیالات ہوتے ہیں... اور کچھ نہیں... وہ جو کچھ

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

دیکھنا چاہتا ہے یا جو کچھ اس کے دماغ میں چل رہا ہوتا ہے اسے وہی سب نظر آتا ہے...

بھروسہ رکھو... جیسا تم سوچ رہی ہو ویسا کچھ نہیں ہے... کوئی دوسرا وجود نہیں جو مجھے

یا تمہیں نقصان پہنچائے... بی بریو..." حسن کی باتوں پر ہانیہ شاکڈ ہی تو رہ گئی تھی...

مطلب... وہ اس کے ساتھ پیش آنے والے ان تمام واقعات کو جھٹلا رہا تھا...

"لل... لیکن حسن... وہ سب میری امیجنیشن نہیں تھی... میں نے خود..." وہ

ہکلاتے ہوئے اسے یقین دلانے کو کچھ کہنے جا رہی تھی جب حسن نے اس کا ہاتھ

تھاما...

"یہ وقت ان باتوں کا نہیں ہے ہانی... گولڈن ٹائم ہے یہ ہمارے لیے... ہم اپنی زندگی

کے قیمتی لمحے ان فضول باتوں میں کیوں ضائع کر رہے ہیں...؟؟ کسی کو کچھ نہیں ہو

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

گا...اگر کچھ ہونا ہوتا تو اب تک ہو چکا ہوتا... چلو مان بھی لیا کہ یہ سب تمہاری امیجینیشن نہیں...جو کچھ تم نے بتایا سب سچ ہے... لیکن یہ بھی سوچو کہ اب یہ سب کر کے اسے کیا ملے گا...اب جبکہ ہمارا نکاح ہو چکا ہے... شرعی طور پر ہم میاں بیوی ہیں... کل تو صرف رخصتی کا فریضہ ادا ہونا ہے...بنیادی چیز نکاح تھی...اگر اسے روکنا ہی ہوتا تو اس نکاح کو روکتا... نکاح ہو جانے کے بعد باقی بچتا ہی کیا ہے جو وہ یوں تمہیں دھمکائے گا...ڈونٹ وری...سب ٹھیک ہو جائے گا... کل تک خود کو مضبوط رکھو...اس کے بعد میری محبت, میرا پیار تمہیں کچھ اور سوچنے کا موقع ہی نہ دے گا... تم صرف میرے بارے میں سوچا کرو گی..."وہ نرم لہجے میں کہتا اس کا دھیان بٹانے کی کوشش کر رہا تھا...اور اس کوشش میں کافی حد تک کامیاب بھی رہا تھا...ہانیہ نے دھیرے سے اثبات میں سر ہلا دیا...

"ویسے یہ ناانصافی ہے میرے ساتھ... مہندی کی رسم کے دوران تمہارے چہرے پر گھونگھٹ ڈال دیا گیا... اب یہ سوچ کر آیا تھا میں کہ اپنی مہندی کی دلہن کو لائیو دیکھوں گا کہ کیسی لگ رہی ہے... لیکن یہاں تو دل کے سارے ارمانوں پر پانی ہی پھیر دیا تم نے... میک اپ تو چلو صاف کر ہی دیا... مہندی کا لباس تک بدل کر آئی ہو ظالم لڑکی..." وہ مصنوعی خفگی سے کہہ رہا تھا... ہانیہ کے گالوں پر سرخی سی چھانے لگی... جبکہ لبوں پر شرمگیں مسکراہٹ آن ٹھہری تھی....

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

حسن اس کے ہاتھ تھامے اس کی مہندی پر نظریں جمائے بیٹھا تھا... مہندی کے ڈیزائن میں چھپا کر حسن کا نام لکھا گیا تھا... تھوڑی دیر تلاش کرنے کے بعد حسن نے بالآخر اپنا نام تلاش کر ہی لیا...

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

"لوگ بارات کے دن دلہن کے ہاتھ کی مہندی میں اپنا نام تلاش کرتے ہیں... لیکن میں ذرا ایڈوانس ہوں... مہندی کی رات ہی یہ کام کر لیا..." وہ شرارت بھرے لہجے میں نچلے لب کا کونا دانتوں میں دبائے کہہ رہا تھا... ہانیہ ہنس دی اس کی بات پر...

"ہیر رانجھا کی گفتگو اگر ختم ہو گئی ہو تو نیچے آجائیں... میں تھک گئی ہوں پہریداری کرتے کرتے..." کومل کی شرارتی آواز سن کر ہانیہ بوکھلاتے ہوئے اس کے ہاتھوں سے اپنا ہاتھ چھڑا کر اٹھ کھڑی ہوئی...

"سالی صاحبہ... غلط وقت پر اینٹری دینا آپ نے اپنا فرض سمجھا ہوا ہے شاید..." حسن بھی بالوں میں ہاتھ پھیرتا اٹھ گیا....

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"جی بالکل... کیونکہ ابھی ان سب کاموں کا,اور یوں رومینس جھاڑنے کا وقت نہیں آیا....."کومل نے شرارتی نگاہیں حسن پر جماتے ہوئے ہانیہ کا ہاتھ تھاما...

"کوئی بات نہیں... کل ہمارا بھی وقت آئے گا... دیکھ لوں گا پھر آپ لوگوں کو بھی... کل اگر مجھے اور میری بیوی کو ڈسٹرب کیا آپ نے تو اچھا نہیں ہو گا..." وہ بھی شرارت پر آمادہ ہوا تھا...

"کل کس نے دیکھا ہے جناب..." کومل اٹھلا کر کہتی ہانیہ کو لیے سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی جبکہ ان کے جانے کے بعد حسن بھی مسرور سا اپنے گھر کی جانب چل دیا... اس بات سے بے خبر کہ کل کا سورج ان کو کیا دکھانے والا ہے...

بارات کا دن آن پہنچا تھا... پورے گھر میں افرا تفری کا عالم تھا... سب مہمان خوشیوں سے چمکتے چہرے لیے ادھر سے ادھر اپنی اپنی تیاریوں میں مگن تھے... لیکن ایک جانب شفیق صاحب اور مہرالنساء تھیں جو کام کرتے ہوئے کونوں میں چھپ چھپ کر آنسو بھی بہا رہے تھے... بیٹی کو بیاہ کر باعزت طور پر اس کے فرض سے سبکدوش ہونے کی خوشی اپنی جگہ تھی لیکن اتنے نازوں سے پالی گئی بیٹی کو یوں ایک ہی دن میں کسی اور کے حوالے کر دینا کوئی آسان کام تو نہیں ہوتا ماں باپ کے لیے...

دوسری جانب وہ تھی... ہانیہ... جو اپنے کمرے میں ہی قید سی ہو کر رہ گئی تھی آج... رو رو کر اس نے آنکھیں سجا رکھی تھیں... اس گھر میں آج اس کا آخری دن ہے... آج

ماں باپ سے جدائی اس کے مقدر میں لکھ دی جائے گی یہی سوچ اسے رلا رہی تھی...

صبح ناشتے کا نام پر اس نے فقط آدھا کپ چائے پی تھی...اس کے بعد کچھ بھی کھانے کو دل ہی نہ چاہا...دوپہر کا کھانا بھی یونہی گول کر دیا اس نے... حسن کی سنگت کا احساس دل میں خوشیوں کے سمندر میں موجزن پیدا کر رہا تھا تو دوسری جانب اپنے ماں باپ سے بچھڑنے کا احساس دل کو تڑپا رہا تھا...

بظاہر کچھ بھی غیر معمولی نہیں تھا... لیکن پھر بھی نہ جانے کیا بات تھی کہ اس کا دل سہم سہم جا رہا تھا...سہ پہر تین بجے کے قریب اسے پارلر کے لیے روانہ کر دیا گیا...

آج بھی کومل ہی اس کے ساتھ تھی...

بیوٹیشن بار بار اسے رونے سے منع کر رہی تھی کہ رونے کے باعث میک اپ کرنا مشکل ثابت ہو رہا تھا... تبھی وہ ضبط کیے بیٹھی تھی...اس کا بی پی لو ہو رہا تھا شاید... بار

بار دل گھبرانے لگتا... سر میں بھی شدید درد شروع ہو چکا تھا... رات نو بجے بارات کی آمد ہونی تھی... اور پونے نو تک ہانیہ کو ہال میں برائیڈل روم میں پہنچا دیا گیا تھا...

نو بجے سے ساڑھے نو کا وقت ہوا... پھر دس بج گ ئے.... لیکن بارات ابھی تک نہ آئی تھی... لڑکی والوں کی طرف سے جو مہمان بارات کے استقبال کے لیے موجود تھے ان میں بھی چہ مگوئیاں شروع ہو چکی تھیں کہ نہ جانے کیوں نہیں آئی بارات ابھی تک... شفیق صاحب بار بار رضا صاحب کو کال ملا رہے تھے لیکن کوئی فون اٹھا ہی نہ رہا تھا... مہرالنساء نے بھی کئی بار بشریٰ بیگم کو فون ملایا لیکن رزلٹ وہی رہا... سب بے تحاشا پریشان ہو چکے تھے... ہانیہ کے دل میں بھی رہ رہ کر ہول اٹھ رہے تھے... دھیان اس جن زادے کی دھمکی کی جانب ہی تھا... نہ جانے کیا ہونے والا تھا...

تقریباً ساڑھے دس بجے رضا صاحب کی کال آئی... دلہے کی گاڑی کا زبردست ایکسیڈنٹ ہوا تھا... جس میں گاڑی کا ڈرائیور تو سر پر چوٹ لگنے سے موقع پر ہی دم توڑ گیا... البتہ حسن کی قسمت اچھی تھی کہ اسے چند خراشیں آئی تھیں بس... لیکن سب میں پریشانی کی ایک لہر دوڑ گئی... رضا صاحب نے تسلی دی تھی کہ پولیس آئی ہے... اور چند فارملیٹیز پوری کرنے کے بعد آدھے گھنٹے تک بارات ہال پہنچ جائے گی... ہانیہ کو یہ بات نہیں بتائی گئی تھی... البتہ مہرالنساء کو شفیق صاحب نے مختصراً سب بتا دیا... بہرحال عین بارات کے دن یہ حادثہ پیش آنا کچھ اچھی بات ہرگز نہ تھی... کئی مہمانوں نے تو دبے لفظوں میں ہانیہ کو منحوس قرار دے دیا... بشریٰ بیگم نے بھی ایک دو بار رضا صاحب سے یہ بات کہی کہ وہ ہانیہ اور حسن کی شادی کے لیے دل سے رضامند نہیں ہیں... لیکن رضا صاحب نے بے وقت کے اس راگ پر انہیں سختی سے جھڑک کر رکھ دیا... ایک تو وہ پہلے ہی حد درجہ پریشان تھے... اوپر سے بشریٰ بیگم کی

یہ فضول باتیں...دماغ گھما کر رکھ دیا تھا اس صورتحال نے...ہاسپٹل سے نکلتے ہی

انہوں نے حسن اور ہانیہ کے نام صدقہ دیا..

گیارہ بجے کے قریب بارات ہال پہنچی تو سب کی جان میں جان آئی... مہمانوں کی دبی

دبی سرگوشیوں سے ہانیہ قدرے چونک سے گئی تھی...اسے یہ اندازہ تو ہو ہی گیا تھا کہ

کچھ غلط ہوا ہے... لیکن کیا...یہ وہ کسی سے پوچھ نہیں سکتی تھی فی الوقت...

نکاح کا فریضہ تو پہلے ہی سر انجام دیا جا چکا تھا..ہال سے رخصتی کے بعد ہانیہ کو گھر لایا

گیا...اور اس کے بعد بے شمار رسموں کا ایک سلسلہ شروع ہو گیا... شرم اور جھجک

کے باعث ہانیہ ابھی تک حسن کے چہرے کو نہیں دیکھ پائی تھی....ورنہ اس کی پیشانی

پر موجود بینڈیج اور دائیں رخسار پر موجود ہلکے سے زخم کے نشان پر چونکتی ضرور...

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اب وہ کچھ حد تک مطمئین ہو چکی تھی کہ وہ جن زادہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکا...اور اس کی سب باتیں دھمکی کے سوا کچھ نہیں...دل سے تمام ڈر اور خوف دور ہوئے تو اسے حسن کے ساتھ بننے والے اس خوبصورت رشتے کا احساس ہوا...دل میں جذبات بیدار ہونے لگے...

رات کے دو بجے جب اسے حسن کے کمرے میں پہنچایا گیا تب تھکن کے باعث اس کی کمر میں شدید درد تھا لیکن حسن کا انتظار کرتے ہوئے دلی جذبات کا عکس اس کی مسکراہٹ سے جھلک رہا تھا...چہرے پر دلکش رنگ لیے وہ خوبصورتی سے سجے اس کمرے کو دیکھ رہی تھی جس میں گلاب اور موتیے کے پھولوں کی مہک چہار سو پھیلی تھی...

وہ آج پور پور سجی تھی تو صرف حسن کے لیے...اور اب اس کا دل بے تابی سے دھڑک رہا تھا...وہ حسن کے منہ سے اپنے لیے تعریفی جملے سننا چاہتی تھی...

کچھ ہی دیر بعد دروازے پر کھٹکا سا ہوا تو وہ فوراً گھونگھٹ گرا کر نظریں جھکائے بیٹھ گئی...دل اتنی تیزی سے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی پسلیاں توڑ کر باہر نکل آئے گا...حسن کمرے میں داخل ہوا...دروازہ لاک کرتا وہ دھیمے قدموں سے بیڈ کی طرف چلا آیا...

"السلام علیکم..."نرم سی آواز میں سلام کیا تھا..ہانیہ نے سر کے اشارے سے سلام کا جواب دیا...زبان تو گویا تالو سے چپک کر رہ گئی تھی...اس کی ہتھیلیاں پسینے میں بھیگنے لگیں...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

حسن کچھ پریشان سا تھا لیکن اس وقت اس نے اپنے چہرے کے تاثرات کو نارمل رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی کہ جانتا تھا ہانیہ فوراً بات دل پر لے لیتی ہے... ہانیہ سے کچھ فاصلے پر بیٹھتے ہوئے حسن نے اس کے جھکے سر کو دیکھا... آج ہانیہ کے لیے نہ جانے کون کونسی باتیں سنی تھیں اس نے... بہت سے لوگوں سے یہ جملہ سننے کو ملا کہ یہ لڑکی اس گھر کے لیے اور حسن کے لیے منحوس ثابت ہوئی ہے... اس کے آنے کے بعد گھر میں کبھی سکون نہیں رہ سکے گا... وہ تو غیر تھے ان کی باتیں تو برداشت کی جا سکتی تھیں... لیکن حسن کی اپنی ماں, بشریٰ بیگم نے اس کے سامنے اس شادی کو لے کر آج جو واویلا کیا حسن وہ کبھی بھول نہیں سکتا تھا... ایک تو اس ایکسیڈنٹ کی ٹینشن.. اوپر سے اماں کی دل دکھاتی باتیں... ہانیہ کے خلاف ان کے دل میں جو زہر تھا اس میں کئی گنا اضافہ ہو چکا تھا... رضا صاحب سے پڑنے والی ڈانٹ کا غصہ بھی انہوں نے حسن پر اپنی بھڑاس نکال کر ختم کیا... یہ جانے بغیر کے ان کی باتوں نے ان کے بیٹے کے دل

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

کو کتنا بوجھل کر کے رکھ دیا ہے...

بہت دیر تک جب وہ اپنی ہی سوچوں میں گم رہا... لیکن پھر گہری سانس بھرتا ہانیہ کی جانب متوجہ ہوا جو اپنے ہاتھوں کو مسل رہی تھی...

"گھونگھٹ اٹھانے کی اجازت ہے...؟؟" حسن نے کچھ توقف کرنے کے بعد اسے مخاطب کیا... ہانیہ نے شرارت بھرے انداز میں لب دانتوں تلے دباتے ہوئے نفی میں سر ہلا دیا... حسن حیران ہوا.. ہاتھ بڑھا کر گھونگھٹ اٹھانا چاہا لیکن ہانیہ نے فوراً اپنا سر پیچھے کی جانب کر لیا...

"تو مطلب آج دیدار نہیں کرنے دو گی...؟؟" حسن کے انداز پر وہ کچھ چونک سی

گئی...اس شرارت کے بدلے وہ بھی حسن سے کسی شرارت کی توقع کررہی تھی کہ وہ زبردستی گھونگھٹ الٹنے کی کوشش کرے گا... لیکن حسن مزید کوشش ترک کرتے ہوئے پیچھے ہٹ چکا تھا...

وہ خاموش سی ہو گئی...البتہ دل میں وسوسے سر اٹھانے لگے تھے...

"جاؤہانی... چینج کرلو... تھک گئی ہو گی تم بھی..." اس کا چہرہ دیکھے بغیر حسن نے کہا... توہانیہ کو حیرت کا دوسرا جھٹکا لگا... کہاں تو وہ ہر وقت اپنی بے تابیوں کی داستانیں سناتا رہتا تھا.. اور کہاں آج یہ سرد اور خاموش سا رویہ...

چند لمحوں بعد ہی وہ اٹھ گئی... بھاری بھر کم لہنگا سنبھالتے ہوئے اس نے واشروم کا رخ

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

کیا... حسن بیڈ پر نیم دراز سا ہو گیا...

ہانیہ جب واشروم سے نکلی تو وہ میک اپ بھی صاف کر چکی تھی... سادگی بھرا وجود...

سادہ سا لباس... چہرے پر سے خوشی کے رنگ بھی ماند پڑ چکے تھے...

"یہاں آؤ ہانی..." حسن کے پکارنے پر وہ نظریں جھکائے اس کی طرف چلی آئی... بیڈ

پر بیٹھی تو حسن نے سائیڈ ٹیبل کے دراز سے کچھ نکالا... وہ گولڈ کی خوبصورت چین

تھی... ساتھ منفرد اور باریک ڈیزائن کا خوبصورت سا لاکٹ...

بغیر کچھ کہے حسن نے چین کی ہک کھول کر ہانیہ کی گردن میں چین پہنادی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"میں جانتا ہوں میرا رویہ تمہیں الجھا رہا ہو گا... لیکن ہانی... آج جو کچھ ہوا اس کے بعد سے میں خود کو نارمل نہیں کر پا رہا... مجھے معلوم ہے کہ آج کے حوالے سے بہت سے خواب ہوتے ہیں لڑکیوں کے... لیکن... میں کیسے بتاؤں تمہیں... بہت عجیب سا محسوس ہو رہا ہے مجھے... سمجھ نہیں آ رہا کہ کسی کے دکھ کو بھول کر کیسے اپنی خوشیوں بھری زندگی کا آغاز کروں..." وہ بے بس سے لہجے میں کہہ رہا تھا... ہانیہ نے الجھتے ہوئے پہلی بار نگاہ اٹھا کر اس کی جانب دیکھا... کچھ کہنے کے لیے لب کھولے لیکن حسن کی پیشانی پر موجود بینڈیج اور گال پر موجود زخم نے جیسے اس کی بولتی ہی بند کر دی چند لمحوں کے لیے...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"حسن... یہ... یہ کیا ہوا آپ کو...؟؟" وہ بوکھلا سی گئی تھی حسن کے چہرے پر زخم دیکھ کر... حسن جو یہ سمجھ رہا تھا کہ ہانیہ کو اس ایکسیڈنٹ کی خبر ہو گی وہ اس کے اس

ردِ عمل پر چونکا... تو گویا ہانیہ کو کچھ بھی نہیں بتایا گیا تھا... تبھی وہ اتنی مطمئین سی بیٹھی تھی پہلے...

"حسن... میں کچھ پوچھ رہی ہوں... یہ چہرے پر... یہ کیسے زخم ہیں حسن... کب ہوا یہ...؟؟ رات کو تو آپ بالکل ٹھیک تھے... ایسا کوئی زخم نہ تھا..." وہ رونے والی ہو گئی تھی ایک دم... کچھ دیر پہلے دل میں جو نرم گرم جذبات ابھر رہے تھے وہ اپنی بے قدری کو رو رہے تھے...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"کچھ نہیں ہوا ہانی... ٹینشن مت لو یار... ایک معمولی سا ایکسیڈنٹ ہوا ہے بس... ریلیکس..." حسن اس کی حالت دیکھ کر مزید پریشان ہو گیا... تبھی اسے تسلی دینے کی کوشش کی...

"کک... کب ہوا ایکسیڈنٹ... مجھے کیوں نہیں بتایا کسی نے... حسن آپ تکلیف سے گزرے اور مجھے اس سب سے بے خبر رکھا گیا... کیوں...؟؟" وہ تڑپتی ہوئی اب حسن کی پیشانی کو چھو رہی تھی... جبکہ آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے...

"ہانی... ریلیکس ہو جاؤ... میں پہلے ہی بہت پریشان ہوں... مزید پریشان مت کرو مجھے... صبر رکھو... سب بتا دوں گا تمہیں..." حسن نے اس کا ہاتھ تھاما...

"پریشان...؟؟ حسن... آپ پریشان ہیں... کک کیوں... آپ تو بڑے سے بڑے معاملات پر بھی پریشان نہیں ہوتے... پھر آج کیوں...؟؟ ایسی کونسی بات ہے جس نے آپ جیسے مضبوط ہمت اور حوصلہ والے شخص کو پریشان کر دیا..." حسن کا رویہ

اسے اس بات کا احساس دلا رہا تھا کہ ایکسیڈنٹ اتنا بھی معمولی نہ تھا جتنا وہ کہہ رہا تھا...

"اپنی چوٹ پر پریشان نہیں ہوں میں ہانی... دکھ مجھے ڈرائیور کی موت پر ہو رہا ہے...

نہ جانے اس کے گھر میں کیا حالات ہوں گے اس وقت... کیا گزر رہی ہو گی اس کی

فیملی پر..." وہ افسردہ لہجے میں کہہ رہا تھا... جبکہ ہانیہ چونکی تھی اس کی بات پر...

"ڈرائیور کی موت...؟؟ یہ... یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ حسن...؟؟" وہ نا سمجھی سے

اسے دیکھے گئی...

"ہاں ہانی... میری کار کا جو ڈرائیور تھا وہ اس ایکسیڈنٹ میں مارا گیا... ایکسیڈنٹ اتنا

شدید تھا کہ ساری گاڑی بھی ٹوٹ پھوٹ گئی... سب کچھ ٹھیک تھا... ہم بھی اپنی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ڈائریکشن میں جا رہے تھے ہال کی جانب... لیکن پتا نہیں کیسے گاڑی کے اسٹیئرنگ پر ڈرائیور کا قابو نہ رہا... پتا ہی نہیں چلا کہ ہمارے ساتھ ہوا کیا... وہ بریک لگانے کی کوشش کرتا رہا لیکن ناکام رہا... اسٹیرنگ خود بخود حرکت کرتا رہا اور ہمارے گاڑی ایک ٹرک سے جا ٹکرائی... ڈرائیور کے سر پر شدید چوٹ آئی جس کے باعث وہ فوراً دم توڑ گیا... میرا بچنا کسی معجزے سے کم نہیں... میں خود حیران ہوں کہ اتنے برے ایکسیڈنٹ میں میں کیسے بچ گیا... وہ بھی کسی شدید چوٹ کے بغیر... لیکن موت کے اتنے قریب دیکھ کر کچھ وقت کے لیے ہی سہی میرا دماغ چکرا کر رہ گیا تھا... وہ منظر ابھی تک نگاہوں سے ہٹ ہی نہیں رہا..." حسن نے دونوں ہاتھوں میں سر تھاما...

جبکہ ہانیہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے اسے دیکھے جا رہی تھی... کانوں میں دور کہیں کوئی آواز ابھر رہی تھی...

"تمہیں حاصل کرنے کے لیے اگر مجھے کسی کی جان بھی لینی پڑی تو میں یہ بھی کر جاؤں گا... پھر چاہے مرنے والا تمہارا شوہر ہی کیوں نا ہو..." سنگین لہجے میں دی گئی یہ دھمکی فقط دھمکی نہ تھی... مطلب اس نے جو کہا وہ کرنے کی کوشش بھی کی... لیکن یہ ہانیہ کی خوش قسمتی تھی یا حسن کا مقدر... کہ حسن بچ گیا لیکن ڈرائیور جان سے چلا گیا...

"حسن... مم... میں نے کہا تھا نا.. کہ وہ کچھ نہ کچھ ضرور کرے گا... آپ نے میری بات نہیں سنی... دیکھا... میں نے آپ کو بتایا بھی تھا کہ وہ بہت خطرناک ہے..." وہ رودی تھی اس بار... حسن نے الجھ کر اسے دیکھا..

"وہ... وہ کون...؟؟" شاید کل رات کی باتیں اس کے ذہن سے نکل چکی تھیں تبھی وہ پوچھ رہا تھا...

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

"وہی... جن زادہ... جس نے مجھے دھمکی دی تھی کہ وہ آپ کو نقصان پہنچانے کی کوشش ضرور کرے گا..." ہانیہ نے جیسے اسے یاد دلانا چاہا... حسن چند پل اسے دیکھے گیا.. پھر ایک دم اس کے چہرے پر بیزاریت چھانے لگی...

"پلیز ہانی... اب تم یہ مت کہنا کہ اسی نے یہ سب کرنے کی کوشش کی... کوئی کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتا... یہ ایکسیڈنٹ ہونا اور آج کے دن ہی ہونا میری قسمت میں لکھا تھا... اور قسمت کا لکھا ہو کر ہی رہتا ہے..." حسن تلخی سے گویا ہوا...

"حسن آپ اس بات کو اتنا ہلکا کیوں لے رہے ہیں... کیوں جھٹلانے کی کوشش کر رہے ہیں... آپ کسی عامل سے رجوع کر کے دیکھیے... اور کچھ نہیں تو وہ آپ کو آپ

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

کی حفاظت کے لیے کوئی تعویذ تو دے گا نا..."ہانیہ جانے کیوں بے چین سی ہو کر رہ گئی تھی...اس کی چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ یہ سب کیا دھرا اس جن زادے کا ہی ہے...

"ہانیہ پلیز اسٹاپ دس نان سینس... تم اچھی طرح جانتی ہو مجھے ان تعویذ گنڈوں پر بالکل یقین نہیں... ہماری زندگی میں جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ صرف اللہ کی مرضی سے ہوتا ہے...کوئی تیسرا بندہ نہ تو ہمیں تکلیف پہنچا سکتا ہے اور نہ ہی کسی تکلیف کا مداوا کر سکتا ہے..."حسن نے اس دیوانی لڑکی کی طرف دیکھا جو آنکھوں میں ہراس لیے اسے تک رہی تھی...

"لیکن حسن..."وہ پھر کچھ کہنے جا رہی تھی...جب حسن بول اٹھا...

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

"ہانی... میں پہلے ہی بہت ڈپریس ہوں... فار گاڈ سیک... چھوڑ دو ان سب باتوں کو... سو جاؤ اب... صبح پھر ایک تھکا دینے والا دن ہمارا منتظر ہے..." ہاتھ اٹھا کر قطعی لہجے میں کہتا حسن لیٹ چکا تھا.. ہانیہ چند لمحے بے بس نگاہوں سے اسے دیکھنے کے بعد خود بھی ایک طرف لیٹ گئی... دل کا خوف کئی گنا بڑھ گیا تھا... جس حسین ترین شادی شدہ زندگی کے خواب اس نے دیکھے تھے کیا یہ تھی شروعات اس زندگی کی...؟؟ دل ٹوٹا تو آنکھوں سے بھی ساون کی جھڑی لگ گئی... بہت دیر تک وہ چپ چاپ آنسو بہاتی رہی... جبکہ حسن اس کی ہلکی ہلکی سسکیوں سے بے چین ہوتا کروٹیں بدلتا رہا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ولیمہ کا دن پر سکون انداز میں گزر گیا... سب کل کے واقعے کو بھول کر مطمئین سے ادھر ادھر جا رہے تھے... ایک وہی تھی جو اداس سی تھی... حسن بھی رات اس کے ساتھ اپنے بی ہیویئر پر شرمندہ سا تھا..

ولیمہ کی تقریب کے بعد ان دونوں کو ہانیہ کے گھر لایا گیا... کچھ وقت باہر چچا چچی اور مہمانوں کے ساتھ گزارنے کے بعد جب وہ ہانیہ کے روم میں آیا تو وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی دوپٹے کو پنوں سے آزاد کروا رہی تھی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

حسن جب کمرے میں آیا تو ہانیہ نے دوپٹے کی آخری پن نکالی... ایک خاموش نگاہ حسن پر ڈالی اور دوپٹا بیڈ پر رکھ دیا... اب وہ بالوں کا جوڑا کھولنے لگی تھی جب حسن اس کی طرف چلا آیا... جانتا تھا وہ ناراض سی ہے...

"اتنی جلدی تھی چینج کرنے کی کہ میرے آنے کا انتظار تک نہیں کیا...میرے لیے سجی ہو اور مجھے ہی دیکھنے کی اجازت نہیں..."اس کا ہاتھ تھام کر پنز اتارنے سے روکا اور اس کی پشت پر کھڑے ہوتے ہوئے آئینے میں اس کا عکس دیکھا...ہانیہ نے نگاہیں اٹھا کر آئینے میں اپنے پیچھے موجود حسن کو دیکھا...اس کی نظریں شکوہ کناں تھیں جس سے حسن کی شرمندگی میں مزید اضافہ ہوا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"آئم سوری..."اس کے قریب ہو ایک بازو اس کی کمر میں حمائل کرتے ہوئے کان میں سرگوشی کی...ہانیہ لب کاٹتی آنسو ضبط کرنے کی کوشش کرنے لگی...ساتھ ہی نظریں بھی جھکا لیں...

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

"کین آئی ہیلپ یو...؟؟" دوبارہ پنز کی طرف بڑھتا اس کا ہاتھ تھام کر اس سے سوال پوچھا... ساتھ ہی وہ خود پنز اتارنے لگا... ہانیہ خاموش کھڑی رہی...

"بہت خوبصورت لگ رہی تھی تم آج... روپ تو کل بھی آیا تھا تم پر... لیکن آج تو شہزادیوں کو بھی مات دے دی تم نے..." لہجے میں ڈھیروں جذبات سجائے حسن کی نگاہیں اس کی لمبی, خوبصورت صراحی دار گردن پر ٹکی تھیں... جوجوڑے کے باعث مزید نمایاں ہو رہی تھی...

"کیا فائدہ اس تعریف کا... جب کرنی چاہیے تھی تب تو کی نہیں..." وہ جس نے خاموش رہنے کا وعدہ کیا تھا خود سے, وہ شکوہ کر ہی گئی تھی آخر... حسن ہنس دیا اس کی بات پر...

"کوئی بات نہیں سویٹ ہارٹ... تم یہ سمجھ لو آج ہماری فرسٹ نائٹ ہے... اور آج ہی سب تعریفیں وصول کرنے کا حق ہے تمہارا...." شرارت سے آنکھ دبا کر کہا گیا تھا... ہانیہ کا چہرہ سرخ پڑنے لگا... مزید ہمت نہ رہی تھی اس کی طرف دیکھنے کی...

حسن نے اس کا رخ اپنی جانب کیا... محبت بھری نگاہیں اس کے چہرے پر ٹکائیں...

"سوری یار... کل کے لیے... کل میں ڈپریشن کا شکار تھا... اسی لیے بس... اتنا اچھا اور قیمتی وقت مس کر دیا میں نے اپنی لائف کا..." اس کے دائیں کان کے جھمکے کو انگلی سے چھوتے ہوئے وہ اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا... ہانیہ اس بار بھی خاموش ہی رہی...

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

"ویسے یہ کمرہ ادھورا سا ہے... مطلب... سجا ہوا نہیں ہے... ہمارا روم تو ابھی بھی ڈیکوریٹڈ ہے... کیا خیال ہے... وہاں چلیں... فرسٹ نائٹ نہ سہی... سیکنڈ نائٹ تو وہاں منا سکتے ہیں ہم...." وہ ابھی بھی شرارت سے بھرپور لہجے میں کہہ رہا تھا... ہانیہ نے خفگی سے بھرپور نگاہیں لیے اسے گھورا.... چہرے کے زاویے بھی بگاڑے...

حسن پھر سے ہنسنے لگا...

"اچھا اچھا ایسے گھورو تو مت... مذاق کر رہا تھا میں... کل کی رات جیسی بھی گزری اسے بھول جاؤ... لیکن ہم اپنی اس نئی زندگی اور اس نئے رشتے کا آغاز ہمارے کمرے سے ہی کریں گے... تاکہ وہاں ان انمول لمحات کی بہت سی یادیں ہوں ہمارے پاس... اور رہی بات تمہاری تعریف میں کنجوسی کی... تو فکر مت کرو... کل کی رات تمہاری تعریفوں کے پل باندھنے کو ہی مختص کر رکھی ہے میں نے... اور اس کے بعد

تم کبھی ڈیمانڈ نہیں کرو گی اپنی تعریفیں کروانے کی..." وہ پھر سے شرارت پر آمادہ

ہوا...ہانیہ جو اس کی باتوں میں اور خوبصورت لہجے میں کھوئی ہوئی تھی اس کی آخری

بات پر نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی...اور جب بات سمجھ آئی تو ڈھیر ساری شرم نے

اسے آن گھیرا...

"بہت برے ہیں آپ حسن..."اس کے سینے پر مکا رسید کرتے ہوئے کہا گیا تھا...

رشتے کی نوعیت بدلتے ہی وہ حسن کو تم سے آپ کہنے لگی تھی...اور حسن کو یہ تبدیلی

اچھی لگی تھی...

"اچھا ہوں یا برا... لیکن اب تو صرف تمہارا ہوں... مکمل طور پر تمہارا...اور ہمیشہ

تمہارا ہی رہوں گا...بس مجھ پر یقین رکھنا..."حسن نے نرمی سے اسے تھام کر اپنے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ساتھ لگایا تھا... ہانیہ نے اس کے سینے پر سر رکھتے ہوئے طمانیت سے آنکھیں موند لیں... جبکہ دور کہیں کھڑکی کے اس پار دو سرخ رنگ نگاہوں نے انہیں اپنے حصار میں لیا تھا... نفرت سے، غصے سے، اذیت سے بھرپور آنکھیں...

اگلا دن طلوع ہوا تو پردے سے چھن کر آتی روشنی چہرے پر پڑنے کے باعث ہانیہ کی آنکھ کھلی... نیند کے عالم میں ہی اس نے ایک بار آنکھیں کھول کر پھر بند کیں... انگڑائی لیتے ہوئے ہاتھ کسی سے مس ہوا تو وہ ایک دم ڈر کر آنکھیں کھول گئی... تیزی سے دائیں جانب دیکھا تو خود اپنے ہی دل کے اس خوف پر ہنس دی... برابر میں حسن موجود تھا... جو گہری نیند سویا ہوا تھا... ہانیہ بے خودی کے عالم میں اس کا چہرہ دیکھے گئی... جہاں ماتھے پر بکھرے بھورے بال اس کی وجاہت کو مزید بڑھا رہے تھے...

حسن کا ایک بازو ہانیہ کے گرد حمائل تھا جس پر سر رکھ کر ہانیہ رات میں سوئی تھی... وہ اس کے بازو سے اٹھ گئی کہ بازو تھک گیا ہوگا... پھر کہنی کے بل نیم دراز سی اسے دیکھنے

لگی...دل نے بے ساختہ خواہش کی تھی اس کے ماتھے پر بکھرے بالوں کو سنوارنے کی...اور وہ بغیر کچھ سوچے سمجھے اس خواہش کو عملی جامہ پہنا گئی...

اپنے بالوں میں کسی کے ہاتھ کی سرسراہٹ کو محسوس کر کے حسن کی نیند ٹوٹی...

مندی مندی آنکھیں کھول کر دیکھا تو مسکراتی ہوئی ہانیہ پر نگاہ پڑی جس کے گال کا ڈمپل اس کی نظروں کو قید کر گیا...

"گڈ مارننگ..."ہانیہ نے اسے آنکھیں کھولتے دیکھا تو بول اٹھی...

"مارننگ..."حسن نے ہاتھ بڑھا کر اسے اپنے اوپر گرا کر خود سے قریب کرتے ہوئے جواب دیا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"اٹھ جایئے جناب... دن چڑھ چکا ہے..." ہانیہ نے شرارت سے اس کی ناک دبائی...

"جب اتنی خوبصورت بیوی آپ کے پہلو میں موجود ہو جس کا ڈمپل آپ کی جان لینے پر تلا ہو تو کس کمبخت کا دل چاہے گا پھر اٹھنے کو..." وہ اس کے بالوں میں منہ چھپانے کی کوشش کر رہا تھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"بری بات ہے حسن... یہ ہمارا گھر نہیں ہے... باہر بہت سے مہمان موجود ہیں... اچھا نہیں لگتا یوں دیر سے اٹھ کر جانا... اٹھ جائیں اب..." وہ خود کو اس کی گرفت سے آزاد کرواتی ہوئی فوراً بیڈ سے اٹھی... باہر ہوتی چھل پہل باقی سب گھر والوں کے

جاگنے کا اعلان کر رہی تھی...

"اف...ایک تو یہ سورج میاں کو بھی کچھ زیادہ ہی جلدی تھی آج طلوع ہونے کی... بندہ یہی سوچ لیتا ہے کہ میاں بیوی کی پرائیویسی میں نہ مخل ہو..." وہ کسلمندی سے کہتا اٹھ گیا... جبکہ ہانیہ اس کی بات پر ہنستی ہوئی فریش ہونے باتھ روم کی جانب بڑھ گئی...

🎀🎀🎀🎀🎀

رات کا وقت ہو چلا تھا... ہانیہ اور حسن اپنے گھر آ چکے تھے... ڈِنر کے بعد کافی کا دور چلا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

توسب لوگ وہیں لاؤنج میں بیٹھے گپ شپ کرنے لگے... حسن کی کزنز نے ہانیہ کو

اپنے گھیرے میں لیا ہوا تھا...اور اسے چھیڑ رہی تھیں... شرارتیں کر رہی تھیں...

جبکہ کچھ ہی فاصلے پر حسن بھی اپنے کزنز کے ساتھ بیٹھا تھا...اس کی نگاہیں بار بار ہانیہ

کی جانب اٹھ رہی تھیں جس کا چہرہ بلش کر رہا تھا.. اور حسن دلچسپی سے اس

خوبصورت منظر کو اپنی نگاہوں میں قید کر رہا تھا...

.

کچھ ہی دیر بعد ہانیہ نے جب حسن کی جانب نگاہ اٹھائی تو حسن نے اسے اوپر کمرے میں

جانے کا اشارہ کیا...ہانیہ نے گھبرا کر جلدی سے نفی میں سر ہلایا...کہ وہ یوں مہمانوں

کے درمیان سے اٹھ کر کیسے روم میں جاتی... حسن نے اسے گھور کر دیکھا...پھر

دوبارہ اشارہ کیا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"چھپ چھپ کے اشارے کرنا کیا...

یوں سرد سی آہیں بھرنا کیا...

چل ساتھ میرے محبوب صنم...

جب پیار کیا تو ڈرنا کیا..."

حسن کے کزن معیز کی نگاہیں ان دونوں پر ہی جمی تھیں... حسن کو یوں اشاروں سے باتیں کرتے دیکھ کر اس کی شرارت کی رگ پھڑکی... تبھی وہ گنگنایا... حسن خجل سا ہو کر رہ گیا جبکہ ہانیہ بھی جھینپ سے گئی...

"لالے... تجھے لائسنس مل گیا ہے اب بھابھی سے بات کرنے کا... تو یوں اشارے کیوں کر رہا ہے آنکھ بچا کر... اگر کمرے میں جانے کا دل چاہ رہا ہے تو اٹھ... ہاتھ پکڑ

بھابھی کا اور لے جا کمرے میں..."معیز نے آنکھ دبا کر کہا تو وہاں سب کا قہقہہ گونج اٹھا... حسن شرمندہ سا ہو گیا...

"نہیں یار... بس ایسے ہی... نیند آ رہی ہے مجھے..." کمزور سے لہجے میں اس نے صفائی دینے کی کوشش کی... جانتا تھا اب وہ لوگ اس کا ریکارڈ لگا دیں گے...

"نیند آ رہی ہے تو سو جاؤ جا کر... بھابھی کو ابھی نیند نہیں آ رہی ہو گی نا... کیوں بھابھی...؟؟" فہد نے بھی شرارتی نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے اپنا حصہ ڈالا...

"سمجھا کرو نا فہد... شادی شدہ لوگوں کی فہرست میں آنے کے بعد بیوی کے بغیر نیند نہیں آیا کرتی... اور ان کی تو شادی ہوئے صرف دو دن ہوئے ہیں... بے چینی، بے

قراری کو قرار کہاں آیا ہو گا ابھی...."نوشاد کی بات پر ایک بار پھر قہقہہ پڑا تھا...

"کم بختو... تم لوگوں کی شادیوں پر میں نے تم لوگوں کو تنگ کیا تھا کیا...؟؟ جو تم لوگ اب میری کلاس لگائے بیٹھے ہو..." حسن کوئی راہ فرار نہ پا کر ان پر ہی چڑھ دوڑا...

"ہاہاہا... تب تم فیڈر پیتے بچے تھے... تمہیں کچھ پتا ہی نہ تھا کہ چھیڑنا کہتے کسے ہیں... لیکن اب ہمیں تو سب پتا ہے میرے یار... تم نے موقع مس کر دیا... لیکن ہم کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے..." نوشاد نے فہد کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر جواب دیا...

حسن اسے گھور کر رہ گیا...

"چلو ٹھیک ہے یار... نیند آ رہی ہے اب مجھے..." حسن نے وال کلاک کی جانب دیکھا

جہاں بارہ بجنے میں پانچ منٹ باقی تھے...

"ہاں ٹھیک ہے... لیکن بھابھی ابھی یہیں رہیں گی... تمہیں اجازت ہے جانے

کی..." معیزاب بھی اسے تنگ کرنا نہ بھولا تھا...

حسن جواب دیئے بغیر سیڑھیوں کی جانب بڑھا... لڑکیوں کے پاس سے گزرتے

ہوئے ایک لمحے کو رکا... ہانیہ کی جانب دیکھا...

"ہانی... ایک گلاس پانی لا دو روم میں..." کہہ کر وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھ گیا...

جبکہ وہاں بیٹھے تمام افراد کے چہروں پر مسکراہٹ بکھر گئی... سب جانتے تھے کہ پانی تو

صرف ایک بہانہ تھا ہانیہ کو روم میں بلانے کا...

کچھ دیر بعد ہانیہ پانی لے کر روم میں آئی تو حسن وہاں موجود ہی نہ تھا...ہانیہ نے متلاشی نگاہیں ادھر ادھر گھمائیں...پانی کا گلاس ڈھک کر سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور بالکونی کی طرف بڑھی.... لیکن وہ وہاں بھی نہ تھا...ہانیہ الجھتی ہوئی کمرے میں واپس آئی...

تبھی باتھ روم کا دروازہ کھول کر حسن باہر نکلا... صرف ٹراؤزر میں ملبوس تھا وہ... شرٹ کے بغیر اس کے مسلز نمایاں ہو رہے تھے... گردن میں ٹاول لٹکا رکھا تھا جس سے وہ بالوں کو خشک کر رہا تھا... تبھی اس کی نگاہ سامنے کھڑی ہانیہ پر پڑی جو اسے یوں شرٹ کے بغیر دیکھ کر بوکھلا سی گئی...اس کے چہرے پر لالی سی چھانے لگی تھی...

حسن شرارتی انداز میں نچلا لب دانتوں تلے دبائے اس کی جانب بڑھنے لگا...

ہانیہ نے اسے اپنی جانب بڑھتے دیکھا تو اس کی سانس تک رکنے لگی... آنے والے لمحات کے بارے میں سوچ کر اس کا دل تیز تیز دھڑکنے لگا... اس نے ہڑبڑا کر حسن کی جانب دیکھا جو قدم قدم اس کی طرف بڑھتا اس کے اور اپنے درمیان کا فاصلہ کم کر رہا تھا... وہ بے ساختہ پیچھے ہونے لگی... چند قدم پیچھے ہوئی تو کمر دیوار سے جا لگی.... اس نے بوکھلا کر دیوار کی جانب دیکھا تبھی حسن نے ایک ہی جست میں سارا فاصلہ طے کیا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"اب کہاں جاؤ گی...؟؟" شرارتی نگاہیں اس پر جمائے وہ مخاطب تھا... ہانیہ کی تو زبان ہی بند ہو کر رہ گئی... کچھ کہنے کی کوشش میں لب پھڑپھڑا کر رہ گئے...

اس نے ایک طرف سے ہو کر نکلنا چاہا لیکن حسن نے اس طرف دیوار پر اپنا ہاتھ رکھ کر

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

راستہ روک دیا...ہانیہ تیزی سے دوسری جانب بڑھی لیکن اس طرف بھی راہیں مسدود کر دی گئیں...اس وقت وہ لب کاٹتی, چہرہ جھکائے حسن کے بازوؤں کے حصار میں تھی... حسن نے اپنی گردن سے تولیہ نکالتے ہوئے ایک بازو اس کی کمر کے گرد حمائل کیا...پھر اپنے اور اس کے درمیان کا چند انچ کا فاصلہ مٹاتے ہوئے اس کی پیشانی پر اپنی محبت کی پہلی مہر ثبت کی...ہانیہ کے وجود میں سرد سی لہر دوڑ گئ... لیکن پیشانی پر لیے گ ئے اس بوسے سے پورے وجود میں سکون سرائیت کر گیا...

"بہت وقت ضائع کر لیا ہانی...اپنی زندگی کی دو اہم راتیں گنوا دیں ہم نے...لیکن آج نہیں...آج یہ سارے گریز ایک جانب رکھ کر اپنے اس خوبصورت رشتے کا آغاز کرتے ہیں...آج کی یہ خوبصورت رات ہماری زندگی کی یادگار رات ہو گی..."اس کے کانوں میں نرم گرم جذبات سے بھرپور سرگوشیاں کی جا رہی تھیں کہ وہ ہر بات

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

بھولنے لگی تھی...اسے یاد تھا تو صرف یہ کہ اس وقت وہ حسن کے ساتھ تھی...اپنی

محبت کے ساتھ...اور ان دونوں کے درمیان ایک جائز رشتہ تھا...میاں بیوی کا

رشتہ...تبھی اس نے بغیر کوئی اعراض برتے خود کو حسن کے حوالے کر دیا...اور

حسن...وہ خود سپردگی کے اس عالم پر فدا ہو گیا تھا...

🖤🖤🖤🖤🖤

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/classicurdumaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

وہ گہری نیند میں تھی جب اسے کچھ عجیب سا احساس ہوا...اسے لگا جیسے اس کی ٹانگ کو

کسی نے زور سے پکڑا ہو...اس سے پہلے کہ وہ آنکھیں کھولتی...یا نیند کے عالم سے باہر

آتی کسی نے اسے زور سے گھسیٹا...وہ بیڈ سے نیچے گری...کمر زمین سے ٹکرائی تھی...

پورے جسم میں شدید درد کا احساس جاگا...لیکن مہلت دیئے بغیر وہ ان دیکھا وجود

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اسے گھسیٹنے لگا... پہلے فرش پر... پھر سڑک پر... پھر کانٹے دار جھاڑیوں پر... وہ چینخ رہی تھی... چلا رہی تھی لیکن سننے والا کوئی نہ تھا وہاں... اس نے آنکھیں کھول کر ادھر ادھر دیکھنا چاہا... لیکن ہر سمت گھپ اندھیرا تھا... صرف یہ محسوس ہو رہا تھا کہ وہ کوئی جنگل تھا... گھنا سیاہ جنگل... جہاں اسے بے دردی سے گھسیٹا جا رہا تھا.. کانٹوں پر گھسیٹے جانے کے باعث اس کا پورا وجود لہولہان ہو گیا... لباس بھی جگہ جگہ سے پھٹ چکا تھا... اس کا وجود کئی بار راستے میں آتے درختوں سے ٹکرایا... سر چکرانے لگا تھا... جسم پھوڑے کی مانند دکھنے لگا... اس کی دلخراش چینخیں سننے والا وہاں کوئی نہ تھا... وہ رو رہی تھی... اونچی آواز میں... کسی کو مدد کے لیے پکار رہی تھی... منہ سے بار بار حسن کا نام برآمد ہو رہا تھا... لیکن حسن اس کی تکلیف سے بے نیاز کمرے میں پرسکون نیند سو رہا تھا... وہ مزاحمت کرتی خود کو چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی... لیکن پکڑنے والے کی گرفت بے حد مضبوط تھی... یونہی گھسٹتے گھسٹتے اس کے ہاتھ کوئی چیز

لگی...پتا نہیں کیا تھا وہ...شاید کسی درخت کا تنا...ہانیہ نے دونوں ہاتھوں سے اسے مضبوطی سے تھاما...وہ غیر مرئی قوت اسے اب بھی کھینچ رہی تھی لیکن ہانیہ نے اپنی پوری طاقت صرف اس درخت کے تنے کو پکڑنے پر لگا دی...کچھ ہی دیر بعد اسے احساس ہوا کہ اس کی ٹانگ آزاد کر دی گئی ہے...وہ سسکتی ہوئی فوراً پیچھے ہوئی...درخت سے ٹیک لگا کر گھٹنوں میں سر دے کر رونے لگی...پھر سر اٹھا کر خوفزدہ نگاہوں سے ارد گرد دیکھا...وہاں کوئی بھی نہ تھا اس کے علاوہ...صرف اونچے لمبے درخت تھے جو اس تاریکی میں خوفناک منظر پیش کر رہے تھے...اس نے روتے ہوئے اپنے بازوؤں اور ہاتھوں کو دیکھا...کانٹوں پر گھسیٹے جانے کے باعث وہاں بے شمار زخم بنے تھے جن میں سے خون رس رہا تھا...اور یہ حال صرف بازوؤں کا ہی نہ تھا...پورا وجود ایسے زخموں سے بھرا پڑا تھا...وہ ہچکیاں لیتی ہوئی بمشکل درخت کا سہارا لیتی اٹھی...چہرہ رگڑ کر آنسو صاف کیے...ایک بار پھر ادھر ادھر دیکھا...خوف سے جان

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

نکل رہی تھی... لیکن اسے گھر پہنچنا تھا.. جلد سے جلد... وہ اندازہ لگاتی ایک جانب

بڑھی... ابھی چند قدم دور پہنچی ہو گی جب کسی نے اسے زوردار دھکا دیا.. وہ منہ کے

بل گری... پیر مڑ گیا تھا... سر کسی شے سے ٹکرایا... حلق سے آواز تک نہ نکلی... بس

چند کراہیں برآمد ہوئیں تھیں.... اس کی پسلی کے قریب کسی نے ٹھوکر رسید کی... وہ

روتے ہوئے تکلیف سے دہری ہونے لگی... یوں لگا تھا جیسے جسم کی سب ہڈیاں ٹوٹ

گئی ہوں... اب تو اٹھنے کی ہمت بھی نہ رہی تھی... یونہی روتے روتے نہ جانے کتنی دیر

ہوئی تھی جب اسے ایک دم روشنی کا احساس ہوا... اس کی آنکھیں چندھیا سی گئیں...

بمشکل آنکھیں کھولیں تو اسے جھٹکا لگا... وہ اپنے اور حسن کے مشترکہ کمرے کے اٹیچ

باتھ روم میں تھی... وہ جنگل ختم ہو چکا تھا... وہ اونچے لمبے, وحشت پیدا کرتے

درخت کہیں گم ہو گئے تھے... ہانیہ جلدی سے اٹھی... لیکن جسم سے اٹھتی ٹیسوں

نے جیسے اسے بے حال کر دیا... دیوار کا سہارا لے کر وہ کھڑی ہوئی... تو نگاہ سامنے نظر

آتے آئینے تک گئی... جس میں نظر آتے اپنے ہی چہرے کو دیکھ کر وہ کانپ اٹھی... منہ

پر ہاتھ رکھ کر اس نے چینخ روکی تھی... جبکہ آنکھوں سے گرم گرم آنسو ابلنے لگے...

چہرے پر بے شمار خراشیں پڑی تھیں جن سے رِستا خون اس کے چہرے کو بھیانک بنا رہا

تھا...اس نے اپنے لباس کو دیکھا...دونوں کندھوں سے، بازوؤں سے، کمر سے پورا

لباس پھٹا پڑا تھا... وہ سسک اٹھی... باتھ روم سے نکل کر کمرے میں آئی تو پیروں

سے بہتا خون فرش کو رنگین کرنے لگا... کمرے میں حسن بلینکٹ اوڑھے پر سکون نیند

سو رہا تھا... ہانیہ کو حیرت ہوئی... اس کی اتنی چینخوں پر بھی حسن کی آنکھ نہ کھلی

تھی...آگے بڑھ کر اس نے حسن کو جگانے کے بارے میں سوچا... تاکہ اسے اپنی

حالت دکھا سکے... اسے بتا سکے کہ یہ سب اس کا خواب نہیں... اس کا وہم نہیں... یہ

سب حقیقت ہے... لیکن پھر کچھ سوچ کر رک گئی... حسن یوں اس حال میں اسے

دیکھے گا تو کتنا پریشان ہو جائے گا... چند دن پہلے بارات کے دن کے اس ایکسیڈنٹ کے

بعد حسن کو اس نے ڈپریشن میں دیکھا تھا... کل ہی تو وہ بمشکل نارمل ہو پایا تھا... اب وہ پھر اسے ٹینشن کیسے دیتی... یہی سوچ کر وہ پیچھے ہٹ گئی...

دوبارہ باتھ روم میں گئی... وہاں اس کا نیا لباس لٹکا تھا... خود کو سنبھالتی وہ شاور لینے لگی... پھٹا ہوا لباس وہیں لٹکا دیا... کہ صبح حسن جب زخموں کے بارے میں پوچھے گا تو ثبوت کے طور پر وہ لباس بھی دکھا سکے گی حسن کو... شاور لینے کے بعد اس نے آئنمنٹ لے کر زخموں پر لگایا... منہ سے سسکاریاں سی بلند ہونے لگیں... جہاں جہاں ہاتھ جا سکتا تھا وہاں اس نے مرہم لگایا... پھر کمرے میں آئی... صوفہ پر بیٹھی تو بار بار وہی مناظر اس کی نگاہوں کے سامنے ابھرنے لگے جو اس کے رونگٹے کھڑے کر دیتے... سوچ سوچ کر وہ پاگل ہونے کو تھی...

اسے خبر ہی نہ ہوئی کہ کب نیند نے اسے آلیا... صبح کسی نے اسے جھنجھوڑا تو اس کی آنکھ کھلی...

مندی مندی آنکھوں سے اس نے سامنے دیکھا جہاں حسن کھڑا تھا...اس کے ہونٹ ہل رہے تھے لیکن ہانیہ کا دماغ اس کے منہ سے نکلتے الفاظ نہیں سمجھ پایا...وہ اٹھ کر سیدھی ہوئی... تبھی منہ سے کراہ نکلی...اس نے بے ساختہ اپنا پاؤں پکڑا...

"ہانی... کیا ہوا...؟" حسن جو پہلے اس سے کچھ پوچھ رہا تھا اس کے کراہنے پر فوراً اس کے نزدیک صوفے پر بیٹھا...پریشان صورت لیے اس سے سوال کیا...

ہانیہ اب اپنے پیر کی جانب دیکھ رہی تھی جو سوج چکا تھا...شاید پاؤں میں موچ آگئی تھی...وہ آنکھوں میں نمی لیے پیر کی طرف دیکھے گئی...

"ہانی میں کچھ پوچھ رہا ہوں... پاؤں پر کیا ہوا...؟؟اور تم یہاں صوفہ پر کیا کر رہی ہو...؟؟اتنا بڑا بیڈ کم پڑ گیا تھا کیا جو یہاں صوفے پر سو رہی ہو...وہ بھی دہری ہو کر...

"اس کا پاؤں تھام کر حسن نے غور سے دیکھا.. پاؤں کو تھامنے پر ہانیہ کے منہ سے سسکاری سی بلند ہوئی...

"حسن پلیز..."بھیگی آواز میں کہتے ہوئے اس نے حسن کی گرفت سے پاؤں آزاد کروانا چاہا...

"ویٹ آمنٹ... پیر میں موچ آئی ہے شاید..."حسن نے کہتے ہوئے اس کے پیر کو ایک جھٹکا دیا...ہانیہ چیخ اٹھی تھی... جان جیسے لبوں پر آ گئی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

"ریلیکس یار..." حسن نے اس کے چہرے کی جانب دیکھا جہاں تکلیف کے آثار نمایاں تھے...

"چوٹ کیسے لگی تمہیں...؟" حسن نے سنجیدہ چہرہ لیے سوال کیا...

اور وہ مناظر یاد کر کے ہانیہ کا دل بھر آیا... حلق میں نمکین سا گولہ پھنسنے لگا... کچھ بولنا بھی محال ہو گیا...

"ہانیہ...رونا بند کرو یار...پلیز...تم سے شادی کرتے وقت خود سے عہد کیا تھا میں نے کہ تمہاری آنکھوں میں آنسو نہیں آنے دوں گا کبھی...اور تم...اس دن سے ہی رو رہی ہو..."حسن کے لہجے میں اس بار اذیت تھی...بات کرتے ہوئے اس نے ہانیہ کے رخساروں سے آنسو پونچھے...وہ نگاہیں جھکا گئی...

"اب کچھ بتاؤ گی...؟؟ کیا ہوا...؟؟ گر گئی تھی کیا...؟؟ مجھے کیوں نہیں بلایا...؟؟ آواز کیوں نہیں دی...؟؟"حسن نرمی سے پوچھ رہا تھا...ہانیہ نے دل کو مضبوط کیا...

"حسن...رات میں پتا نہیں کیا ہوا میرے ساتھ...کسی نے میرے پاؤں کو کھینچتے ہوئے مجھے گھسیٹا...میں بہت چینخی...چلائی...تمہیں بہت بلایا...مدد کی درخواست کی...لیکن میری فریادیں، میری آہیں شاید تمہارے کانوں تک پہنچیں ہی نہیں...

حسن تم سوچ بھی نہیں سکتے کہ مجھ پر کیا گزری... کتنی تکلیف سے گزری ہوں میں... مجھے فرش پر گھسیٹا گیا... پھر سڑک پر... گھنے جنگل میں... جہاں ان گنت جھاڑیاں تھیں... کانٹے دار جھاڑیاں... کانٹے میرے جسم کو چیر رہے تھے... جسم سے جگہ جگہ سے خون رس رہا تھا... میں اذیت کے مارے چیخ رہی تھی لیکن کوئی مداوا کرنے والا نہ تھا... تم میرا یقین نہیں کرتے نا حسن... اسے میرا وہم سمجھتے ہو... یہ... یہ دیکھو میرا چہرہ... میری گردن... میرے جسم پر کوئی ایسی جگہ نہیں جو زخموں سے خالی ہو... یہ میرے ہاتھ... میرے بازو... یہ..." وہ روتے ہوئے بول رہی تھی تبھی اسے اپنی بات ادھوری چھوڑنی پڑی... وہ چونکی... پھر بازو کی آستین اوپر کر کے پاگلوں کی طرح کچھ تلاشنے لگی... ناکام ہو کر دوسرا بازو دیکھا... پھر اپنی شلوار کے پائنچے پنڈلی تک اوپر کیے... وہاں بھی کچھ نہ تھا... کوئی زخم کا نشان نہیں... کوئی خراش تک نہیں... خون رسنا تو دور کی بات تھی...

"حسن... یہ... یہاں.. زخم تھے... بہت سی خراشیں تھیں... کک... کہاں گئیں..." وہ پاگل سی ہونے لگی... بے ساختہ اپنا چہرہ ٹٹول کر دیکھا... پھر تیزی سے اٹھ کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے گئ... پیر کی تکلیف کا احساس بھی نہ رہا تھا اب... آنکھوں میں حیرت اور بے یقینی تھی...اس کا چہرہ بالکل ٹھیک تھا... کوئ زخم کا نشان نہیں تھا وہاں...اس کا باقی جسم بھی بالکل ٹھیک تھا...اب تو درد کا احساس بھی نہ تھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"حسن... یہ سب... حسن مجھے چوٹیں آئیں تھیں... میرا سر بھی درختوں کے تنوں سے ٹکرایا تھا... میرا پورا چہرہ زخموں سے بھرا پڑا تھا... وہ کوئ جنگل تھا حسن... جہاں میں اکیلی..." وہ پریشان سی نہ جانے کیا کہے جا رہی تھی جب اس کی زبان کو بریک

لگے... حسن بہت عجیب نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا... پھر وہ اٹھ کر اس کی طرف چلا آیا...

"حسن بلیو می... میرے ساتھ یہ سب ہوا ہے... اصل میں... یہ میرا وہم نہیں ہے... کوئی خواب بھی نہیں... میں نے اس اذیت کو, اس تکلیف کو محسوس کیا ہے حسن... میں اس گھنے جنگل میں رات کی تاریکی میں بالکل تنہا تھی... میں نے تمہیں بہت آوازیں دیں لیکن تم..." وہ اسے یقین دلانے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی... تبھی حسن اس کے قریب آیا...

"یہ سب کیا ہے ہانیہ... تمہارے کہنے کے مطابق تمہیں رات کے وقت کوئی جنگل میں لے گیا... تمہیں تکلیفیں پہنچائیں... تمہارے پورے جسم پر ان گنت چوٹیں

آئیں... تم نے مجھے آوازیں دیں اور مجھ تک تمہاری کوئی آواز پہنچی نہیں... کوئی تک

بنتی ہے ان سب باتوں کی... پہلی بات تو یہ کہ جنگل کا یہاں ہمارے گھر کے پاس کوئی

نام و نشان تک نہیں... تو تم جنگل تک کیسے پہنچ گئیں... دوسری بات... تمہیں

چوٹیں آئیں تو چند ہی گھنٹوں تک ان چوٹوں کا, ان زخموں کا نام و نشان تک مٹ گیا...

تیسری بات... تم تھیں تو اسی کمرے میں... اور تم جانتی ہو میری نیند بہت کچی ہے...

ذرا سے کھٹکے پر آنکھ کھل جاتی ہے میری... ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ تم مجھے آوازیں دو,

چیخو چلاؤ اور میری آنکھ ہی نہ کھلے... اور پھر یہ بتاؤ کہ تم جنگل میں تھیں تو جنگل سے

واپس کیسے آ گئیں اتنی جلدی... اور آ کر سو بھی گئی... تمہیں جب میں نے اٹھایا تم

یہاں صوفے پر سو رہی تھی... اور تم..." حسن ابھی بات کر رہا تھا جب ہانیہ نے

مضطرب سی ہو کر اس کا ہاتھ تھاما...

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

"حسن... میرا یقین کرو... میں جھوٹ نہیں کہہ رہی... تم میرا یقین کیوں نہیں کرتے... میں.... ایک منٹ... ٹھہرو... میں ابھی تمہیں اپنا لباس دکھاتی ہوں... وہ باتھ روم میں لٹکا ہے... جھاڑیوں اور کانٹوں سے الجھنے کے باعث میرا لباس سارا پھٹ گیا تھا... وہ لباس دیکھ کر تو تمہیں ضرور یقین آئے گا..." وہ لنگڑا کر چلتی ہوئی باتھ روم تک آئی... کھونٹی سے لٹکا اپنا لباس اتارا... حسن بھی اس کے پیچھے چلا آیا... وہ دروازے میں کھڑا تھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"یہ دیکھو... میرا پورا لباس پھٹ چکا تھا... بازوؤں سے، کمر سے... اور..." لباس کو پکڑ کر وہ سیدھا کر رہی تھی... لیکن اسے دیکھتے ہی اسے جھٹکا لگا... وہ بے یقینی سے لباس کو دیکھے گئی... پھر جلدی سے اسے ادھر ادھر پلٹنے لگی...

"یہ... کک... کیسے ہو سکتا ہے... مم... میں نے خود اسی باعث لباس بدلا تھا... ایسا نہیں ہو سکتا..." وہ بڑبڑاتی ہوئی کئی بار لباس الٹ پلٹ کر چکی تھی جب حسن نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ سے قمیض پکڑی... اسے غور سے دیکھا... لیکن لباس بالکل صحیح سلامت تھا...

"پاگل مت بنو ہانی... روز بروز تمہاری ذہنی حالت خراب ہوتی جا رہی ہے... آخر کیوں تم یہ سب خیالات اپنے ذہن سے نہیں نکالتی... فار گاڈ سیک... بھول جاؤ سب... یہ سب خیالات پاگل کر دیں گے تمہیں... دیکھو... کوئی چوٹ نہیں لگی تمہیں... لباس بھی بالکل ٹھیک ہے... پھر بھی تم یقین کرنے کو تیار نہیں کہ یہ سب صرف تمہارا خواب تھا یا کوئی وہم... خدارا رحم کرو اپنے حال پر بھی اور مجھ پر بھی..."

حسن اب جھنجھلا سا گیا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"حسن... یہ میرا وہم نہیں ہے..." وہ کمزور سے لہجے میں بولی... حسن نے بے بسی

سے اسے دیکھا...

"اچھا چلو ریلیکس ہو جاؤ... پاؤں پہ پہلے ہی چوٹ لگی ہے تمہیں.... پیر مزید متاثر ہو

گا... ادھر آکر بیٹھو... آرام کرو... میں ذرا فریش ہو لوں... پھر ناشتہ کر کے کہیں باہر

چلتے ہیں... تمہارا مائنڈ فریش ہو گا تو ذہن سے یہ سب خیالات بھی نکل جائیں گے...

طبیعت میں بہتری محسوس کرو گی تم..." حسن نے اس کی بگڑتی حالت دیکھ کر لہجے میں

نرمی پیدا کی... پھر اسے کندھوں سے تھام کر سہارا دیتا ہوا بیڈ تک لے آیا... جبکہ وہ

کنفیوژ سی یہی سوچتی رہ گی کہ رات میں جو ہوا وہ سب واقعی کوئی خواب تھا یا حقیقت...

دل ودماغ یہ بات ماننے سے ہی انکاری تھے کہ یہ اس کا وہم ہے... وہ سچ تھا...سب کچھ سچ...

وہ کوئی حویلی تھی غالباً... کوئی بہت بڑا گھر...راہداریاں ہی راہداریاں تھیں وہاں... جیسے بہت سے گھروں کی چھتیں ایک دوسرے سے جڑی ہوتی ہیں ویسے ہی اس حویلی کی چھت تھی...جہاں چار سو پتے ہی پتے بکھرے تھے...خشک پتے...جیسے خزاں کے موسم میں درختوں کے تمام پتے جھڑ کر زمین کو اپنی چادر میں چھپا لیتے ہیں... ویسے ہی اس حویلی کی چھت بھی خشک اور زرد پتوں میں چھپی تھی...وہ اکیلی اس حویلی کی چھت پر ننگے پیر ادھر سے ادھر بھاگتی پھر رہی تھی...جیسے کسی کو تلاش کر رہی ہو...زرد پتے اس کے قدموں تلے آکر چرمرا رہے تھے...آواز پیدا کر رہے تھے...لیکن وہ ان پتوں کی آواز سے بے نیاز تھی...اس کے انداز میں اضطراب تھا,

بے چینی تھی...

وہ ایک وسیع چھت سے گزر کر اگلی چھت پر آئی... وہاں سیڑھیاں بنی تھیں... وہ تیزی سے سیڑھیاں اتری... نگاہیں کچھ تلاش کر رہی تھیں... لیکن پھر مایوس لوٹ آئیں... سیڑھیاں اتر کر سامنے پھر ایک وسیع و عریض چھت تھی... جو ویسے ہی خشک پتوں سے ڈھکی تھی... وہ ان پتوں پر چلتی ہوئی پھر آگے بڑھی... آگے پھر سیڑھیاں تھیں... وہ ان سیڑھیوں پر چڑھتی چلی گئی... سامنے بہت سی راہداریاں بنی تھیں... جہاں ایک راہداری میں سرخ گلاب کے پھول ہی پھول بکھرے تھے... اس راہداری کی دونوں اطراف بہت سی مشعلیں روشن کر کے رکھی گئی تھیں... جیسے کسی نے اس راہ کو فقط اس کے لیے سجایا ہو... ان پھولوں کو اور اس سجاوٹ کو دیکھ کر اس کے لبوں پر بہت خوبصورت مسکان ابھری... چہرہ چمک اٹھا تھا... وہ مسرور سی اپنے

ننگے پیر نرمی سے ان پھولوں پر رکھتی آگے بڑھنے لگی... جیسے جیسے وہ آگے بڑھ رہی تھی ویسے ویسے سامنے سجی مشعلیں خود بخود روشن ہوتی جارہی تھیں... اوراس کی خوشی کومزید بڑھارہی تھیں...

اس لمبی راہداری کا اختتام ایک بڑے سے دروازے پر ہوا... دروازے پر چند الفاظ لکھے تھے... اس نے آنکھیں سیکڑ کر ان الفاظ کو پڑھنے کی کوشش کی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com

"WeLComE To My WorLd Hania"

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

وہ الفاظ تھے یا کوئی جادو... جو ہانیہ کے پورے وجود پر ایک سحر ساطاری کر گئے...

اس نے دروازہ کھولا... گمان تھا کہ دروازے کے اس پار کوئی کمرہ ہو گا... لیکن اس کی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں...سامنے انتہائی خوبصورت منظر تھا...رات کا وقت...

سامنے آسمان پر چاند کا بڑا سا تھال تھا... جس نے اپنی دودھیا روشنی سے ہر چیز کو روشن

کر رکھا تھا...کافی دور ایک جھیل تھی جس میں چاند کا عکس نظر آرہا تھا اور یوں محسوس

ہو رہا تھا جیسے زمین پر دو چاند اتر آئے ہوں...اس جھیل کے درمیان ایک بہت

خوبصورت پلرز پر کھڑی چوکور چھت تھی جس سے سفید رنگ کی روشنیاں سی پھوٹ

رہی تھیں...اس جگہ سے دروازے تک ایک لمبی اور پتلی سی سڑک بنی تھی...جس

کی چوڑائی اتنی تھی کہ اس پر بیک وقت فقط دو لوگ گزر سکتے تھے...اس سڑک کے

دونوں اطراف بھی روشنیاں تھیں جیسے بہت سے جگنو ترتیب سے وہاں ڈیرہ جمائے

بیٹھے ہوں...وہ کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں چلتی ہوئی آگے بڑھنے لگی....دروازہ پار

کرتے ہی اس کا لباس بدل چکا تھا... سفید پریوں کے سے لباس میں وہ کوئی شہزادی

معلوم ہو رہی تھی...اوپر سے چہرے کی الوہی مسکان اس کے حسن کو مزید بڑھا رہی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

تھی...وہ جگنواڑ کر اب اس کے گرد منڈلانے لگے... لیکن وہ سیدھ میں دیکھتی آگے بڑھتی گئی...

جھیل کے اطراف میں درخت ہی درخت تھے جو اس نیم اندھیرے اور چاند کی چاندنی میں خاصے ہیبت ناک محسوس ہو رہے تھے... لیکن آج اسے بالکل خوف محسوس نہ ہو رہا تھا...یونہی چلتے چلتے وہ اس چھت کے قریب آن رکی...وہاں ایک بینچ موجود تھا... جس پر کوئی وجود بڑی شان سے براجمان تھا...اس کی ہانیہ کی جانب پشت تھی...ہانیہ چمکتا چہرہ لیے اس کی پشت کو دیکھے گئی...

"میں آگئی..."خوشی سے بھرپور لہجے میں بتایا گیا تھا...

اس کی بات سن کر چندپل کے توقف کے بعد وہ وجود اٹھا...

"تمہیں آنا ہی تھا ہانیہ... میں نے کہا تھا نا... کہ تم ایک دن ساری دنیا کو چھوڑ کر میرے پاس آؤ گی... خود اپنی مرضی سے..." وہ طلسماتی آواز گونجی تھی... جس نے ہانیہ کے دل کو اپنے سحر میں جکڑا تھا... ہانیہ چونکی تھی اس آواز پر...

"تت... تم..." وہ ایک دم خوف سے لرز کر رہ گئی... دو قدم پیچھے لیے تھے... تبھی وہ وجود اس کی جانب مڑا... ہانیہ کے منہ سے چینخ نکلی...

وہ ایک دم اٹھ کر بیٹھی... سانس انتہائی تیز چل رہا تھا... پورا وجود پسینے سے شرابور تھا... اس نے خوفزدہ نگاہوں سے ارد گرد دیکھا... وہ سارا منظر غائب ہو چکا تھا... وہ

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

چاند، وہ جگنو، وہ طلسماتی ماحول... کچھ بھی تو نہ تھا... وہ اپنے کمرے میں موجود تھی... اس سے کچھ ہی فاصلے پر حسن گہری نیند سو رہا تھا... ہانیہ نے گہرا سانس لیا... پھر سائیڈ ٹیبل پر پڑے جگ سے گلاس میں پانی انڈیلا اور ایک ہی سانس میں سارا پانی ختم کر گئی...

نیند خراب ہو چکی تھی... اب سو پانا مشکل تھا... ایک نظر حسن پر ڈال کر وہ کمبل ہٹاتی اٹھی اور کھڑکی میں جا کھڑی ہوئی... بکھرے بال تھے اور پریشان صورت... بار بار لب کاٹتی وہ اپنے اضطراب کو کم کرنے کی کوشش کر رہی تھی...

چھ ماہ ہو چکے تھے ان کی شادی کو... اور پچھلے دو ماہ میں دس سے پندرہ بار وہ یہ خواب دیکھ چکی تھی... ہر بار ایک ہی منظر... ایک ہی حویلی... وہی وسیع و عریض چھتیں،

وہی راہداریاں...کچھ بھی تو نہ بدلہ تھا...ہاں لیکن آج خواب کا زیادہ حصہ نظر آیا تھا

اسے...پہلے وہ صرف دروازے تک پہنچتی اور خواب ٹوٹ جاتا... لیکن آج...آج

اس نے دروازے کے پار کا وہ منظر بھی دیکھ لیا...خواب میں وہ اس بڑے سے گھر کے

مختلف پورشنز سے گزرتی ہوئی نہایت مطمئین تھی...یوں جیسے اس کا اپنا گھر ہو...

جیسے اس کی ملکیت ہو وہ گھر... جبکہ آج تک ہانیہ نے وہ گھر, وہ حویلی اصل میں نہ

دیکھی تھی...اور جو چیز, جو جگہ اصل میں دیکھی ہی نہ ہو بھلا وہ خواب میں کیوں نظر

آتی تھی...اور ایک بار نہیں بار بار ہانیہ نے یہ گھر خواب میں دیکھا... کیا تعلق تھا اس

حویلی کا ہانیہ کی ذات سے...وہ الجھ رہی تھی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ان چھ ماہ میں وہ کافی بدل چکی تھی...اور بھی بہت سے الٹے سیدھے خواب نظر آتے

تھے اسے...لیکن وہ اب حسن کو کچھ نہیں بتاتی تھی...جانتی تھی وہ کبھی یقین نہیں

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

کرے گا... تبھی ہر بات اپنے تک محدود رکھنے لگی... پہلے کی نسبت کافی خاموش بھی

ہو گئی... اکثر رات میں وہ ڈر جاتی... کبھی کبھار دن میں بھی اپنے کمرے میں آنے سے

خوفزدہ ہو جاتی... لیکن اس بارے میں بھی گھر میں کسی سے کبھی ذکر نہ کیا... حسن

مطمئین ہو چکا تھا کہ ہانیہ کی حالت میں بہتری آچکی ہے... لیکن اس بات سے بے خبر

تھا کہ اس کی حالت سنبھلنے کی بجائے آہستہ آہستہ بگاڑ کی طرف جا رہی ہے... تائی جی کا

رویہ بھی کافی بہتر ہو چکا تھا ہانیہ سے... جب ہانیہ نے پورے گھر کا انتظام سنبھال لیا تو

تائی جی کو بھی اپنے دل کا میل صاف کرنا ہی پڑا... بظاہر ان کی زندگی مطمئین تھی...

لیکن اندر ہی اندر ہانیہ کا دل ہر وقت ڈرتا رہتا... کسی انہونی کے خیال سے... آج بھی

اس کے ساتھ کچھ عجیب و غریب واقعات ہوتے تھے... لیکن وہ خود ہی ڈرتی رہتی...

اپنے آپ کو تسلیاں دیتی رہتی... خود کو مضبوط بنانے کے جتن کرتی... لیکن حسن یا

باقی سب گھر والوں کے سامنے لب سیئے رکھتی... کہ کہیں سب اسے پاگل ہی نہ سمجھنے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

لگ جائیں...

🖤🖤🖤🖤🖤

وہ سب ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھے ڈنر کر رہے تھے... حسن اور ہانیہ ٹیبل کی دائیں سائیڈ پر تھے جبکہ بشریٰ بیگم, رضا صاحب اور محسن بائیں جانب بیٹھے تھے... کھانا کھاتے کھاتے حسن نے نگاہ اٹھا کر سب کے چہروں سے ان کے مزاج کا اندازہ لگانا چاہا... خوشگوار ماحول تھا...اور سب کے موڈ بھی کافی بہتر تھے...

"آہم آہم..."اس نے کھنکار کر سب کو اپنی جانب متوجہ کیا...

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

"بابا...ایک ضروری بات کرنی تھی آپ سے..."وہ رضا صاحب سے مخاطب ہوا...

رضا صاحب جو محسن سے اس کی یونیورسٹی اور پڑھائی کے بارے میں کچھ پوچھ رہے تھے چونک کر اس کی طرف متوجہ ہوئے..

"ہاں کہو بیٹا... کیا بات ہے...؟؟"انہوں نے سر ہلاتے ہوئے اجازت دی... حسن نے ایک نظر برابر میں بیٹھی ہانیہ پر ڈالی جو سر جھکائے پلیٹ میں چمچ سے چاول ادھر ادھر پلٹ رہی تھی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"بابا...وہ...ایکچوئلی...میری کمپنی مجھے کراچی شفٹ کر رہی ہے...بس اسی بابت بات کرنی تھی آپ سے..."اس نے دھیمے سے لہجے میں کہا...مبادہ کہیں ڈانٹ ہی نہ پڑ جائے...

"کراچی شفٹ کر رہی ہے... مگر کیوں...؟؟ یہاں کام کرنے میں کیا قباحت ہے..." رضا صاحب نے بغور اس کا چہرہ دیکھا... باقی سب بھی حسن کی جانب متوجہ ہو چکے تھے...

"بابا... اصل میں کمپنی کراچی میں ایک نیا پراجیکٹ شروع کر رہی ہے.... تو وہاں کے آفس میں انہیں کسی قابل بندے کی ضرورت ہے... میری صلاحیتوں کو دیکھتے ہوئے انہوں نے مجھے وہاں بھیجنے کے بارے میں سوچا ہے... صرف دو سال کی بات ہے بابا... وہاں مجھے رہائش بھی مل رہی ہے... کمپنی کی طرف سے گاڑی بھی... اور میری انکم میں بھی اضافہ ہو گا... صرف اتنا ہی نہیں بلکہ میری پروموشن بھی ہو گی... یہ ایک گولڈن آفر ہے میرے لیے... آپ جانتے ہیں نا کہ میرے کیریئر کا آغاز ہے یہ...

اور میں بہت آگے تک جانا چاہتا ہوں...تو یہ موقع مجھے بہترین لگ رہا ہے اپنے کیریئر

کے لیے...اسی لیے سوچا آپ سب سے مشورہ کر لوں...اگر آپ کی اجازت ہو تو پھر

ہی کمپنی سے کوئی بات کروں..." وہ خاصا پرجوش لگ رہا تھا...رضا صاحب اس کی

بات پر سوچ میں پڑ گئے...

"ہرگز نہیں...ارے دو ہی تو پتر ہیں میرے...تم بیاہ کریوں میلوں دور جا کر بیٹھ جاؤ

ہم سے...نہ ہم تمہیں دیکھ سکیں نہ تم ہمیں...بالکل نہیں...صاف انکار کر دو

حسن...کام کرنا ہے تو یہیں کر و لاہور میں رہ کر...بس..." بشریٰ بیگم نے صفاچٹ

انکار کر دیا اس بات پر...حسن انہیں دیکھ کر رہ گیا...

"ارے چپ کرو بشریٰ...اب وہ کوئی ٹین ایج لڑکا نہیں ہے...ماشاءاللہ سے شادی

شدہ ہے... کل کو اولاد بھی ہو جائے گی... اسے اپنی ذمہ داریاں سمجھنے دو... اس قابل ہو لینے دو کہ وہ اپنی زندگی کے اہم فیصلے خود لے سکے..." رضا صاحب نے قدرے سخت انداز اختیار کیا...

"لیکن رضا صاحب... ایسے کیسے میں اپنے بچے کو خود سے جدا کر کے اتنی دور..."

بشریٰ بیگم منمنا کر رہ گئیں جب رضا صاحب نے ہاتھ اٹھا کر انہیں خاموش رہنے کا اشارہ کیا...

"مجھے بات کرنے دو پہلے حسن سے..." ان کے کہنے پر بشریٰ بیگم منہ کے زاویے بگاڑتیں خاموش ہو گئیں...

"ہاں تو برخوردار... تم بتاؤ... تم کیا چاہتے ہو...؟؟میرا مطلب... تم راضی ہو جانے کے لیے...؟؟"رضا صاحب نے اس کی خواہش جاننی چاہی...

"بابا... سچ پوچھیں تو آپ لوگوں سے دور تو میں بھی نہیں جانا چاہتا... لیکن اگر اپنے مستقبل کے بارے میں سوچوں تو یہ موقع مجھے بہترین لگ رہا ہے... مجھ سے سینئیرز بھی موجود ہیں آفس میں... لیکن باس نے ان کی بجائے مجھے چنا ہے اس پروجیکٹ کے لیے... ہو سکتا ہے یہ موقع میری قسمت کا ستارہ چمکا دے..."حسن نے سر جھکاتے ہوئے جواب دیا...

"ہمم..."رضا صاحب ہنکارا بھر کر خاموش ہو گئے...

پھر چند لمحے کچھ سوچا...اور ہانیہ کی طرف دیکھا...

"ہانیہ کے بارے میں کیا سوچا ہے تم نے...؟؟" ہانیہ کے دل کی بات انہوں نے پوچھ ڈالی تھی...

"مجھے فیملی ساتھ لے جانے کی آفر بھی ہوئی ہے...وہاں مجھے اور میری فیملی کو رہنے کے لیے ایک گھر دیا جائے گا... تمام بنیادی سہولیات بھی ملیں گی...اب یہ ہانیہ کی اور آپ لوگوں کی مرضی ہے... جیسے آپ سب کہیں گے ویسے ہی کر لوں گا...اگر یہ میرے ساتھ جانا چاہے تب بھی ٹھیک...اگر یہیں آپ لوگوں کے ساتھ رہ سکتی ہے تو بھی بہتر..." حسن نے فقط ان کا دل رکھنے کی خاطر یہ سب کہا تھا ورنہ اس کا دل تھا کہ ہانیہ بھی اس کے ساتھ ہی جائے...

"دیکھو بیٹا... تم سمجھدار ہو... اور اب شادی شدہ بھی... ہم لوگوں نے کبھی بھی تم پر یا

محسن پر اپنے فیصلے مسلط کرنے کی کوشش نہیں کی... شادی ایک بہت بڑی ذمہ داری

ہے... جس کے بعد انسان کو چونچلے چھوڑ کر پریکٹیکل لائف میں سنجیدہ ہونا پڑتا ہے...

مجھے خوشی ہے کہ تم ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے مستقبل کے بارے میں

سوچ رہے ہو... اگر یہی موقع تمہاری ترقی کی سیڑھی بنتا ہے تو ہم کبھی بھی تمہاری

ترقی کی اس راہ میں رکاوٹ نہیں بنیں گے... باقی رہی بات ہانیہ کی... تو ابھی تم دونوں

کی نئی نئی شادی ہے... بمشکل چھ ماہ ہوئے ہیں شادی کو... ایسے میں تم وہاں رہو یہ

یہاں... یوں الگ الگ رہنا کچھ مناسب نہیں لگتا... تو بہتر ہے کہ تم ہانیہ کو بھی ساتھ

ہی لے جاؤ... فقط دو سالوں کی بات ہے... ان دو سالوں میں کبھی تم اور ہانیہ یہاں کا

چکر لگا لینا... کبھی ہم وہاں آ جائیں گے... دو سال بھی آخر گزر ہی جائیں گے... ہم

بس اپنے بچوں کو خوش دیکھنا چاہتے ہیں... اور اس خوشی کے لیے اگر کچھ عرصہ کی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

دوری برداشت کرنا بھی پڑے تو میرے خیال میں یہ گھاٹے کا سودا ہرگز نہیں ہے...

کیوں بشریٰ بیگم..."رضا صاحب نے نرمی سے کہتے ہوئے آخر میں بشریٰ بیگم کو

دیکھا...جنہوں نے فقط ایک خفا سی نظر ان پر ڈالنے پر ہی اکتفا کیا تھا...

"بہت شکریہ بابا...آپ نے بہت بڑا بوجھ ہلکا کر دیا میرے سر سے...ورنہ میں کل

سے اس بارے میں سوچ سوچ کر پریشان تھا کہ آپ کو اور اماں کو کیسے مناؤں گا...

تھینک یو سو مچ..."حسن کے ایکسائیٹڈ ہونے پر رضا صاحب مسکرا دیئے...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ دروازہ ناک کرتا باس کی اجازت سے ان کے کیبن میں داخل ہوا...وہاں اس کے

باس اسد بیگ کے علاوہ ایک اور شخصیت بھی موجود تھی... حسن نے زیادہ دھیان نہیں دیا اس کی طرف...

"سر... کچھ بات کرنی تھی آپ سے... اگر آپ فری ہیں اس وقت تو..." حسن نے ایک نگاہ اسد بیگ کے سامنے بیٹھے اس شخص پر ڈالی... اور اسے اعتراف کرنا پڑا تھا کہ وہ جو بھی تھا انتہائی خوبرو اور دلکش شخصیت کا مالک تھا... رنگت انتہائی سفید تھی... سبز رنگ آنکھیں جن میں ایک خاص چمک آنکھوں کو مزید دلکشی عطا کر رہی تھی... بھورے بال جیل سے سیٹ کیے گئے تھے... تھری پیس سوٹ میں ملبوس وہ شخص شاہانہ انداز میں بیٹھا تھا... اس کے ہر انداز سے اس کی امارت ظاہر ہو رہی تھی... ایک عجیب سی کشش تھی اس کے وجود میں... کہ حسن بھی متاثر ہو کر رہ گیا...

"ہاں کہو حسن..."اسد بیگ کے مخاطب کرنے پر حسن ان کی جانب متوجہ ہوا...

"سر...آپ نے ٹرانسفر کی بات کی تھی مجھ سے...تو میں راضی ہوں کراچی جانے کے لیے...آپ مجھے بتادیجیے گا کہ کب جانا ہے..."حسن نے جواب دیا...اس کے ساتھ ہی اس نے واضح محسوس کیا تھا کہ اس کی بات پر پہلے بے نیاز سا بیٹھا وہ خوبرو شخص ایک دم چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا تھا...پھر اس کے لبوں پر بڑی پراسرار سی مسکراہٹ نے اپنی جھلک دکھائی...چہرے کی چمک میں بھی اضافہ ہوا تھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"بہت خوب حسن...مجھے تم سے یہی امید تھی...اگلے ہفتے تمہیں جانا ہے کراچی...بائے داوے...فیملی بھی ساتھ لے کر جا رہے ہو...؟؟ یا اکیلے...؟؟ ہمیں ابھی بتادو تاکہ اسی حساب سے ہم تمہاری رہائش کا بندوبست بھی کر سکیں..."اس کی بات پر اسد

بیگ بھی ایک دم بے تحاشا خوش ہوئے.... حسن الجھ سا گیا... کہ اتنا خوش ہونے والی کونسی بات ہے اس میں...

"سر میں اور میری وائف ہوں گے... ہم دونوں ہی جائیں گے بس..." سوچوں کو جھٹکتے ہوئے حسن نے انہیں جواب دیا... اس سے کچھ فاصلے پر بیٹھے اس شخص کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی... وہ پین ہاتھ میں پکڑے انگلیوں کی مدد سے اسے گھما رہا تھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"اوکے... ایک دو دن میں تمہیں فائنل ڈیٹ بتا دی جائے گی... اور بکنگ بھی ہو جائے گی... تب تک یہاں کے جو چند کام ہیں تمہارے ذمے انہیں مکمل کر لو تم..." اسد بیگ کے کہنے پر وہ سر ہلاتا ان کے کیبن سے نکل آیا...

اس کے جانے کے بعد اسد بیگ نے فاتحانہ نگاہوں سے سامنے بیٹھے اس شخص کی جانب دیکھا...جو آنکھوں میں جنون خیز چمک لیے اسد بیگ کی طرف ہی دیکھ رہا تھا...لبوں کی پراسرار مسکراہٹ بدستور قائم تھی...

"لیجیے اشھب ہمدانی صاحب...آپ کا کام تو ہو گیا...وہ جانے کے لیے راضی بھی ہو چکا ہے...اور اس کی وائف بھی اس کے ساتھ ہی ہو گی...رہائش ان کی وہیں ہو گی جہاں آپ نے کہا..."اسد بیگ نے اشھب ہمدانی کو مخاطب کیا...لہجے میں بے تحاشا خوشی کی جھلک تھی...

"آپ نے ہمارا کام کیا ہے تو آپ کا کام بھی جلد ہو جائے گا...آپ کی رقم آپ کے

اکاؤنٹ میں پہنچ جائے گی...اگلے ہفتے وہ دونوں کراچی پہنچ جانے چاہئیں..."اشہب ہمدانی کی آواز کیبن میں گونجی...انتہائی خوبصورت مردانہ آواز...اور آواز سے جھلکتا رعب...اسد بیگ جیسا خرانٹ اور تیز طرار آدمی بھی اس کے سامنے دبتا ہوا سا محسوس ہو رہا تھا...

"اب تک آپ کی مانی ہے...تو آئندہ بھی مانیں گے...ویسے ایک بات مجھے سمجھ میں نہیں آئی کہ ہماری کمپنی میں اتنے قابل لوگ موجود ہیں...پھر آپ نے حسن رضا کو ہی کیوں چنا...اور ان کی رہائش کے لیے وہی حویلی کیوں...؟؟ کراچی میں اور بھی تو بہت سی جگہیں ہیں رہنے کے لیے...اور اس کے کراچی جانے میں بھلا آپ کو کیا فائدہ ہو سکتا ہے جو اتنی خطیر رقم کے بدلے آپ یہ کام کروا رہے ہیں مجھ سے..."اسد بیگ نے آنکھیں سیکڑ کر اشہب ہمدانی کو دیکھا...

"جب کسی انسان کو مفت میں آم مل رہے ہوں تو اسے صرف آم کھانے سے مطلب ہونا چاہیے... گٹھلیاں گننے میں اپنا وقت اور انرجی کیوں ضائع کر رہے ہیں آپ...؟؟" اشہب ہمدانی کی بات پر اسد بیگ گڑبڑا کر رہ گئے... اس کا لہجہ صاف صاف یہ بات جتا رہا تھا کہ یہ اس کا ذاتی معاملہ ہے... اور اسد بیگ اس معاملے میں مداخلت نہ ہی کرے تو بہتر ہے...

"خیر... میں چلتا ہوں اب... آپ کی اور میری کمٹمنٹ بس یہیں تک تھی... شام تک آپ کی رقم آپ کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر ہو جائے گی..." اشہب ہمدانی اٹھا... اسد بیگ نے بھی کھڑی ہو کر الوداعی مصافحے کے لیے ہاتھ بڑھایا... اشہب نے فقط ایک نگاہ اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ پر ڈالی... پھر ہاتھ ملائے بغیر کوٹ جھٹک کر سیدھا کرتے

ہوئے کیبن سے نکل گیا جبکہ اسد بیگ بڑبڑاتے ہوئے کرسی پر بیٹھ گئے...

وہ اسد بیگ کے کیبن سے نکل رہا تھا جب نظر سامنے ٹیبل کے پیچھے بیٹھے حسن پر پڑی... ایک طنزیہ مسکراہٹ نے اشہب ہمدانی کے لبوں کو چھوا... آنکھوں میں استہزاء کا رنگ غالب تھا... بے نیازی سے متوازن چال چلتا ہوا وہ لفٹ کا بٹن پریس کرتا اندر داخل ہوا... لفٹ بالکل خالی تھی... دروازہ بند ہوتے ہی اس نے لفٹ کی دیواروں کی جانب دیکھا... اگر کوئی عام انسان لفٹ میں موجود ہو تو دیواروں میں اس کا عکس نظر آتا ہے... کہ لفٹ کی دیواریں کسی آئینے کی مانند نظر آتی ہیں... لیکن اس وقت وہاں اشہب کا عکس نظر نہیں آرہا تھا... جس جگہ وہ کھڑا تھا عکس میں وہ جگہ خالی دکھائی دے رہی تھی...

لبوں پر مسرور سی مسکراہٹ سجائے اس نے دیوار پر انگلی سے ٹچ کیا... اگلے ہی لمحے

وہاں ہانیہ کی خوبصورت تصویر جگمگا رہی تھی... تصویر میں اس کے چہرے پر بھی

مسکراہٹ تھی...

"بہت کم وقت رہ گیا ہے تمہاری اور میری روبرو ملاقات ہونے میں... بس کچھ دن

اور... میرا انتظار ختم ہونے کو ہے..." دلچسپی سے اس تصویر کو دیکھتے ہوئے اس نے

سرگوشی کی تھی... اس کی آنکھوں کا سبز رنگ تبدیل ہو کر سرخی میں ڈھلنے لگا....

پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ تصویر مٹ گئی... لفٹ بھی رک چکی تھی... وہ آنکھوں پر گاگلز

چڑھاتا مضبوط قدموں سے چلتا لفٹ سے نکل کر ایک جانب بڑھ گیا...

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

"اداس ہو...؟؟"وہ ٹرین میں بیٹھے کراچی کی جانب محوِ سفر تھے جب حسن نے اپنے کندھے پر سر رکھ کر بیٹھی ہانیہ سے پوچھا...رات کا تیسرا پہر چل رہا تھا لیکن دونوں کو ہی نیند نہ آرہی تھی...ہانیہ نے ایک نظر اس کی جانب دیکھا...پھر نفی میں سر ہلاتی سیدھی ہو بیٹھی...

"نہیں...اداس تو نہیں ہوں...بس یونہی...بے چینی سی محسوس ہو رہی ہے...پہلے کبھی گھر والوں سے اتنی دور نہیں گئی نا...شاید اسی لیے...دل گھبرا رہا ہے یہ سوچ سوچ کر کہ دو سال کیسے رہوں گی سب کے بنا..."وہ دھیمی سی آواز میں بول رہی تھی...

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

"میں تو تمہارے ساتھ ہوں نا...اور پھر زندگی میں کچھ پانے کے لیے قربانی تو دینی ہی پڑتی ہے... صرف دو سال کی بات ہے...اس کے بعد ہم سب اکٹھے ہی رہیں گے...

"حسن نے اس کے کندھے کے گرد بازو حمائل کرتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگایا...

اسے بھی کچھ اچھا نہیں لگ رہا تھا یوں گھر والوں سے اتنی دور رہنا... لیکن فقط اپنے اچھے مستقبل کے لیے وہ جانے پر تیار ہوا تھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

دوپہر دو بجے کے قریب وہ لوگ کراچی میں اپنی مطلوبہ جگہ پہنچے تھے...سامنے حویلی کا بڑا سا آہنی گیٹ دکھائی دے رہا تھا...

"آؤ..."حسن کے کہنے پر وہ بھی اپنا بریف کیس گھسیٹتی ہوئی اندر داخل ہوئی...وہ حویلی اب ان دونوں کے سامنے تھی...دونوں طائرانہ جائزہ لے رہے تھے اس جگہ

کا...

سامنے کا پورشن جدید انداز میں تعمیر کروایا گیا تھا... جہاں حسن اور ہانیہ کو قیام پذیر ہونا تھا... تھوڑا سا آگے بڑھنے پر حویلی کا وہ حصہ نظر آنے لگا جو کھنڈر کی سی شکل اختیار کر چکا تھا... حویلی تاحد نگاہ پھیلی ہوئی تھی... ہانیہ ٹھٹھک سی گئی اس حویلی کو دیکھ کر... کچھ عجیب سا احساس ہوا تھا اسے... وہ کراچی پہلی بار آئی تھی... لیکن یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس حویلی سے, اس گھر سے اس کا بہت پرانا اور پکا رشتہ ہو... جیسے وہ پہلے بھی اس حویلی کے درودیوار سے واقفیت رکھتی ہو... وہ اس حویلی کو پہلے بھی کہیں دیکھ چکی تھی... لیکن کہاں... یہ ذہن میں نہیں آرہا تھا... وہ اپنے ہی خیالوں میں الجھی ہوئی حویلی کے پرانے حصے کو دیکھے جارہی تھی جب اسے تپش کا احساس ہوا... اس نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا... تبھی کسی نے اس کے کان کے قریب سرگوشی کی...

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

"WeLCoMe To My HoMeLanD..."

ہانیہ خوف سے سرد پڑنے لگی... یہ آواز وہ پہچانتی تھی... یہ آواز, یہ لہجہ اس کے لیے

اجنبی ہر گز نہ تھا... تو کیا... وہ یہاں بھی آن پہنچا تھا... اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی

خیز لہر دوڑ گئی... تپش کا احساس ختم ہو چکا تھا... وہ آنکھوں میں ہراس لیے کھڑی تھی

جب حسن نے اس کے شانوں کو تھاما...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"کہاں کھوئی ہو یار... کب سے بلا رہا ہوں... چلو... اندر چلیں..." حسن کے کہنے پر

اس نے خالی خالی نگاہوں سے اسے دیکھا... پھر ایک نظر حویلی کے پرانے حصے پر ڈالی

جس کے بڑے سے داخلی دروازے پر ایک بڑا اور وزنی تالا ڈالا گیا تھا... گھر دیکھ کر

حسن کا موڈ فریش ہو چکا تھا تبھی وہ ہانیہ کو ساتھ لیے اندر کی جانب بڑھ گیا... جبکہ ہانیہ کی نگاہیں حویلی کے پرانے حصے پر ہی جمی تھیں...

"ہانیہ... میری فائل نہیں مل رہی یار... تمہیں دی تھی... کہاں رکھ دی ہے...؟؟"

حسن کی جھنجھلائی ہوئی سی آواز ابھری... ہانیہ جو کچن میں اس کے لیے ناشتہ بنا رہی تھی, سینڈوچ میکر کا سوئچ آن کرتی جلدی جلدی کمرے میں آئی...

"کونسی فائل کی بات کر رہے ہیں آپ...؟؟" حسن کو مختلف دراز کھنگالتے دیکھ کر ہانیہ نے پوچھا...

"بلیک کلر کی فائل پرسوں تمہیں دی تھی... اور ساتھ تاکید بھی کی تھی کہ بہت

ضروری پیپرز ہیں اس فائل میں... سنبھال کر رکھنا اسے... لیکن اب مل نہیں رہی...

"حسن نے پیشانی مسلی...

"وہ میں نے بیڈ کی سائیڈ ٹیبل کے دراز میں رکھی تھی... میں دیکھتی ہوں وہاں..." وہ

کہہ کر آگے بڑھی... حسن بھی اس کے ساتھ ہی بیڈ کی جانب بڑھا یہ آس لیے کہ شاید

فائل وہیں ہوگی...

ہانیہ نے پورا دراز کھنگال لیا... لیکن فائل وہاں نہیں تھی جبکہ اسے اچھی طرح یاد تھا

فائل اس نے خود یہاں رکھی تھی... بار بار پاگلوں کی طرح اس دراز کو چیک کرتی وہ

ادھر سے ادھر ہاتھ مار رہی تھی جیسے وہ فائل نہیں کوئی سوئی ہو...

"انتہائی غیر ذمہ دار عورت ہو تم ہانیہ...ایک فائل تک سنبھال کر نہیں رکھ سکتی تم... گھر اور شوہر کیا خاک سنبھالو گی..." حسن اس کی غائب دماغی سے ویسے ہی چڑنے لگا تھا...اب جب وقتاً فوقتاً اس کی ضرورت کی چیزیں بھی غائب ملنے لگیں تو وہ اپنے غصے کا بلا جھجھک اظہار کر جاتا...

"حسن...بلیومی...میں نے فائل یہیں رکھی تھی..." ہانیہ رونے والی ہو گئی...

"یہاں رکھی تھی تو کہاں گئی...ہاں...؟؟زمین کھا گئی...؟؟یا آسمان نگل گیا...؟؟یا کوئی بھوت آیا تھا ہمارے گھر جو فائل اڑا لے گیا...تم جانتی بھی ہو کتنے اہم ڈاکومینٹس تھے اس فائل میں...سر نے میرے ہینڈ اوور کی تھی وہ فائل...آج کیا جواب دوں گا میں انہیں جا کر...کہ میری بیوی کہیں رکھ کر بھول گئی ہے فائل کو...ہانیہ کبھی گھر

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

کے کاموں میں اپنے دماغ کو حاضر بھی رکھ لیا کرو...پتا نہیں سارا دن گھر میں رہ کر تم کرتی کیا ہو... کن خیالوں میں کھوئی رہتی ہو کہ میری چند چیزیں تک سنبھالی نہیں جاتیں تم سے..."حسن اس پر چلا رہا تھا... جبکہ وہ بے بسی سے سر جھکائے لب کاٹ رہی تھی...آنکھوں میں آئے آنسوؤں کو پیچھے دھکیل رہی تھی کہ اگر حسن یہ آنسو دیکھ لیتا تو مزید غصہ آتا اسے...

"اب یوں بت بن کر کھڑی رہنے کا ارادہ ہے...؟؟آفس بھی بھوکا ہی جانا پڑے گا کیا...؟؟تاکہ وہاں جا کر سر کی ڈانٹ سے ہی پیٹ بھر لوں..."اسے یوں کھڑے دیکھ کر حسن کو مزید تپ چڑھی...ہانیہ ضبط کرتی مڑی اور کچن میں آئی... تبھی عجیب سی بد بو نے اسے بوکھلا کر رکھ دیا...

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہ تیزی سے سینڈوچ میکر کی طرف آئی... سوئچ آف کرنے کے بعد دیکھا تو سینڈوچز جل چکے تھے اور اس کی بدبو پورے کچن میں چکرا رہی تھی...

"اف... ایک تو آج پہلے ہی اتنا لیٹ ہو چکا ہوں... اوپر سے فائل بھی نہیں ملی... آج کلاس تو پکی لگے گی... ہانیہ جلدی ناشتہ..." حسن بولتا ہوا کچن میں ہی چلا آیا جہاں ہانیہ پریشان سی انگلیاں مروڑ رہی تھی... حسن پہلے سمیل پر چونکا... پھر ہانیہ کے انداز پر... اور جو نگاہ سینڈوچ میکر پر پڑی تو سرد آہ بھر کر رہ گیا... ایک قہر بار نگاہ ہانیہ کے سراپے پر ڈالی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"کل سے تم ایسا کرنا یوں صبح سویرے اٹھنے کی زحمت مت کرنا... بہت شکریہ اب تک کی نوازشات کا... لیکن میں اپنے سب کام خود ہی کر لیا کروں گا... کم از کم اس طرح کی

خواری سے تو بچ پاؤں گا..." تلخ لہجے میں کہہ کر وہ کچن سے بھی جا چکا تھا... کچھ دیر بعد

گاڑی اسٹارٹ ہونے کی آواز سنائی دی... وہ تیزی سے دروازے کی طرف آئی...

حسن گاڑی گیٹ سے نکال رہا تھا... آج اسے گیٹ تک کھولنے کو نہ کہا تھا... گاڑی

گیٹ سے نکال کر اب وہ خود گیٹ بند کر رہا تھا... ہانیہ دکھ بھری نگاہوں سے اسے

دیکھے گئی جو مڑ کر اس کے وجود پر ایک نظر ڈالے بغیر جا چکا تھا...

🖤🖤🖤🖤🖤

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/Classicurdumaterial/

چھ ماہ پو چکے تھے انہیں کراچی آئے... بظاہر زندگی نارمل تھی... لیکن سب نارمل

ہوتے ہوئے بھی کچھ نارمل نہ تھا... خصوصاً ہانیہ کے لیے... اس کا اور حسن کا رشتہ

خاصا کمپلیکیٹڈ ہو چکا تھا... ان چھ ماہ میں بہت عجیب و غریب واقعات ہوئے تھے ہانیہ

کے ساتھ... دن میں حسن کے جانے کے بعد کام کرنے والی ماسی آتی...ایک ڈیڑھ گھنٹے میں کام ختم کر کے وہ چلی جاتی...اس کے بعد ہانیہ بالکل اکیلی ہوتی اس گھر میں... لیکن پھر بھی اسے ہر پل گھر میں کسی اور وجود کا گمان ہوتا... حسن رات گئے آتا اور تب تک ہانیہ ایک انجانے سے خوف کی لپیٹ میں رہتی...رات کو حسن کے آنے پر وہ سکون کا سانس لیتی...

اس گھر میں تنہا رہتے رہتے وہ تنہائی کی عادی ہوتی جا رہی تھی...ہنسنا بولنا کم کر دیا... اکیلی بیٹھی گھنٹوں نہ جانے کیا سوچتی رہتی... حسن جب کبھی اسے باہر لے جانا چاہتا تو وہ ہمیشہ انکار کر دیتی...وہ لوگوں کو فیس کرنے سے, دنیا کا سامنا کرنے سے ڈرنے لگی تھی...نہ جانے کیسا احساس کمتری تھا جو اس کے دل میں اپنی جڑیں مضبوط کرتا جا رہا تھا...اس نے سجنا سنورنا بھی چھوڑ دیا...اپنے وجود پر دھیان دینا ترک کر دیا...یوں

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

گھر میں اسے اکیلے دیکھ کر کسی بدروح کا گمان ہوتا...

پھر اچانک ان کے گھر سے مختلف چیزیں غائب ہونے لگیں... خاص طور پر حسن کی ضرورت کی چیزیں... ہانیہ جہاں کوئی چیز رکھتی تو ضرورت کے وقت وہ چیز اس جگہ موجود نہ ہوتی... شروع شروع میں حسن نے اگنور کیا... پیار سے ہانیہ کو سمجھایا کہ وہ اپنا دھیان رکھے... اور حسن کی چیزوں کا خیال رکھے... لیکن کوئی رزلٹ نہ پا کر وہ چڑنے لگا.. ہانیہ کی اس سرد مہری اور سرد مزاجی پر غصہ کرنے لگا... اور ہانیہ بے قصور ہوتے ہوئے بھی مجرموں کی طرح سر جھکائے کھڑی رہتی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

حسن اپنے کام کی لگن میں اتنا محو ہو چکا تھا کہ اس کے پاس ہانیہ کے جذبات واحساسات کی فکر کرنے کا وقت ہی نہ تھا... وہ اتنا تو سمجھ پایا تھا کہ ہانیہ بدل رہی ہے... لیکن اس

بدلاؤ کی کیا وجہ ہے یا کونسے محرکات اس کے پیچھے چھپے ہیں یہ سب جاننے کی فرصت ہی نہ تھی اس کے پاس...ہانیہ کے دل کی باتیں سننے کا, اپنے دل کی باتیں کہنے کا, اپنی بیوی سے پیار اور محبت کا اظہار کرنے کا وقت ہی نہ نکال پاتا تھا وہ...کام کی دھن اور پرموشن کے دکھائے گئے خواب نے اسے دن اور رات کی تمیز تک بھلا دی تھی...

اس کی اس بے نیازی اور بے فکری پر ہانیہ اپنے ہی خول میں قید ہوتے ہوئے مزید تنہا ہوتی چلی گئی...اب تو یہ عالم تھا کہ حسن اسے بالکل اجنبی لگنے لگا تھا...اپنا اور اس کا رشتہ کھوکھلا محسوس ہونے لگا تھا...جس مین محبت وانسیت نام کا کوئی جذبہ موجود ہی نہ تھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

مغرب کے بعد اندھیرا پھیلنے لگا تھا۔۔۔وہ چھت پر اداس سی بیٹھی تھی۔۔۔ مما بابا کی شدت سے یاد آرہی تھی۔۔۔تایا جی,تائی جی اور محسن کو بھی مس کر رہی تھی وہ۔۔۔جب وہاں تھی تو اس کے آس پاس کتنی رونقیں تھیں۔۔۔ہر وقت شرارتیں۔۔۔ ہنسی مذاق۔۔۔تب حسن کا اور اس کا رشتہ بھی بہت اچھا تھا۔۔ لیکن یہاں آنے کے بعد ہر معاملہ بگڑتا جارہا تھا۔۔۔اسے سمجھ ہی نہ آتی کہ اس کے اور حسن کے ریلیشن شپ کے خراب ہونے میں غلطی کس کی تھی۔۔۔اس کی یا حسن کی۔۔۔وہ ہر ممکن کوشش کرتی تھی کہ حسن کو کوئی شکایت نہ ہو اس سے۔۔۔ لیکن ہر بار جب وہ دونوں کچھ قریب آنے لگتے تبھی کچھ نہ کچھ ایسا ہوتا کہ دوریاں مزید بڑھ جاتیں۔۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اپنے ہی خیالوں میں ڈوبی وہ مختلف سوچوں کے گھیرے میں تھی جب ایک دم اسے تیز خوشبو کا احساس ہوا۔۔۔وہ چونکی۔۔۔خوشبو اچھی تو تھی لیکن اتنی تیز تھی کہ اس کے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

حواس مختل ہونے لگے...اور پریشانی کی بات یہ تھی کہ یہ خوشبو آ کہاں سے رہی تھی...وہ پرفیوم یوز کرتی نہیں تھی... حسن پرفیوم استعمال کرتا تھا لیکن وہ کمرے سے ہی تیار ہو کر جاتا تھا...اور اس کے پرفیوم کی خوشبو بالکل مختلف تھی... پھر یہ چھت پر خوشبو کیسی...اس نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا... لیکن وہاں اس کے علاوہ کسی وجود کا نام ونشان تک نہ تھا...

وہ الجھ رہی تھی تبھی کہیں سے ایک باز کے سائز جیسا عجیب سا پرندہ اڑتا ہوا اس کی طرف آیا....اس کا سارا رنگ سفید تھا جبکہ گرن سے چونچ تک وہ سرخ رنگ کا تھا...اس کے وجود سے عجیب سی روشنیاں پھوٹ رہی تھی...دکھنے میں وہ پرندہ خاصا خوبصورت لگ رہا تھا لیکن ہانیہ اس کے اپنی جانب بڑھنے پر خوفزدہ ہوتی نیچے بیٹھ گئی...وہ پرندہ اس کے سر کے اوپر آ کر منڈلانے لگا...ساتھ ہی عجیب سی آوازیں نکال

رہا تھا...ہانیہ کانپتی ہوئی گھٹنوں میں منہ چھپا گئی...لرزتے ہونٹوں سے مختلف دعائیں نکل رہی تھیں...اس پرندے نے تین چکر کاٹے اس کے سر کے اوپر...اور پھر اڑتا ہوا دور آسمان میں غائب ہو گیا...ساتھ ہی خوشبو کا وہ احساس بھی ختم ہونے لگا...بہت دیر بعد ہانیہ نے سر اٹھایا تو وہاں اس پرندے کو نہ پا کر کچھ تسلی ہوئی...وہ اٹھ کر تیزی سے نیچے بھاگی... حلق خشک ہو رہا تھا... کچن میں آکر پانی پیا... تبھی گیٹ کی بیل نے اسے مزید سہما کر رکھ دیا...وہ ہمت مجتمع کرتی باہر آئی... گیٹ کے پاس آئی تو گیٹ کی درزوں سے حسن کی گاڑی کی جھلک دکھائی دی...وہ حیران ہوتی گیٹ کھول گئی...پہلے حسن نو بجے کے بعد گھر آتا تھا... لیکن آج چھ بجے سے پہلے ہی اس کی آمد ہو گئی تھی...

گیٹ کھولتے ہی اسے حسن کی جھلک دکھائی دی... جس کے چہرے سے ہی اس کا موڈ

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

خاصا خوشگوار لگ رہا تھا...

گیٹ کھلنے پر جب اس کی نگاہ ہانیہ پر پڑی تو وہ حیران ہوا...

"تم تیار نہیں ہوئیں...؟؟" لہجے میں بھی حیرت کا عنصر نمایاں تھا...

"تیار...؟؟ کیوں...؟؟" ہانیہ الجھی...

"یار... میں نے کال پر کہا بھی تھا تم سے کہ شام کو پارٹی پر جانا ہے ہمیں... ریڈی رہنا... ساڑھے پانچ بجے تمہیں پک کرنا تھا... لیکن میں لیٹ ہو گیا... سوچا تم ریڈی ہو گی تو فوراً نکل جائیں گے... اور تم ابھی تک وہی سر جھاڑ منہ پھاڑ حلیہ لیے گھوم رہی

ہو..."حسن کا موڈ پھر بگڑنے لگا... جبکہ ہانیہ اسے دیکھے گئی...

"لیکن...مم..مجھے تو کوئی کال نہیں آئی آپ کی حسن...نہ ہی مجھے کسی پارٹی کے بارے میں پتا تھا..."ہانیہ اس کے پیچھے چلتی ہوئی اندر آئی...

"واٹ...؟؟تمہارا دماغ ٹھیک ہے ہانی...؟؟تم نے خود کال پک کی تھی...اور تم کہہ رہی ہو کہ تمہیں کال کے بارے میں کچھ علم ہی نہیں...اب یہ باتیں بھی بھولنے لگی ہو کیا...؟؟ہوتا کیا جا رہا ہے تمہاری یادداشت کو...؟؟"حسن نے ملامت کرنے والے انداز میں کہا...

"حسن...سچ میں...میں نے آج آپ کی کوئی کال نہیں سنی...میں تو..."وہ منمناتی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ہوئی کہہ رہی تھی جب حسن طیش سے مڑا...

"اسٹاپ اٹ ہانیہ... اسٹاپ دس نان سینس... آخر کہاں رہتی ہو تم... دماغ کہاں ہے تمہارا...؟؟اور کوئی تیسرا بندہ ہے ہمارے گھر جو تمہارے سیل سے میری کال پک کرے... تمہاری آواز میں مجھ سے بات کرے...؟؟ بولو..."اس کی کلائی تھام کر جھنجھوڑتے ہوئے وہ اس سے مخاطب تھا...

"مم... مجھے نہیں پتا حسن... لیکن میں نے آپ کی..." وہ روتے ہوئے کچھ کہہ رہی تھی جب حسن لاؤنج سے اس کا موبائیل پکڑ کر اس کی طرف آیا... کال لاگ کھول کر سب سے اوپر جگمگاتا اپنا نمبر اسے دکھایا جس سے ہانیہ کے سیل پر کال آئی تھی... کال ڈیوریشن دس منٹ اور کچھ سیکنڈز تھی...

"یہ دیکھو...کچھ یاد آیا...؟؟ پورے دس منٹ تم سے بات ہوئی ہے میری...اور تم ہو کہ..." حسن نے لب بھینچے...جبکہ ہانیہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے سیل فون کی اسکرین کو تکے جا رہی تھی...

"ایسا...ایسا کیسے ہو سکتا ہے...مم...میں نے تو آج... سیل فون ہی نہیں پکڑا...پھر یہ..." وہ اٹک اٹک کر کہہ رہی تھی جب کمرے کی جانب جاتا حسن مڑا...

"فار گاڈ سیک ہانیہ...بند کر دو یہ تماشے...تمہیں اگر نہیں جانا تھا میرے ساتھ تو صاف منع کر دیتی مجھے...میں تمہاری طرف سے ایکسکیوز کر لیتا اپنے دوست سے...جو وقت یہاں آنے میں ضائع ہوا وہ تو نہ ہوتا...لیکن اتنا خوار ہو کر یہاں آیا ہوں تو یہاں

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ن ئے شوشے سننے کو مل رہے ہیں... نہ جانے کیا ملتا ہے تمہیں یہ سب کر کے... میں

ہی پاگل ہوں جو ہر بار تم سے دماغ کھپانے آجاتا ہوں... دنیا سے تو یوں چھپتی ہو تم

جیسے پتا نہیں کیا گناہ کر دیا ہو تم نے... کہیں باہر لے جانے کی بات کر دوں تو یوں ہو

جاتی ہو جیسے موت کا پروانہ جاری کر دیا گیا ہو... کسی دن مجھے بھی کہہ دینا کہ میں گھر نہ

آؤں... میرا سامنا بھی نہ کرنا پڑے تمہیں... اکیلی رہ کر ہی خوش ہو تم..." حسن تن

فن کرتا کمرے میں گیا... کچھ ہی دیر بعد زور سے دروازہ بند کرتا اپنے غصے کا اظہار کرتا

وہ گھر سے ہی نکل گیا... بغیر یہ دیکھے کہ اس کی باتوں کے تیروں نے کیسے ہانیہ کے دل

کو چھلنی کر کے رکھ دیا ہے...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

وہ ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھی حسن کا انتظار کر رہی تھی... کھانا بنا کر کچن میں ہی ڈھک کر رکھا تھا جو یقیناً اب تک ٹھنڈا بھی ہو چکا ہو گا... بار بار وال کلاک کی جانب نگاہ دوڑاتی... رات کے ساڑھے بارہ بج رہے تھے... اور حسن ابھی تک گھر نہیں آیا تھا... گو کہ اس نے آٹھ بجے کال کر کے کہا تھا کہ وہ آج لیٹ آئے گا... شاید بارہ بجے تک... لیکن اب تو بارہ سے اوپر وقت ہو گیا تھا... ہانیہ کو پریشانی ہونے لگی... آج اس نے حسن کی پسند کا کھانا بنایا تھا کہ پچھلے چند دنوں سے ان کے درمیان جو کشیدگی کی فضا قائم تھی شاید وہ ختم ہو جائے... اور حسن کا موڈ کچھ بہتر ہو جائے... خود بھی بھوکی بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی... لیکن وہ نہ جانے کہاں رہ گیا تھا... ہانیہ کی آنکھوں میں نیند کا خمار تھا... لیکن وہ جاگنے کی کوشش کر رہی تھی...

ایک بار پھر دیوار گیر گھڑی کی جانب دیکھا... پھر سامنے ٹیبل پر پڑے سیل فون کی

اسکرین روشن کی... کہ شاید حسن کا کوئی میسیج آیا ہو... واٹس ایپ پہ اس کا لاسٹ سین دیکھا... دس بج کر پچیس منٹ کا لاسٹ سین تھا... وہ آفس کے وائی فائی پر ہی واٹس ایپ یوز کرتا تھا... اور اس کا لاسٹ سین بتا رہا تھا کہ اسے آفس سے نکلے ہوئے دو گھنٹے سے ذائد ہو چکے ہیں... جبکہ یہاں سے آفس تک کا فاصلہ پون گھنٹے کا تھا... پھر اب تک وہ گھر کیوں نہیں آیا... ہانیہ پریشانی سے سوچتی رہ گئی... کبھی دل چاہتا خود اسے کال کر لے... لیکن پھر رک گئی... کہ اسے وقت بے وقت ہانیہ کا کال کرنا پسند نہ تھا... شاید ابھی بھی وہ کسی کام میں ہی الجھا ہو... اور ایسے میں ہانیہ کا کال کرنا کہیں اس کے غصے کو مزید بڑھا ہی نہ دے... وہ بے بسی کی عملی تصویر بنی انگلیاں چٹخانے لگی.. کبھی لب کاٹنے لگتی... کبھی ڈائننگ ٹیبل پر سر رکھ دیتی... بھوک بھی اب مرنے لگی تھی... تقریباً ایک بجے اس نے سر اٹھایا... کوئی فیصلہ کرتے ہوئے سیل فون اٹھایا... کانٹیکٹ لسٹ میں سے حسن کا نمبر نکالا... ابھی ڈائل کرنے ہی لگی تھی کہ کال آنے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

لگی... حسن کا نام سامنے جگمگا رہا تھا... ایک پل کا توقف کیے بغیر ہانیہ نے کال ریسیو کی...

"ہیلو... حسن کہاں ہیں آپ... کب سے ویٹ کر رہی ہوں... وقت دیکھا ہے آپ نے...؟؟ کب تک آئیں گے گھر...؟؟" بنا سانس لیے اس نے سوالات کا انبار لگا دیا...

"ہاں ہانی... یار گاڑی خراب ہو گئی ہے روڈ پر... یہی بتانے کے لیے کال کی تھی تمہیں... یہاں اس وقت کسی ٹیکسی تک کا نام و نشان نہیں ہے... نہ ہی کوئی ورکشاپ ہے نزدیک... آفس کے قریب ہی گاڑی خراب ہوئی ہے تو میں اب واپس آفس جا رہا ہوں پیدل... رات وہیں گزار لوں گا... کل بھی ورکنگ ڈے ہے تو کل رات کو

گھر آجاؤں گا... تم پریشان مت ہونا...اور میرا انتظار مت کرنا... سو جاؤ... ٹھیک ہے... ؟؟"حسن نے تفصیلاً اسے صورتحال سے آگاہ کیا...ہانیہ دل مسوس کر رہ گئ... کیا کیا نہیں سوچا تھا اس نے... کہ پیار سے حسن کو منائے گی... اپنے اور اس کے درمیان کی ان دوریوں کو مٹائے گی... لیکن سب کچھ خاک میں جا ملا تھا...

"ہیلو....ہانی تم سن رہی ہو...؟؟"اس کی طرف سے کوئ جواب نہ پا کر حسن نے اسے مخاطب کیا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"ہ...ہاں...اوکے..."اس نے ہر ممکن کوشش کی تھی کہ اس کے لہجے میں آنسوؤں کی جھلک ظاہر نہ ہو...اور شاید حسن نے بھی ضرورت محسوس نہ کی تھی اس کی حالت جاننے کی... تبھی الوداعی کلمات کہہ کر فون رکھ دیا...فون بند ہونے کے بعد وہ خود پر

ضبط نہیں کر پائی تھی... تبھی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی...

بہت دیر تک رونے کے بعد خود ہی اپنے آنسو پونچھے اور اٹھی... کچن میں گئی... اپنے ہی بنائے گئے کھانے پر ایک غلط نگاہ تک نہ ڈالی تھی اس نے... واش بیسن سے پانی کے چھینٹے منہ پر مارے... جلتی آنکھوں کی سرخی قدرے کم ہوئی تھی... پانی کے چند گھونٹ لینے کے بعد وہ گلاس وہیں چھوڑ کر کمرے کی جانب بڑھ گئی... دل ویران سا ہو کر رہ گیا تھا... ڈھیلے قدموں سے چلتی ہوئی وہ بیڈ پر گر سی گئی... تکیے کو بازوؤں میں بھینچا اور چہرہ سرہانے میں چھپا لیا... جیسے تمام سوچوں سے بچنے کی کوشش کر رہی ہو... آنسو پھر سے پلکوں کی باڑ پھلانگنے کو بے تاب ہونے لگے... روتے روتے کب اس کی آنکھ لگی کچھ خبر نہ ہوئی...

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

کسی کھٹکے پر اس کی آنکھ کھلی... نیم خوابیدہ حواس کے ساتھ اس نے ادھر ادھر دیکھا..

جیسے سمجھنے کی کوشش کر رہی ہو کہ کیا چیز اس کی نیند میں مخل ہوئی... چند لمحوں بعد

ذہن بیدار ہوا تو اسے یاد آیا وہ کانچ کے ٹوٹنے کی آواز تھی شاید... آنکھیں مسلتے ہوئے

وہ اٹھی... گھڑی کی جانب دیکھا... اڑھائی بجے کا وقت تھا... اسے یاد آیا اس نے

عمارت کا داخلی دروازہ تو بند ہی نہ کیا تھا... شاید کوئی بلی وغیرہ آگئی ہو گی گھر میں... یہی

سوچ کر اس نے دوپٹا اٹھایا... کندھوں پر دوپٹا پھیلا کر وہ کمرے سے باہر آئی... لاؤنج

میں داخل ہوئی تو نگاہ کچن کی جانب اٹھی... وہ دنگ رہ گئی... کچن میں سلیب پر جتنے

بھی برتن تھے سب کے سب نیچے گرے ہوئے تھے... صرف برتن ہی نہیں اس کا

بنایا سارا کھانا بھی زمین بوس ہو چکا تھا... وہ حیران ہوتی آگے آئی... کچن میں اور کوئی

وجود نہ تھا... فرش پر کانچ ادھر سے ادھر بکھرا پڑا تھا... رات کے اس پہر اس افتاد پر وہ

ہڑبڑا کر رہ گئی... تبھی اسے لاؤنج میں کسی کی موجودگی کا احساس ہوا... وہ تیزی سے

کچن سے باہر آئی... وہ سایہ اسے داخلی دروازے سے باہر نکلتا دکھائی دیا...

"کک... کون ہے..." خوف سے اس کی آواز لرز کر رہ گئی... دروازہ کھلا پر کر کہیں کوئی چور اچکا تو گھر میں نہیں گھس آیا... اس کے ذہن میں یہ خیال دوڑ گیا...

وہ بغیر نتائج کی پرواہ کیے دروازے تک آئی... پھر دور جاتے سایے کے عقب میں لپکی...

"رکو... کون ہو تم...؟؟؟" نہ جانے کیوں اس پل اس کا دل خوف و ڈر کے ہر احساس سے مبرا ہو گیا تھا... یہ بھی ذہن میں نہ رہا کہ گھر میں وہ اکیلی ہے... حسن بھی موجود نہیں آج...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ سایہ چلتا جا رہا تھا... ہانیہ کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں اس کے پیچھے پیچھے چلتی گئی...

پھر ایک دم وہ سایہ غائب ہو گیا... ہانیہ ٹھٹھک کر رکی... پھر حیرت سے ادھر ادھر دیکھا... وہاں اب کوئی بھی موجود نہ تھا...

ہانیہ نے سامنے دیکھا تو پرانی حویلی کا دروازہ دکھائی دیا... اس کے پورے وجود میں سرد سی لہر دوڑ گئی... اس نے مڑنا چاہا تھا.. وہ وہاں سے, اس حویلی سے دور بھاگ جانا چاہتی تھی... لیکن کسی احساس کے تحت اسے رکنا پڑا...

ہانیہ کے دیکھتے ہی دیکھتے اس دروازے کا قفل اپنے آپ کھلا... پھر ہلکی سی آواز پیدا کرتا دروازہ بھی کھل گیا... ہانیہ کو عجیب کشش محسوس ہو رہی تھی... دل اس حویلی کی

CLASSIC URDU MATERIAL
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

جانب کھنچتا چلا گیا...اور وہ...اس پر تو گویا سحر طاری کر دیا گیا تھا...بے خود ہوتی وہ

قدم بڑھاتی گئی... جیسے ہی اس نے دروازے سے اندر قدم رکھے...اس کی آنکھوں پر

ایک دم سفید پٹی باندھ دی گئی...اس نے تیزی سے ہاتھ آنکھوں کی جانب بڑھائے

تاکہ پٹی ہٹا سکے لیکن کسی کے ہاتھوں کی آہنی گرفت نے اس کے ہاتھوں کو جکڑ لیا...

"ریلیکس..."اس کے کان کے قریب,بہت قریب سرگوشی کی گئی تھی...ہانیہ کے

ہاتھ نیچے گر گئے...وجود میں جو اضطراب و بے چینی تھی وہ بھی ختم ہونے لگی...

چند ہی لمحوں بعد خود بخود اس کی آنکھوں سے پٹی ہٹا دی گئی...اور سامنے کا منظر دیکھ کر

وہ دم بخود رہ گئی تھی... شاید یہ پھر سے وہی خواب تھا جو بارہا دیکھ چکی تھی وہ...یا شاید

وہ خواب اب مجسم حقیقت کی صورت اس کے سامنے تھا...

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہ کوئی پہاڑ نما جگہ تھی... جس کی چوٹی پر وہ کھڑی تھی...اس کی نظروں کے بالکل سامنے نیچے کھلا سا میدان تھا...رات کا وقت... سامنے آسمان پر چمکتا مکمل چاند... جبکہ آج کل تو اسلامی مہینے کا آغاز تھا اور چاند آدھا بھی نہ ہوتا تھا آسمان پر... لیکن یہاں... مکمل چاند تھا...میدان کے ارد گرد بے شمار درخت تھے...جو ماحول کو خاصا ہیبت ناک بنا رہے تھے...ہانیہ کے قدموں کے بالکل نزدیک ایک پل کا کنارہ تھا... جس پر دور تک سرخ گلاب ہی گلاب بچھے دکھائی دے رہے تھے...اور اس پل کے دونوں اطراف مشعلیں رکھی گئی تھیں...جو فی الحال جل نہیں رہی تھیں...ہانیہ کے لبوں پر دلکش سی مسکراہٹ بکھری...اس نے نگاہیں اٹھا کر دیکھا...اس پل کا اختتام ایک سفید رنگ کی چوکور چھت پر ہوتا تھا جو پلرز کے سہارے کھڑی تھی...اس چھت سے بہت خوبصورت سفید روشنی نکل رہی تھی...جو ماحول کو سحر زدہ کر رہی

تھی...اس پل کے نیچے جھیل تھی جس کا نیلے رنگ کا پانی ماحول کو خوبصورت بنا رہا تھا...اور اس جھیل میں نظر آتا چاند کا عکس...وہ خوبصورت عکس...زمین پر واقعی دو چاند اتر آئے تھے...دور جھیل میں سفید رنگ کے بگلے نظر آ رہے تھے...جن کے وجود سے بھی روشنیاں پھوٹ رہی تھیں...

ہانیہ نے آنکھیں سیکڑ کر دیکھا...دور اس چوکور چھت کے نیچے کسی وجود کی موجودگی کا گمان ہوا تھا...ہانیہ کی نگاہ اپنے وجود پر گئی...اسے جھٹکا لگا...عام لباس کی جگہ وہ سفید خوبصورت میکسی میں ملبوس تھی...جس کی پچھلی سائیڈ پر دور تک سفید کپڑا اچھا تھا...جیسے وہ کوئی پری ہو...جیسے کوئی شہزادی ہو...اس کے سر پر تاج تھا...جیسے کسی ملکہ کا تاج ہو...اتنی سجاوٹ اپنے لیے دیکھ کر اس کا دل خوشی سے بھر گیا...

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اس نے قدم بڑھائے... جیسے ہی پہلا قدم پل پر رکھا پہلی مشعل خود بخود جل اٹھی...

ہانیہ نے اس مشعل کی جانب دیکھا... پھر فخر سے گردن اکڑائے آگے بڑھنے لگی...

اس کے بڑھتے قدموں کے ساتھ ساتھ مشعلیں بھی روشن ہوتی چلی گئیں... ادائے بے نیازی سے چلتی ہوئی وہ اس چوکور چھت کے پاس پہنچی... اس چھت کے ارد گرد بہت سے جگنو اڑتے پھر رہے تھے جن کی روشنی ماحول کو عجب طلسم بخش رہی تھی...

بلاشبہ وہ بے حد خوبصورت منظر تھا...

"تیرے خوابوں میں ہی کھوئے رہیں ہم...

کہ تیری سوچ میں ہی راحتیں ہیں...

نہیں ہیں اجنبی تیرے لیے ہم...

کہ صدیوں سے تجھے ہی چاہتے ہیں..."

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

کیسی آواز تھی وہ...بے حد پر کشش, خوبصورت مردانہ آواز...آواز تھی یا سماعتوں میں رس گھولتا امرت...جس نے اس پر سحر طاری کیا تھا...وہ بے خود ہوتی اس چھت کے نیچے آئی جہاں ایک بینچ پر کوئی وجود بیٹھا تھا...اس چھت کے نیچے کانچ کا فرش تھا...صاف شفاف کانچ...جس کے نیچے سے جھیل کا پانی بہہ رہا تھا...یوں گمان ہوتا تھا جیسے وہ پانی کی سطح پر قدم جمائے کھڑی ہو...

"میں آ گئی..." اسے خود اپنی آواز اجنبی سی محسوس ہوئی...اس کے لہجے میں عجب سی خوشی تھی...

"تمہیں آنا ہی تھا نہ...میں نے کہا تھا نا کہ تم ایک دن ساری دنیا کو چھوڑ کر میرے

پاس آؤ گی... خود اپنی مرضی سے..." وہ آواز ہی نہیں بلکہ وہ جملہ بھی ہو بہو وہی تھا جو اس نے خواب میں سنا تھا...

چند لمحوں بعد وہ وجود پلٹا... اور ہانیہ اسے دیکھتی ہی رہ گئی... کیا اس سے زیادہ خوبصورت انسان اس کرۂ ارض پر موجود ہو سکتا تھا...؟؟ کیا کسی اور وجود کے پاس ایسی دلکشی ہو سکتی تھی جیسی اس میں تھی... وہ جو بھی تھا... ہینڈسم، ڈیشنگ، خوبرو، وجیہہ جیسے الفاظ اس کے سامنے بہت چھوٹے پڑ جاتے تھے... اس کی ہیزل گرین آنکھوں کی وہ چمک... جو مقابل کو پل میں زیر کر دے... اس کی سفید رنگت... کہ اتنا سفید رنگ شاید ہی کسی کا ہو... اس کے ماتھے پر بکھرے بھورے بال... اور لبوں کی دلکش مسکراہٹ... وہ کوئی شہزادہ تھا غالباً... نہیں شہزادہ نہیں... دنیا کے تمام شہزادے اس کے سامنے پانی بھرتے نظر آئیں گے... وہ تو شہزادوں کا بھی شہزادہ

تھا... ہانیہ اس پر سے نگاہ تک نہ ہٹا پا رہی تھی... نگاہیں بے اختیار اسے تکے جا رہی تھیں...

"ہیلو... میں اشہب..." وہی خوبصورت مردانہ آواز ابھری... ساتھ ہی اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا... ہانیہ نے بے خودی کی کیفیت میں اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دیا...

"ہانیہ..." اس کے لبوں سے سرسراہٹ کے سے انداز میں برآمد ہوا...

www.classicurdumaterial.com

"جانتا ہوں..." وہی دلکش مسکراہٹ اس کے چہرے پر اپنی جھلک دکھلا گئی... ہانیہ نے سٹپٹا کر نگاہوں کا رخ بدلا... اشہب نے اپنے ہاتھ کی گرفت میں موجود اس کے ہاتھ کو دیکھا... پھر جھک کر پنجوں کے بل اس کے سامنے بیٹھا... دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی کو ہوا میں پھیلایا تو اس پر ایک چھوٹی سی ڈبیا آ گئی... اس ڈبیا کو کھول کر اس میں

چمکتی خوبصورتی انگوٹھی نکالی... جس کے اوپر فقط ایک نگ تھا اور اس نگ میں سے بہت سی روشنیاں منعکس ہو کر اپنی شعائیں ادھر ادھر بکھیر رہی تھیں...

"ایک چھوٹا سا گفٹ... تمہارے لیے..." اس کی انگلی میں وہ انگوٹھی پہنائی تھی...

ہانیہ سحر زدہ سی اپنا ہاتھ دیکھے گئی جسے اب اشہب اپنے لبوں سے لگا رہا تھا... اس کے لب ہاتھ سے مس ہوتے ہی ہانیہ کو لگا جیسے کسی انگارے نے اس کے ہاتھ کو چھو لیا ہو... اتنی تپش تھی اس کے ہونٹوں کی... ہانیہ نے فوراً ہاتھ کھینچا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اشہب اب اٹھ کھڑا ہوا... نگاہیں اس کے چہرے پر ہی جمائے رکھیں... جواب نظریں چراتی ادھر ادھر دیکھ رہی تھی... جیسے یوں ہاتھ کھینچنے پر شرمندہ ہو...

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

"کوئی بات نہیں...آہستہ آہستہ عادی ہو جاؤ گی..." وہ جیسے بن کہے اس کے دل کی بات جان گیا تھا...ہانیہ حیران سی اسے دیکھے گئی...

ہانیہ کا ہاتھ پکڑے اب وہ کانچ کے فرش پر چلتا جھیل کنارے بیٹھ چکا تھا....یوں کہ ان دونوں کے پاؤں اب جھیل کے پانی میں ڈوب رہے تھے...

ہانیہ اس کے کہے بغیر اس کے دل میں موجود اپنے لیے محبتیں, اس کی شدتیں محسوس کرتی اس کے کندھے پر سر رکھ چکی تھی...اس پل وہ یکسر بھول چکی تھی یا شاید دانستہ یہ یاد نہیں رکھنا چاہتی تھی کہ وہ آج سے پہلے حسن سے محبت کی دعویدار تھی...اسے بھول چکا تھا کہ وہ حسن کے نکاح میں ہے...اس کی بیوی ہے اور اس کے سوا دنیا کا ہر مرد اس کے لیے نامحرم ہے...وہ ہر چیز سے بے نیاز ہو جانا چاہتی تھی کہ اس کا دل

اشھب کی محبت پر لبیک کہہ رہا تھا... بالآخر وہ جن زادہ اشھب اسے اپنی محبت کے زندان

میں, اپنے سحر میں گرفتار کرنے میں کامیاب ہو چکا تھا...

پچھلے کچھ دنوں سے حسن کو ہانیہ کا رویہ بہت عجیب محسوس ہو رہا تھا... وہ اس کے سب

کام تو سرانجام دیتی تھی لیکن بہت کم بات کرتی تھی... اکثر اس کی موجودگی میں بھی وہ

نہ جانے کن خیالوں میں گم رہتی... حسن جب بھی اس کے قریب ہونے کی کوشش

کرتا اچانک ہانیہ کی کمر میں شدید درد اٹھنے لگتا... حسن اس سب سے جھنجھلانے لگا

تھا... کچھ کام سے فرصت ہی نہ ملتی تھی... اور کبھی قسمت سے فراغت نصیب ہوتی

بھی تو ہانیہ کے پاس بیٹھنے, اس کے ساتھ ڈھیروں باتیں کرنے کی خواہش کو دل میں ہی

دبانا پڑتا... نہ جانے کس نہج پر جا رہا تھا ان کا یہ رشتہ...

وہ دن بہت خاص تھا غالباً ہانیہ کے لیے... تبھی تو مسکان اس کے لبوں سے جدا ہی نہ ہو

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

رہی تھی... حسن بغور اس کی حرکتیں اور اس کے انداز سے جھلکتی سرشاری نوٹ کر رہا

تھا... آج معمول سے تھوڑا ہٹ کر وہ تیار بھی ہوئی تھی... پچھلے تین دن سے ان کے

درمیان بول چال بھی بند تھی... غلطی بھی ہانیہ کی تھی... لیکن اس بار اپنی غلطی

ہونے کے باوجود ہانیہ نے نہ تو اس سے معذرت کا ایک لفظ تک کہنا گوارا کیا اور نہ ہی

اسے خود بلانے کی زحمت کی... آج ہانیہ کے یوں تیار ہونے پر حسن کا موڈ بھی کچھ

خوشگوار ہوا کہ شاید اسے منانے کی غرض سے ہی یہ اہتمام کیا گیا ہے لیکن حسن کے

تعریف کرنے پر نہ تو اس کے گالوں پر کوئی سرخی چھائی... نہ ہی چہرے پر شرم اور

جھجھک کے کوئی آثار نظر آئے... یہاں تک کہ حسن کے تعریف کرنے پر اس نے اپنی

خوشی تک کا اظہار نہ کیا... وہی سرد مہری اس کے وجود کا حصہ بنی رہی جو آج کل اس کا

خاصہ تھی... حسن جو اس خیال میں خوش ہو رہا تھا کہ شاید اس کی خاطر آج ہانیہ سجی

سنوری ہے وہ الجھتا چلا گیا... ہانیہ کی اس خوشی کا تعلق کس چیز سے، یا کس بات سے تھا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا...

کھانا کھاتے ہوئے بھی وہ بغور ہانیہ کو دیکھ رہا تھا جس کا چہرہ کسی انجانی خوشی کے احساس سے دمک رہا تھا...

"خیریت ہے...؟؟ بڑی خوش دکھائی دے رہی ہو آج..." بالآخر حسن نے پوچھ ہی لیا...ہانیہ جو سر جھکائے کسی گہری سوچ میں ڈوبی تھی وہ چونکی...

"ن...نہیں تو..." حسن کی بات پر ایک دم بوکھلا سی گئی تھی وہ...جیسے کوئی چوری پکڑی گئی ہو... حسن اس کے انداز پر چونکا... لیکن مزید کچھ پوچھنا مناسب نہیں سمجھا...یہی سوچ کر خاموش ہو گیا کہ شاید گھر بات کی ہو اس نے تبھی یوں سرشار سی

ہے...

برتن سمیٹتے ہوئے ہانیہ کی نگاہیں بار بار وال کلاک کی جانب اٹھ رہی تھیں...اس کی بے چینی اور اضطراب کو حسن نے واضح محسوس کیا تھا... لیکن وہ اس سے کچھ پوچھ بھی نہیں سکتا تھا... جانتا تھا وہ اسے کچھ بتائے گی ہی نہیں...

ساڑھے دس بجے کے قریب وہ کمرے میں آیا... آکر فقط وقت گزاری کے لیے ٹی وی آن کیا اور ہانیہ کا انتظار کرنے لگا... گیارہ بجے کے قریب ہانیہ کمرے میں آئی...

"کب سے انتظار کر رہا ہوں یار... کہاں رہ گئی تھی تم..." حسن کی جھنجلائی ہوئی سی آواز ابھری...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"مم...میں کچن سمیٹ رہی تھی..."حسن کے انتظار کرنے کا مطلب سمجھتے ہوئے وہ گڑبڑائی...

"اچھا...چلو ادھر آؤ..."حسن نے اپنے پہلو میں آنے کا اشارہ کیا...ہانیہ چند لمحے انگلیاں مروڑتی شش وپنج میں مبتلا وہیں کھڑی رہی... حسن کے دوبارہ ٹوکنے پر وہ بیڈ کی جانب بڑھنے لگی...اس کے قریب بیٹھ تو گئی تھی لیکن حسن کو نہ جانے کیوں وہ سہمی ہوئی سی لگی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"ہانی...کیا ہوا ہے یار...؟؟اتنا دور کیوں بھاگتی ہو مجھ سے...پچھلے کافی دنوں سے تمہارا رویہ بہت عجیب محسوس ہو رہا ہے مجھے...کوئی بات ہے دل میں تو کھل کر بیان

کرو..."اس کا ہاتھ تھام کر وہ اسے سوالیہ نگاہوں سے تک رہا تھا...

"کک...کچھ بھی تو نہیں... مم...مجھے کیا ہونا ہے بھلا..." نگاہیں چراتی وہ اپنا ہاتھ بھی اس کی گرفت سے آزاد کروا گئی...اس پل اس کے وجود کا اضطراب حسن نے واضح محسوس کیا تھا...

"تو پھر اس گریز کی وجہ پوچھ سکتا ہوں...؟؟جب بھی تمہارے نزدیک ہونے کی کوشش کرتا ہوں تبھی تم کوئی نہ کوئی بہانہ بنا دیتی ہو...آخر کوئی ریزن تو ہو گی اس سب کی...اس بی ہیویئر کی..."اس کے چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے سوال کیا تھا...

جواب میں وہ لب کاٹتی خاموش ہو گئی...چند پل اس کی طرف سے جواب کا انتظار کرنے کے بعد حسن لب بھینچتا پیچھے ہو گیا...ہانیہ کا یہ سرد رویہ کبھی کبھی اسے شدید

غصہ دلاتا تھا...اور ابھی وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس غصے کے عالم میں ہانیہ کو کوئی دل دکھانے والا جملہ کہہ جائے... تبھی خود پر قابو پاتا چادر تان کر لیٹ گیا...ہانیہ بجائے اسے منانے کے چند پل اس کی پشت تکے گئی اور پھر ٹی وی اور لائٹ بند کرتی خود بھی لیٹ گئی...

رات بارہ بجنے میں دس منٹ تھے جب وہ اٹھی... محتاط سی نگاہ برابر سوئے حسن پر ڈالی... پھر چادر ہٹاتی اٹھ گئی...کچھ ہی دیر بعد وہ پرانی حویلی کی جانب جا رہی تھی... یوں لگ رہا تھا جیسے وہ نیند میں ہی چل رہی ہو... جیسے اس کے حواس سلامت نہ ہوں...اس کا دل ودماغ کسی انجانی قوت کے زیر اثر تھا...حویلی کے سامنے جا کر جب اس کے حواس بیدار ہوئے تو وہ حیران رہ گئی...

وہ پرانی حویلی تو نہ تھی...یوں لگ رہا تھا جیسے چند دن پہلے ہی اس حویلی کو مکمل کیا گیا ہو...نیا رنگ و روغن...دیواروں کا خوبصورت پینٹ...اور حویلی کے چاروں طرف سجے برقی قمقمے...جو اس جگہ کو روشن کرتے انتہائی خوبصورت منظر پیش کر رہے تھے...

وہ سرخوشی کے عالم میں قدم بڑھاتی داخلی دروازے سے اندر داخل ہوئی...قدم اندر رکھتے ہی اس پر پھولوں کی برسات شروع ہو گئی...ہانیہ نے چمکتی نگاہوں سے اوپر کی جانب دیکھا...جہاں سے ہوا میں تیرتے پھول اس پر نچھاور ہو رہے تھے...تبھی ایک دم اسے اپنے ساتھ کسی کی موجودگی کا احساس ہوا...چونک کر سامنے دیکھا تو اس سے کچھ ہی فاصلے پر اشہب کھڑا تھا...

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

"جنم دن مبارک ہو ہانیہ..." سرگوشی نما آواز میں کہا گیا تھا... ہانیہ کے لب خوبصورت مسکان میں ڈھلے... اشہب نے ہاتھ اس کی جانب بڑھایا جسے چند پل کا توقف کرنے کے بعد ہانیہ نے تھام لیا...

"چلیں...؟؟" اجازت طلب کی گئی تھی... اور دوسری جانب سے سر اثبات میں ہلاتے ہوئے بخوشی اجازت دے دی گئی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اشہب کے کہنے پر ہانیہ نے آنکھیں بند کیں... اور جب آنکھیں کھولیں تو منظر بالکل بدلا ہوا تھا... سامنے ٹھاٹھیں مارتا سمندر تھا... جس کی لہریں آکر ان کے قدموں کو چوم رہی تھیں... اوپر بہت سے رنگ برنگے غبارے اڑتے پھر رہے تھے جن سے نکلتی خوبصورت روشنیاں فضا کو خوابناک سا بنا رہی تھیں... لہروں کی قید سے اپنے

قدموں کو آزاد کرواتی وہ اشہب کے سنگ گیلی ریت پر قدم جماتی آگے بڑھتی چلی گئی... کافی فاصلے پر لائٹنگ کر کے ایک دائرہ بنایا گیا تھا جس کے اندر ایک میز اور دو کرسیاں لگی تھیں... حیرت کی بات یہ تھی کہ کسی قسم کا کوئی بلب, کوئی روشنی کا ماخذ وہاں موجود نہ تھا اس کے باوجود وہ ٹیبل روشن تھا.. اشہب نے کرسی گھسیٹ کر اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا... ہانیہ کے بیٹھنے کے بعد وہ خود بیٹھا... پھر کچھ اشارہ کیا تو سامنے ٹیبل پر ایک بڑا اور خوبصورت کیک نظر آنے لگا... کیک کے اوپر لگی موم بیتیاں خود بخود جل اٹھیں...

"شروع کرو..." اشہب کے کہنے پر وہ اٹھی... صرف ایک پھونک ماری تھی کہ تمام موم بتیاں بجھ گئیں... اشہب کی خوبصورت آواز گونجنے لگی جو اسے برتھ ڈے وِش کر رہا تھا... عجیب بات تھی کہ شادی کے بعد اپنی پہلی سالگرہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ

منانے کی بجائے ایک جن زادے کے ساتھ منا رہی تھی...اور اسے کوئی پچھتاوا بھی نہ تھا...بلکہ مطمئین تھی وہ...

وہ رات اس کی زندگی کی خوبصورت ترین رات تھی...اور یہ دن یادگار دن...اشہب کے ساتھ گزارے لمحات اس کے لیے انمول تھے...کہ اتنی اہمیت کا احساس کبھی حسن نے نہ دلایا تھا اسے...اور انسان کی خصلت ہے یہ کہ اس کا جھکاؤ ہمیشہ اسی کی جانب ہوتا ہے جو اس کی اہمیت کو تسلیم کرے...جو اس کی انفرادی حیثیت کو مانے...

صبح چار بجے کے قریب وہ گھر آئی تھی...اور آتے ہی لاؤنج میں حسن سے ٹکراؤ ہو گیا جو شعلہ بار نگاہوں سے اسے تک رہا تھا...

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

"کہاں سے آئی ہو تم...؟؟" قہر بھری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے وہ قدم قدم چلتا اس کی طرف بڑھنے لگا...

"وہ... مم... میں..." ہانیہ کے چہرے کا رنگ سفید پڑنے لگا... بولنے کی کوشش میں وہ ہکلا کر رہ گئی...

"کچھ پوچھ رہا ہوں میں تم سے... کہاں سے آ رہی ہو تم اس وقت...؟؟" انتہائی سخت لہجے میں کہتے ہوئے اس کی کلائی کو اپنی گرفت میں جکڑا تھا...ہانیہ کے منہ سے سسکی برآمد ہوئی...

"حسن... میرا بازو..." وہ فقط اتنا ہی کہہ پائی...

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

"خاموش... بالکل خاموش..."اس کے منہ پر زوردار تھپڑ رسید کیا تھا حسن نے... وہ

اوندھے منہ نیچے فرش پر گری... ہونٹوں کے کنارے سے خون بہنے لگا تھا...

"میری نظروں میں دھول جھونک کر, میری غیر موجودگی میں یہ سب کارنامے کرتی

پھر رہی ہو تم... اور تو اور میرے ہوتے ہوئے بھی کوئی ڈر, کوئی خوف نہیں رہا

تمہارے دل میں... ؟؟یوں آدھی رات کو اٹھ کر کس سے ملنے گئی تھیں تم... ؟؟ذرا

سی بھی حیا نہیں آئی تمہیں... ؟؟محبت کی شادی کی تھی نا مجھ سے تم نے... ؟؟کیسی

محبت تھی تمہاری... جو اتنی جلدی مر بھی گئی... اگر کسی اور سے عشق لڑانے کی, یوں

راتوں کو اس سے ملنے کی اتنی ہی چاہ ہو رہی تھی تو بتا دیا ہوتا مجھے... فارغ کر دیتا میں

تمہیں... پھر جہاں چاہتی منہ کالا کرتی میری بلا سے... میں ہی پاگل تھا جو تمہارے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

گریز کو وقتی سمجھتا رہا... یہ سوچ ہی نہیں سکا کہ مجھے خود سے دور رکھنے کے پیچھے یہ وجہ تھی... میرا دل چاہ رہا ہے جان لے لوں تمہاری..." وہ غصے سے پاگل ہو رہا تھا... بس نہیں چل رہا تھا کہ اسے جان سے مار دے... یہ خیال ہی جان لیوا تھا کہ اس کی بیوی اس کے نکاح میں ہوتے ہوئے یوں آدھی رات کو کسی سے ملنے گئی ہے... اس کے جانے کے کچھ دیر بعد ہی وہ جاگ گیا تھا... کمرے میں اسے موجود نہ پا کر وہ چونکا اور سارے گھر میں ڈھونڈنے کے باوجود ہانیہ نہ ملی تو وہ پریشان ہو اٹھا تھا... یہ چند گھنٹے اس نے جس پریشانی کے عالم میں گزارے یہ وہی جانتا تھا... اور پھر آج ہانیہ کی خصوصی تیاری... اس کا باہر سے آنا... پوچھنے پر اس کا بوکھلا جانا... ان سب چیزوں نے حسن کے شک کو مزید پختہ کر دیا... تبھی وہ برس پڑا تھا اس پر...

ہانیہ نیچے گری رو رہی تھی... حسن کا یہ روپ پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا اس نے... تبھی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہ بے تحاشا خوفزدہ ہو گئی تھی... حسن بکتا جھکتا گھر سے ہی نکل گیا... ہانیہ اکیلی وہاں پڑی سسکتی رہی...

آفس ٹائم پر حسن چند منٹوں کے لیے گھر آیا... تیاری کرتا گاڑی کی چابی اٹھاتا وہ اسے بغیر دیکھے اور بغیر ناشتہ کیے لب بھینچے آفس کے لیے نکل گیا... ابھی پارکنگ میں پہنچا ہی تھا... گاڑی کا دروازہ کھول کر بیٹھنے لگا تھا جب کسی انجانی طاقت کے زیر اثر گاڑی کا دروازہ زور سے بند ہوا اور درمیان میں حسن کا ہاتھ آ گیا... وہی ہاتھ جس سے اس نے ہانیہ کو تھپڑ مارا تھا...

"آہ..." وہ کراہ کر رہ گیا... تکلیف سے دہرے ہوتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے دروازہ کھولنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا... ہاتھ کی تکلیف بڑھتی جا رہی تھی..

دروازے کے دباؤ میں بھی اضافہ ہوتا جارہا تھا...پھر اچانک خود بخود دروازہ کھل گیا...

حسن نے تیزی سے ہاتھ پیچھے کیا...جب ہتھیلی دیکھی تو وہاں سے جلد چھل سی گئی تھی...خون بھی بہہ رہا تھا... بریف کیس گاڑی میں پٹختا وہ اندر کی جانب بڑھا...ہاتھ سے خون بہتا فرش کو رنگین کررہا تھا...ہانیہ جو واش بیسن کے سامنے کھڑی منہ پر چھینٹے مارتی سسکیاں روکنے کی کوشش کررہی تھی آہٹ پر باہر نکلی....سامنے حسن کو موجود پایا جو مختلف دراز کھنگال رہا تھا اور انہیں زور زور سے بند کررہا تھا...ہانیہ کی نگاہ اس کے ہاتھ سے بہتے خون پر پڑی...نہ جانے کیوں دل میں کہیں تکلیف کا احساس جاگا تھا...وہ کچھ گھنٹے پہلے کی سب باتیں اور اپنی اذیت بھولتی تڑپ کر اس کی جانب بڑھی...

"یہ کیا ہوا آپ کو...؟؟"اس کے لہجے میں بھی تکلیف کا عنصر نمایاں تھا... حسن نے

تلخ نگاہ اس کے وجود پر ڈالی...

"تمہیں ضرورت نہیں میری فکر کرنے کی..." بیگانگی سے بھرپور انداز میں کہا گیا تھا... فرسٹ ایڈ باکس مل چکا تھا اسے... بیڈ پر بیٹھتا وہ خود ہی ہاتھ پر بینڈ تیج کرنے لگا... ایک ہاتھ سے بینڈ تیج کرنا مشکل ثابت ہو رہا تھا...

"لائیں میں کر دیتی ہوں..." آنسو ضبط کرتے ہوئے وہ اس کے سامنے بیٹھی... اس کا ہاتھ تھامنا چاہا تھا...

"کہانا... ضرورت نہیں تمہاری نوازشوں کی مجھے... دور ہی رہو اب مجھ سے تو بہتر ہے..." اس کے ہاتھ کو زور سے جھٹکتا وہ اپنے اور اس کے درمیان کے فاصلے کو بڑھا

گیا...وہ خاموشی سے نم آنکھیں لیے اسے دیکھے گئی...

"حسن... کیا ہو گیا ہے آپ کو... کیوں اتنے بدگمان..." وہ کمزور سی آواز میں کچھ کہہ رہی تھی جب حسن نے ہاتھ اٹھا کر اسے خاموش کروا دیا...

"بس کر دو... میرے سامنے اب زیادہ معصوم بننے کا ڈھونگ مت کرو... تمہاری اصلیت کیا ہے جان چکا ہوں میں..." سرد و سپاٹ لہجے میں کہا گیا تھا...ہانیہ لب کاٹتی چپ ہو گئی...جانتی تھی اس سے اس وقت کچھ کہنے سننے کا فائدہ ہی نہیں...

کچھ دیر بعد جیسے تیسے کر کے بینڈیج کرتا وہ پھر سے جا چکا تھا...کچھ دیر بعد گاڑی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اسٹارٹ ہونے کی آواز سنائی دی...ہانیہ اٹھ کر باہر آئی تو حسن کی گاڑی گیٹ سے نکل رہی تھی...وہ بے بس نگاہوں سے گیٹ کو تکتی رہ گئی...

رات کے وقت وہ کھانا بنا کر اداس سی ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھی تھی...جب باہر گیٹ کے کھلنے کی آواز سنائی دی...وہ تیزی سے اٹھ کر عمارت کے داخلی دروازے تک آئی تو نظر گیٹ سے اندر داخل ہوتی حسن کی گاڑی پر پڑی...وہ لب کاٹ کر رہ گئی... حسن کی ناراضگی شاید ابھی تک برقرار تھی تبھی تو آج ہارن نہیں دیا اور خود گاڑی سے اتر کر گیٹ کھولا اس نے...وہ ہانیہ کے ہاتھ سے اپنا کوئی کام نہیں کروانا چاہ رہا تھا...

ہانیہ وہیں کھڑی تھی... منتظر سی... حسن بریف کیس تھامے دروازے کے قریب آیا...اس کی طرف دیکھے بغیر اور سلام کیے بغیر خاموشی سے اس کے قریب سے گزر

کر اندر چلا گیا... چہرے پر اسے دیکھتے ہی بے انتہا سختی آچکی تھی... وہ آنسو ضبط کرنے کی کوشش میں کچھ دیر وہیں کھڑی رہی... پھر مضمحل قدموں سے چلتی کمرے کی جانب بڑھی... حسن ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتا بیڈ پر گرا ہوا تھا... ٹانگیں نیچے لٹکی ہوئی تھیں... آنکھیں بند تھیں جبکہ بائیں شہادت کی انگلی اور انگوٹھے سے پیشانی مسل رہا تھا... دائیں ہاتھ پر پٹی بندھی تھی...

ہانیہ چپ چاپ اس کی طرف بڑھی... اس کے قریب بیٹھ کر اس کے شوز اتارنے چاہے تھے جب وہ ایک جھٹکے سے اٹھا...

"تم سے کہا تھا نا... کہ میرے قریب مت آنا اب تم... میرے ہاتھ سلامت ہیں... اپنے سب کام خود کر سکتا ہوں میں..." درشتی سے کہتے ہوئے وہ ایک طرف سے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

گزرتا صوفے پر جا بیٹھا... ساتھ ہی شوز اتارنے شروع کیے...

ہانیہ خاموشی سے اٹھ گئ... ایک بے بس سی نگاہ اس پر ڈالی... جانے کیوں اس کی یہ بے رخی تکلیف دے رہی تھی... اس کے اور اپنے درمیان موجود رشتے کا احساس بھی ہو رہا تھا... اماوس کی رات اس جن زادے نے ہانیہ کو اپنا اسیر کیا تھا... کیونکہ اماوس کی راتوں میں غیر انسانی مخلوقات کی طاقت عروج پر ہوتی ہے... لیکن اب جیسے جیسے چاند کی تاریخیں بڑھ رہی تھیں ویسے ویسے اس جن زادے کے سحر کا اثر بھی کم پڑتا جا رہا تھا...

"کھانا لاؤں آپ کے لیے...؟؟" ایک اور کوشش کی تھی حسن کی ناراضگی کو کم کرنے کی... بدلے میں حسن نے فقط ایک تلخ نگاہ اس کے وجود پر ڈالی... اور الماری

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

سے اپناٹراؤزرلیتااٹیچ باتھ کی جانب بڑھ گیا...البتہ باتھ روم کے قریب ایک لمحے کو رکا تھاوہ...

"جب تک میں نہا کر نکلوں کوشش کرنا کہ اپنی شکل گم کر لو اس کمرے سے... تمہیں دیکھتا ہوں تو خون کھولتا ہے میرا..." سپاٹ لہجے میں کہہ کر وہ دروازہ بند کر گیا... تحقیر کے احساس سے ہانیہ کی آنکھیں بھر آئیں... آنسو صاف کرتی وہ کمرے سے نکل گئی... برتن یونہی ڈائننگ ٹیبل پر پڑے تھے... وہ لاؤنج میں آ کر صوفے پر بیٹھ گئی... روتے روتے کب آنکھ لگی پتا ہی نہ چلا...

"ہانیہ..." نیند کے عالم میں ہی اسے اپنے بہت قریب کسی سرگوشی کا احساس ہوا... وہ جھٹکے سے آنکھیں کھولتی اٹھ کھڑی ہوئی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"تت... تم..." سامنے اشھب کو کھڑے دیکھ کر وہ خوفزدہ ہوئی...

"ہاں میں... تم پر ظلم ہوتا نہیں دیکھ سکتا... آج اس نے تم پر ہاتھ اٹھایا... میں نے اسے اس کی سزا دے دی... لیکن اس کا آج ہاتھ اٹھا ہے... آئندہ بھی وہ ایسا ہی کرے گا... اور یہ سب میں برداشت نہیں کر سکتا... تم بہت انمول ہو ہانیہ... میری نظر سے دیکھو تو تمہیں پتا چلے کیا اہمیت ہے تمہاری... چلو میرے ساتھ... میری دنیا میں چلتے ہیں... وہاں یہ سب نہیں ہو گا... بس میں اور تم ہوں گے... اور سکون ہی سکون ہو گا..." وہ نرم لہجے میں کہتا اس کا گال چھونے کو آگے بڑھا جب ہانیہ ڈر کر فوراً دو قدم پیچھے ہٹی...

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

"مم...مجھے نہیں جانا تمہارے ساتھ کہیں بھی...میں اپنے شوہر کے ساتھ خوش

ہوں...پپ...پلیز....جان چھوڑ دو میری..."وہ ہاتھ جوڑتے ہوئے گڑ گڑائی...

اس کی بات پر اشھب کی آنکھوں کا رنگ ایک دم بدلنے لگا...آنکھیں سرخ رنگ

ہونے لگی تھیں...غصے کے عالم میں وہ اپنے اصل روپ میں آنے لگا تھا...

"میرے ساتھ تو آج تمہیں جانا ہی ہو گا...اپنی مرضی سے یا زبردستی...یہ تم پہ منحصر

ہے..."آواز کی دلکشی بھی کہیں کھو گئی تھی...عجیب سی آواز تھی اس کی...

"نن..نہیں..."وہ پیچھے ہٹی...تبھی اشھب نے اس کا ہاتھ تھاما تھا...ہانیہ کو اپنے بازو

پر شدید تپش کا احساس ہونے لگا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"چھوڑو مجھے... مجھے کہیں نہیں جانا... لیو می پلیز..." وہ چینخنے لگی تھی... اونچی آواز میں روتے ہوئے چلا رہی تھی... ساتھ ہی اپنا بازو بھی اس کی گرفت سے آزاد کروانے کی کوشش کر رہی تھی... اشعب کی انگلیوں کے لمس سے اسے لگ رہا تھا جیسے اس کی جلد جھلس رہی ہو...

حسن جو کمرے میں سو رہا تھا باہر سے چینخوں کی آواز پر بیدار ہوا... چند لمحے لگے تھے اس کے حواس بیدار ہونے میں... یہ ہانیہ کی آواز تھی... اور اس کی آواز میں دل چیرنے والی اذیت پنہاں تھی... وہ ساری ناراضگی, غصہ اور خفگی بھلائے بغیر سلیپرز پہنے تیزی سے باہر آیا... سامنے عجیب منظر تھا... ہانیہ کے ساتھ کوئی بھی موجود نہ تھا... لیکن اس کے باوجود وہ رو رہی تھی... چلا رہی تھی... کسی کے ساتھ جانے سے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

انکار کر رہی تھی...اور اپنا بازو بھی کھینچ رہی تھی... جبکہ اس کے مقابل کوئی بھی نہ تھا... حسن تیز قدموں سے اس کی جانب بڑھا...

"ہانی... کیا ہوا...؟؟ تم ٹھیک ہو...؟؟" شدید پریشانی کے عالم میں حسن نے اسے کندھے سے تھام کر اس کا رخ اپنی جانب کیا... حسن کے چھوتے ہی اس جن زادے اشھب کو کرنٹ سا لگا.. ہانیہ کی کلائی اس کی گرفت سے آزاد ہوئی... ہانیہ حسن کے سینے سے لگی بلک رہی تھی...

"ہانی... میری جان... کیا ہوا ہے...؟؟ کچھ بتاؤ تو... یوں رو کیوں رہی ہو... چپ ہو جاؤ..." حسن نرمی سے اس کے آنسو صاف کر رہا تھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"حسن...وہ...وہ مجھے لے جائے گا... مم...مجھے اس کے ساتھ نہیں جانا پلیز...مجھے کہیں چھپالیں...مجھے آپ کے ساتھ رہنا ہے... صرف آپ کے ساتھ... مم...مجھے چھپالیں...اس کی نظروں سے دور...اس کی پہنچ سے دور..." وہ سسکتے ہوئے فریاد کر رہی تھی...اس کی بات پر جن زادے نے سلگتی سرخ نگاہوں سے اسے دیکھا...پھر اس سے پہلے کہ اس کا اصل روپ اور اصل چہرہ ہانیہ کے سامنے آتا وہ چھپاک سے غائب ہو گیا... حسن نے ادھر ادھر دیکھا...لیکن وہاں کوئی موجود نہ تھا...ہانیہ کی اس حالت کی وجہ وہ سمجھ نہیں پارہا تھا....

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"ہانی...ادھر کوئی نہیں ہے یار...ریلیکس ہو جاؤ...یہاں بیٹھو...میں پانی لاتا ہوں تمہارے لیے..." اس کی ٹوٹی بکھری حالت پر حسن خود تشویش کا شکار ہو گیا تھا..

"مجھے نہیں بیٹھنا ادھر... مجھے آپ کے ساتھ رہنا ہے حسن..." وہ سسکتے ہوئے بولی...

"اچھا ٹھیک ہے... تم میرے ساتھ ہی آ جاؤ... لیکن یوں رونا تو بند کرو پلیز..." اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھام کر اس کے بال چہرے سے ہٹائے تھے... آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کی لڑیاں صاف کیں... اور اسے شانوں سے تھام کر سہارا دیتا کچن میں لے آیا... کرسی گھسیٹ کر اسے بٹھایا... پھر کانچ کے صاف شفاف گلاس میں پانی لا کر اسے تھمایا...

دو گھونٹ لینے کے بعد ہانیہ نے گلاس ٹیبل پر رکھ دیا... حالت قدرے بہتر ہوئی تھی... وہ خود پر قابو پانے کی کوشش کر رہی تھی... اپنی کلائی کو دیکھا جہاں بظاہر کوئی

نشان نہ تھا... لیکن یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اندر سے جلد جل گئی ہو...

"ادھر دیکھو میری طرف..." ٹیبل سے ٹیک لگا کر حسن نے اس کا رخ اپنی جانب کیا جس کا چہرہ رونے کے باعث سرخ ہو رہا تھا... آنکھیں بھی متورم تھیں... ایک نظر اس کی طرف دیکھ کر وہ نگاہیں جھکا گئی تھی...

"کیا ہوا ہے...؟؟ کوئی ڈراؤنا خواب دیکھا ہے کیا...؟؟" وہ نرمی سے استفسار کر رہا تھا...

"وہ میرا خواب نہیں ہے حسن... وہ سچ میں ہے... یقین کریں میرا.. میں نے اسے حقیقت میں دیکھا ہے... وہ مجھے آپ سے چھین لینا چاہتا ہے..." وہ چلا ہی تو اٹھی تھی

اس کی بات پر... حسن حیران سا اس کا ردعمل دیکھے گیا...

"اچھا ٹھیک ہے... ریلیکس ہو جاؤ... اور مجھے بتاؤ... کیا کہتا ہے وہ..." صرف اسے تسلی دینے کی خاطر وہ مان گیا تھا... ہانیہ نے سسکیوں کے درمیان اسے اب تک کے تمام واقعات بتا دیئے... حسن پریشان سا اسے دیکھے گیا... وہ جو یہ سمجھ رہا تھا کہ شادی کے بعد ہانیہ کی حالت بہتر ہو چکی ہے تو وہ غلط تھا... اس کی حالت اب بھی پہلے جیسی ہی تھی... فرق صرف اتنا تھا کہ وہ اب کچھ بھی حسن کو بتاتی نہ تھی... اور جب آج اس نے تمام رازوں سے پردہ ہٹایا تو حسن گہری سانس بھر کر رہ گیا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"میں نے آپ سے کہا تھا نا حسن... وہ بہت برا ہے... کسی عامل سے رجوع کریں... لیکن آپ نے میری بات نہیں سنی... وہ میرے اور آپ کے درمیان دوریاں پیدا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

کرنے میں کامیاب ہو چکا ہے... وہ ہمارے درمیان موجود اس رشتے کو ختم کروانا چاہتا

ہے... کیونکہ جب تک میں آپ کے نکاح میں ہوں وہ نہ تو آپ کا کچھ بگاڑ سکتا ہے نہ

میرا... تبھی ہمارے درمیان لڑائیاں کروائیں اس نے... ہمارے درمیان اتنے فاصلے

پیدا کر دیئے... وہ کہتا ہے آپ سے چھٹکارا دلانے کے بعد وہ مجھے اپنی دنیا میں لے جائے

گا... میں نہیں جانتی کہ اس نے کیا جادو کیا تھا مجھ پر... لیکن میں اس کی اسیر ہو گئی...

شاید اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ اپنے کام میں مصروف رہ کر مجھے فراموش کرتے جا

رہے تھے... اور میں تنہا سے تنہا ہوتی جا رہی تھی... شاید اسی چیز کا فائدہ اٹھایا اس

نے... مجھے اتنی اہمیت کا احساس دلایا، ایک ایسی خوابوں اور خیالوں کی دنیا میں لے گیا

کہ میں اس کے سحر میں گرفتار ہوتی چلی گئی... میرے اور آپ کے درمیان موجود یہ

رشتہ کمزور ہوتا جا رہا تھا اور وہ مجھے اپنے ساتھ کسی پکی اور مضبوط ڈور میں باندھتا جا رہا

تھا... میں خود اپنے دل و دماغ پر قابو نہیں رکھ پائی حسن... آپ میں اور آپ سے

جڑے اس رشتے میں میری دلچسپی کم سے کم ہوتی چلی گئی... لیکن آج... آج آپ کے غصے, آپ کی شدید ناراضگی نے جیسے مجھے کسی ٹرانس کی سی کیفیت سے باہر نکالا... اس کے ساتھ میرا رشتہ کتنا بھی مضبوط ہو جائے لیکن آپ سے زیادہ مضبوط نہیں ہو سکتا... میرا نکاح آپ سے ہوا ہے... اور مجھے اس کے شر سے بچانے اور آپ کے اور اپنے رشتے کی حقیقت پہچاننے کی طاقت اللہ نے دی ہے... آپ کی محبت کا احساس ہوتے ہی اس کا سحر میرے وجود پر سے, میرے دل و دماغ پر سے چھٹنے لگا تھا... اور آج... ابھی جب آپ نے مجھے چھوا تو اس نے فوراً میری کلائی آزاد کر دی... اسے کرنی پڑی تھی حسن... کیونکہ آپ میرے محرم ہیں... مجھے چھونے کا حق اللہ نے فقط آپ کو تفویض کیا ہے... اسے نہیں..." وہ روتے ہوئے جانے کیا سے کیا کہے جا رہی تھی...

حسن بس اسے دیکھے گیا...اس کے لہجے سے, اس کی آنکھوں سے صاف ظاہر ہو رہا تھا

کہ وہ جھوٹ نہیں بول رہی... لیکن...ان سب باتوں کو حقیقت تسلیم کرنے سے

عقل انکاری ہو رہی تھی...ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ جنات انسانوں کی دنیا میں گھس

آئیں...جب کہ اللہ نے دونوں دنیاؤں کی ایک سرحد مقرر کر رکھی ہے...اس سرحد

کو کوئی کیونکر پار کر سکتا ہے...

"آپ...آپ میرا یقین کر رہے ہیں نا حسن...؟؟"وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہی

تھی... حسن سمجھ نہیں پایا کہ کیا جواب دے اسے...

"اچھا ٹھیک ہے... صبح دیکھتے ہیں کیا حل نکلتا ہے اس سب کا... چلو ابھی کمرے میں

چل کر سو جاؤ...ورنہ طبیعت زیادہ خراب ہو جائے گی تمہاری..." نرمی سے کہتے

ہوئے حسن نے اسے ہاتھ پکڑ کر اٹھایا...اور کمرے میں لے گیا...پانی کے ساتھ اسے

چند ٹیبلٹس دیں جن میں نیند کی گولی بھی شامل تھی...کچھ ہی دیر بعد ہانیہ گہری نیند سو

چکی تھی جبکہ حسن پریشان سا اسے دیکھتے ہوئے ساری رات سوچتا رہا کہ کیا کرے...

کیا اسے واقعی کسی عامل سے رجوع کرنا چاہیے...اگر ہانیہ اس بات پر یقین رکھتی تھی

کہ کوئی عامل اس مسئلے کو حل کر سکتا ہے تو عامل کو بلانے میں کوئی حرج تو نہ تھا...لیکن

وہ یہ بھی جانتا تھا کہ آجکل اس طرح کے لوگ صرف فراڈ کرتے ہیں...پیسے کمانے کا

ذریعہ بنا رکھا ہے لوگوں نے اس کام کو....ایسے میں کوئی صحیح بندہ کیسے مل سکتا ہے

اسے...جو اس سب میں واقعی ماہر ہو...وہ ساری رات اس نے آنکھوں میں کاٹی

تھی...ایک بات تو وہ مان چکا تھا کہ ہانیہ پر شک کر کے اس نے غلط کیا...یقیناً وہ اس کی

غلط فہمی تھی...اور اس غلط فہمی کی بنا پر ہی وہ اس پر ہاتھ اٹھا گیا...

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

صبح جب وہ آفس کے لیے تیار ہونے لگا تب بھی ہانیہ بے حد سہمی ہوئی تھی...

"حسن پلیز مجھے گھر میں اکیلی چھوڑ کر مت جائیں... مجھے خوف آتا ہے..." وہ رونے والی ہو گئی تھی... حسن جو ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑا کف لنکس بند کر رہا تھا... ہانیہ کی تیسری بار دہرائی گئی اُس بات پر مڑ کر اسے دیکھنے لگا... پھر چلتا ہوا اس کی طرف آیا جو بیڈ کی پائینتی کی جانب بیٹھی آنکھوں میں آس و امید کا جہاں آباد کیے اسے تک رہی تھی...

"یار... بتایا تو ہے... آج جانا ضروری ہے... بہت اہم میٹنگ ہے میری... ٹائم ٹو ٹائم

فون پہ باس کو انکار بھی نہیں کر سکتا کہ میں ساری تیاری کر چکا ہوں... کوشش کروں گا جلدی آنے کی... کہیں باہر چلیں گے پھر...ڈنر باہر کریں گے... تم پریشان مت ہو...کچھ نہیں ہوگا...دروازہ اچھی طرح بند رکھنا...اگر کسی قسم کا کوئی مسئلہ ہو تو مجھے کال کر لینا...میں بھی وقتاً فوقتاً کال کرتا رہوں گا..."اس کے قریب نیچے بیٹھ کر اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا تھا...ہانیہ کے وجود پر لرزش سی طاری تھی... ہاتھوں میں بھی کپکپاہٹ تھی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"حسن...اگر...اگر وہ پھر آ گیا تو...یہ کھڑکیاں دروازے اس کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتے..."وہ ہراساں نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی...لہجہ بھی بھیگا ہوا سا تھا...

"ہانی بہادر بنو یار... کیا ہو گیا ہے تمہیں... تم تو کسی چیز سے خوفزدہ نہیں ہوتی

تھیں... میں تو تمہاری بہادری سے بہت متاثر تھا... لگتا ہی نہیں کہ تم وہی ہانیہ ہو...

ایسی ڈرپوک ہانیہ کو تو نہیں اپنا بنایا تھا میں نے... میں تمہارے ساتھ ہوں نا... مانا کہ

کچھ عرصہ کام کی دھن خود پر سوار کر کے تمہیں فراموش کر دیا تھا... تمہاری طرف

سے غفلت برتی تھی لیکن اس کے لیے میں معذرت خواہ ہوں... یقین کرو اب ایسا

کچھ نہیں ہو گا... ہم ایک دوسرے کے لیے بنے ہیں تبھی تو ہمارے رب نے ہمیں

ملایا... کوئی دوسرا ہمیں جدا نہیں کر سکتا... ہمارے درمیان فاصلے پیدا نہیں کر

سکتا... جب تک ہمارا رب نہ چاہے... اللہ پر بھروسہ رکھو بس... اللہ نے انسانوں کو

انسانوں کے لیے ہی تخلیق کیا ہے... اور اس کی مخلوق میں سے کوئی کسی کو الگ نہیں کر

سکتا... اس کی قسمت کا فیصلہ نہیں کر سکتا... قدرت کے اصولوں کی خلاف ورزی

کرنے کی جرأت کسی میں نہیں... اللہ کی بنائی حدود کو پار کرنا ناممکن ہے... تم سمجھ

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

رہی ہونا میری بات...؟؟"وہ اس کی آنکھوں سے بہتے اشکوں کو اپنی انگلی کی پوروں سے صاف کر رہا تھا...اسے امید دلا رہا تھا... تسلی دے رہا تھا...ہانیہ نے دل میں دبے خوف کے باوجود اس کی باتوں پر اثبات میں سر ہلایا...اس کا شوہر اس کے ساتھ تھا... تو وہ کسی کا بھی مقابلہ کر سکتی تھی...یہ حسن کا بخشا مان ہی تھا کہ وہ روتے روتے مسکرا دی تھی...صرف اس لیے کہ حسن پریشان ہو کر آفس نہ جائے...

"میں کچھ دیر رک جاتا ہوں...ملازمہ آنے ہی والی ہے...اس سے بات کروں گا... فل ڈے کے لیے ہائیر کر لیتے ہیں اسے...اگر تو مان گئی تو ٹھیک...ورنہ ایک دو دن میں کسی اور ملازمہ کو رکھ لیتے ہیں جو میرے آنے تک تمہارے ساتھ رہے...یوں تم سارا دن اکیلی نہیں ہو گی...وہ تمہارے ساتھ ہو گی تو تمہارا خوف بھی کم ہو جائے گا... باقی اس سارے مسئلے کا بھی کوئی حل نکالتا ہوں میں...تم ٹینشن مت لو..."محبت

بھرے لہجے میں کہتے ہوئے حسن نے اس کے لبوں پر دھیمی سی مسکان دیکھی تو آہستہ سے اس کے سر سے سر ٹکرایا....اس کی نم پلکوں اور ہونٹوں کی مسکان دیکھ کر یوں لگ رہا تھا جیسے دھوپ میں برسات ہو رہی ہو...

وہ تیاری کر کے کچن میں آیا تو ہانیہ ناشتہ بنانے لگی تھی... حسن نے اسے جا کر کندھوں سے تھام کر ایک جانب بٹھایا...

"تم یہاں بیٹھو... آج ناشتہ میں تیار کرتا ہوں..."اس کے نا نا کرنے کے باوجود وہ خود سینڈوچز بنانے لگا تھا... ساتھ ایک چولہے پر چائے کا پانی بھی چڑھا دیا...ہانیہ شادی کے بعد پہلی بار اسے کچن میں کام کرتے دیکھ رہی تھی تبھی شرمندگی نے اسے آن گھیرا...

"حسن پلیز رہنے دیں آپ.... میں کر لیتی ہوں..." وہ پھر سے منمنائی...

"چپ... بالکل چپ ہو جاؤ... لڑکی... پیار کی بات سمجھ نہیں آتی تمہیں...؟؟ میں شادی سے پہلے اپنا ناشتہ خود ہی بنایا کرتا تھا... یہ تو تم نے شادی کے بعد مجھے ہڈ حرام بنا دیا... کیا ہو جائے گا اگر کبھی کبھار میں خود اپنے ہاتھوں سے ناشتہ بنا کر اپنی بیوی کو کھلاؤں... آفٹر آل... تم میری اکلوتی بیوی ہو..." محبت بھری دھونس سے لبریز لہجہ آخر میں قدرے شرارتی ہوا... وہ فقط ہانیہ کا دھیان بٹانا چاہ رہا تھا اور اس میں کافی حد تک کامیاب بھی رہا تھا...

اپنے ہاتھوں سے ہانیہ کو ناشتہ کروانے کے ساتھ ساتھ اس نے خود بھی ناشتہ کیا... پھر

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

برتن اٹھا کر سنک میں رکھتے ہوئے وقت دیکھا... ملازمہ کے آنے کا وقت ہو چکا تھا...

ہانیہ کے ساتھ کمرے میں آتے ہوئے اس نے کولیگ کو کال کر کے لیٹ آنے کا بتایا...

بریف کیس کھول کر تمام ضروری ڈاکیومینٹس چیک کیے... لیب ٹاپ پر کچھ ضروری میلز چیک کیں... باہر سے کھٹ پٹ کی آوازیں سنائی دینے لگی تھیں... غالباً ملازمہ آ چکی تھی... ہانیہ جو آوازیں سن کر باہر جانے کے لیے دروازے کی جانب بڑھی تھی حسن کی آواز پر رکی...

"بیوی... کوٹ تو پہنا دو یار..." نہ جانے کتنے ماہ بعد حسن نے اسے یوں بلایا تھا... محبت سے, لگاوٹ سے... اور اسے کوٹ پہنانے کا کہا تھا... ورنہ ہر روز صبح کچھ نہ کچھ گم جانے پر اس کا موڈ خراب ہو جاتا اور غصے میں ہی گھر سے جاتا تھا وہ... ہانیہ نے ہینگر میں لٹکا اس کا کوٹ اتارا... اور اسے پہنانے لگی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"میری گھڑی..." وہ اپنا والٹ دراز سے نکال رہا تھا جب ہانیہ سے پوچھا...

"میں نے صبح تکیے کے نیچے سے اٹھا کر یہیں رکھی تھی دراز میں والٹ کے ساتھ..."

ہانیہ جلدی سے آگے بڑھی کہ کہیں پھر حسن کا موڈ نہ بگڑ جائے...

"لیکن یہاں نہیں ہے اب..." حسن نے چیزیں الٹ پلٹ کیں...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"مم...میں نے یہیں رکھی تھی حسن...پتا نہیں کہاں گئی..." وہ ایک دم ڈر گئی تھی...شاید اس خوف میں مبتلا ہو گئی تھی کہ اب پھر اس کا اور حسن کا جھگڑا ہو گا...حسن نے اس کے چہرے کی جانب دیکھا جہاں ہوائیاں اڑ رہی تھیں...اسے

ترس آیا تھا ہانیہ پر... خود پر شرمندگی بھی ہوئی کہ وہ غصے میں کتنا برا رویہ اختیار کر جاتا تھا ہانیہ کے ساتھ... تبھی تو وہ اتنی ہراساں ہو گئی تھی ایک معمولی سی گھڑی کے نہ ملنے پر...

"ریلیکس ہو جاؤ یار... اتنا ڈر کیوں رہی ہو... ایک گھڑی ہی تو ہے... ابھی نہیں مل رہی تو کوئی بات نہیں... یہیں کہیں ہو گی... مل جائے گی..." نرم لہجے میں کہتے ہوئے اس کا گال تھپتھپایا تھا... ہانیہ پہلے بے یقینی سے اسے دیکھتی رہی... پھر اس کی آنکھوں میں نمی جھلکنے لگی... وہ تو ترس کر رہ گئی تھی حسن کے اس لہجے کے لیے... اس نرمی کے لیے... اس توجہ اور محبت کے لیے... یقین ہی نہ آ رہا تھا کہ حسن پہلے کی طرح ہو گیا ہے...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ملازمہ سے بات کرنے اور اسے فل ٹائم ڈیوٹی کا کہنے کے بعد وہ ہانیہ کے ساتھ چلتا لاؤنج کے دروازے تک آیا...

"پریشان مت ہونا...میں آفس جا کر کال کروں گا... ٹھیک ہے...؟؟"اس کا خود بھی دل نہیں چاہ رہا تھا ہانیہ کو چھوڑ کر جانے کو کہ رات اس کی حالت دیکھ کر اور اسے کھونے کے احساس سے ہی وہ ڈر گیا تھا...اس کے سامنے خود کو نارمل ظاہر کر رہا تھا لیکن وہ ہی جانتا تھا کہ اندر سے خود کتنا پریشان ہے...ہانیہ کے اثبات میں سر ہلانے پر اس کی پیشانی کو لبوں سے چھوتا وہ گاڑی کی جانب بڑھ گیا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"کیا بات ہے... کچھ پریشان سے لگ رہے ہو..." میٹنگ کے بعد وہ اپنے کیبن میں بیٹھا تھا... لنچ ٹائم تھا اور اس کا دوست اور کولیگ احمد اس کے کیبن میں ہی بیٹھا تھا جب حسن کی خاموشی اور اداسی کو محسوس کر کے پوچھے بنا نہ رہ سکا...

"ہاں... نہیں یار... کچھ نہیں.... بس گھر کا کچھ مسئلہ ہے..." حسن نے اسے ٹالنا چاہا تھا... لیکن در حقیقت اسے خود کسی ایسے بندے کی ضرورت تھی جس سے بات کر کے وہ اس مسئلے کا کوئی حل نکال سکتا...

"کیا ہوا ہے...؟؟ اگر تم مناسب سمجھو تو مجھ سے ڈسکس کر سکتے ہو... ہو سکتا ہے میں تمہاری مدد کر سکوں... میرا مطلب اگر کوئی فنانشل پرابلم ہے تو بلا جھجھک مجھ سے کہو... دوست صرف کہا ہی نہیں دل سے مانا بھی ہے تمہیں..." احمد ایک مخلص

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

انسان تھا...اس پرائے شہر میں جہاں حسن خود کو بالکل تنہا تصور کرتا تھا وہاں اسے احمد جیسا مخلص دوست ملا تھا جو ہر وقت دوسروں کی مدد کرنے کو تیار رہتا...وہ کراچی کا ہی رہائشی تھا اور قابل اعتماد بھی تھا...

حسن نے سوچا کہ وہ کراچی کا ہے تو یقیناً یہاں کسی عامل وغیرہ کو جانتا ہو گا...ہو سکتا ہے اس سے بات کر کے کچھ حل نکل آئے...بس یہی سوچ کر مناسب لفظوں میں اسے ساری صورتحال بتادی...ہانیہ کی ذہنی حالت, اس کی کیفیت, اس کے خوف اور ڈر...احمد مٹھی لبوں پر جمائے خاموشی اور توجہ سے اس کی ساری بات سنتا رہا...

"بس یار...میں نے اس کی باتوں کو کافی عرصہ اگنور کیا... غلطی کی...وہ ٹھیک ہی کہتی ہے شاید...کسی عامل سے رجوع کرنا چاہیے ہمیں...اگر تم کسی ایسے قابل

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

بھروسہ آدمی کو جانتے ہو جو ہمارا مسئلہ حل کر سکے تو مجھے اس کا بتا دو پلیز... بہت پریشانی پھیلی ہوئی ہے ہمارے گھر..." حسن ہاتھوں میں سر گرائے بیٹھا تھا... اس کے لہجے سے ہی اندازہ ہو رہا تھا کہ ہانیہ کی حالت پر وہ کس قدر اپ سیٹ ہے...

احمد بہت دیر تک کسی گہری سوچ میں ڈوبا رہا... پھر سر اٹھا کر حسن کی طرف دیکھا...

"دیکھو یار... مسئلہ واقعی گھمبیر ہے... لیکن میری مانو یہ پیروں فقیروں اور عاملوں کے چکر میں نہ ہی پڑو تو اچھا ہے... یہ سب ایک ڈھونگ ہے... چال سازی ہے اور کچھ نہیں... آج کل ہر دوسرا بندہ پیسہ کمانے کی خاطر لوگوں کو بیوقوف بنا رہا ہے... بھیس بدل کر خود کو بابے ظاہر کرتے ہیں... رقم لیتے ہیں اور رفو چکر ہو جاتے ہیں... اور پھر یہ بھوت پریت... جنات... ان سب پر تم کب سے یقین کرنے لگ گ ئے... ایسا کچھ

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

نہیں ہوتا... تم نے بتایا نا کہ بھابھی کو بھوت دیکھنے کا شوق تھا... جنات کی کہانیاں اور ناولز پڑھتی تھیں وہ... تو میرے خیال میں یہی سب ان کے دماغ میں بیٹھ چکا ہے... اگر جن یا بھوت کا کوئی وجود ہوتا تو تمہیں بھی محسوس ہوتا... اس گھر میں اس کی موجودگی کا تمہیں بھی احساس ہوتا... میرے خیال میں بھابھی کو کسی عامل کی بجائے ایک اچھے سائیکاٹرسٹ کی ضرورت ہے جو ان کی ذہنی الجھنوں کو سلجھا سکے... اگر تم چاہو تو میں ایک اچھی سائیکاٹرسٹ کا پتا بتا سکتا ہوں تمہیں... مسز نادیہ اجمل کے نام سے مشہور ہیں وہ... کراچی کی سب سے بہترین سائیکاٹرسٹ ہیں... بڑے بڑے لوگ اپنے مسائل کے حل کے لیے ان کے پاس آتے ہیں... ان سے اپائنٹمنٹ ملنے میں ہی ہفتوں گزر جاتے ہیں... لیکن تمہیں ایک فیور مل سکتی ہے کہ ایک سے دو ہفتوں تک کی اپائنٹمنٹ مل سکتی ہے... کیونکہ میری بہن بھی ہیں وہ... ان سے بھابھی کا سارا کیس ڈسکس کروں گا میں... اگر تم کہو تو... تین سے چار سیشنز میں ہی بھابھی کی

طبیعت سنبھلنے لگے گی... یہ یقین دلاتا ہوں میں تمہیں... باقی جیسے تم مناسب سمجھو ویسا کر لو..." احمد کی باتوں پر وہ سوچ میں ڈوب گیا... وہ خود بھی عاملوں کے چکر میں پڑنا نہیں چاہتا تھا کہ دنیا کی دھوکہ دہی سے خوب واقف تھا...

کافی دیر سوچنے کے بعد اس نے بالآخر ہامی بھر ہی لی... اگر احمد اتنا یقین دلا رہا تھا تو ایک بار سائیکاٹرسٹ سے بات کرنے میں کیا حرج تھا... کیا معلوم اسی کے پاس ان کے مسئلے کا حل ہو... اور اگر پھر بھی کوئی حل نہ نکل سکا تو پھر کسی عامل کا پتا کروا لیں گے وہ...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

احمد نے مسز نادیہ اجمل سے بات کی تھی... حسن بھی خود ان سے جا کر مل چکا تھا...

کافی نائس اور شفیق سی خاتون تھیں... خاص طور پر ان کے لہجے کی چاشنی دل موہ لیتی

تھی... سارا کیس سننے کے بعد انہوں نے کافی امید دلائی تھی ہانیہ کے حوالے سے...

دو ہفتے بعد کی اپائنٹمنٹ ملی تھی انہیں... حسن ایک امید کا دیا لیے ان کے آفس سے نکلا

تھا... ہانیہ کو فی الوقت اس نے اس سائیکاٹرسٹ کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا...

پچھلے چند دن سے گھر میں سکون تھا... کوئی واقعہ بھی نہ ہوا تھا... شاید اس لیے کہ

حسن کی توجہ اور محبت پا کر ہانیہ کا دھیان ان سب باتوں سے ہٹ گیا تھا... حسن اپنی

موجودگی میں اسے کچھ اور سوچنے کا موقع ہی نہ دیتا تھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

پچھلے چند دنوں سے گھر میں سکون تھا... لیکن جانے کیوں ہانیہ کا دل سہما سہما سا رہتا...

اسے لگتا تھا کہ اس جن زادے اشہب کی طرف سے یہ خاموشی کسی بڑے طوفان کا

پیش خیمہ ثابت ہو گی... حسن کا رویہ کافی بہتر ہو چکا تھا اس کے ساتھ... وہی پہلے والا

حسن بن چکا تھا وہ... لونگ، کیئرنگ... محبت کرنے والا شوہر...

وہ کچن میں موجود تھی... پانی کا گلاس بھرتے ہوئے وہ کرسی پر بیٹھی پانی پی رہی تھی...

نظریں باہر کھڑکی کے پار نظر آتے لان میں تھیں... ملازمہ باہر گئی تھی... سبزی اور

گھر کا کچھ سامان لینے... ہانیہ نے خود ہی اسے بھیجا تھا... ملازمہ ڈر رہی تھی کہ کہیں کسی

کوتاہی کے باعث حسن سے ڈانٹ نہ پڑ جائے لیکن ہانیہ کے تسلی دینے پر چلی گئی...

پانی پیتے پیتے ایک دم ہانیہ کو کمر میں شدید تکلیف کا احساس ہوا... گلاس کو میز پر رکھتے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ہوئے وہ کراہتی ہوئی کمر کو مسلنے لگی... اس کی طبیعت اچانک خراب ہونے لگی تھی...

دل گھبرانے لگا... سانس لینے میں دشواری ہونے لگی... پورا جسم شدید درد کی لپیٹ

میں آگیا... اس کی آنکھیں باہر کو ابلنے لگی تھیں... وہ چیخنے لگی... درد کی شدت

برداشت سے باہر ہو رہی تھی... کچھ دیر درد سے تڑپنے کے بعد اس کا جسم ایک دم تھم

گیا... بال چہرے پر بکھر گئے تھے... جب اس نے سر اٹھایا تو اس کا چہرہ خطرناک

حد تک بگڑ چکا تھا... آنکھیں لہو رنگ ہو رہی تھیں... پتلیاں اوپر کی جانب چڑھ چکی

تھیں جبکہ لبوں پر عجیب سے مسکراہٹ تھی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"تم میرے ساتھ نہیں جاؤ گی...؟؟ میری محبت دیکھی ہے تم نے... میرا غصہ

نہیں.. تمہیں پانے کے لیے بہت کچھ کیا ہے میں نے... بہت انتظار کیا ہے... تمہیں

اپنی طرف راغب کرنے کی کوشش بھی کی... لیکن اس حسن نام کا طلسم تمارے سر

سے اترنے کا نام ہی نہیں لے رہا... مجھے کمزور کر دیا تم نے... لیکن چین سے رہنے نہیں دوں گا تم دونوں کو... چاہے تمہیں ہی تکلیف کیوں نہ دینی پڑے... تمہیں حاصل کرنے کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتا ہوں میں... میرے پاس آنا ہی پڑے گا تمہیں... ہر قیمت پر..." اس کے منہ سے مردانہ آواز سنائی دی تھی... ساتھ ہی سرخ رنگ آنکھوں سے سامنے پڑے کانچ کے گلاس کو دیکھا... پانی نیچے فرش پر گراتے ہوئے سلیب سے ٹکرا کر گلاس کو توڑا... اور ہاتھ میں رہ جانے والے ٹکڑے کو چمکتی نگاہوں سے دیکھا... اگلے ہی لمحے اس کانچ کو اپنی کلائی پر چلا دیا تھا اس نے... بار بار اپنے بازو پر بے دردی سے وار کرتے ہوئے اس کے منہ سے مردانہ ہنسی کی آواز برآمد ہو رہی تھی... ساتھ ہی ساتھ ہانیہ کی آواز میں سسکیاں اور چیخیں بھی نکل رہی تھیں... لیکن ہنسی کی آواز غالب تھی... جبکہ بازو سے خون نکلتا فرش کو رنگین کر رہا تھا...

ملازمہ جو سامان لے کر گھر آئی تھی...اس نے ہانیہ کو یوں اپنے ہی بازو پر وار کرتے دیکھا تو سامان اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے جا گرا...

"بی بی جی...یہ کیا کر رہی ہیں آپ..."وہ حیران پریشان سی کھڑی تھی...صورتحال دیکھ کر اس کا دماغ ہی گھوم کر رہ گیا تھا...وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ کیا کرے...

جب حواس ٹھکانے آئے تو ملازمہ تیزی سے آگے بڑھی...تب تک ہانیہ کے وجود کو جن زادے نے آزاد کر دیا تھا...

"بی بی جی.. کیا ہو گیا ہے آپ کو...خود کو کیوں زخمی کر دیا آپ نے...ابھی کچھ دیر

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

پہلے تو آپ بالکل ٹھیک تھیں..."وہ روہانسی ہوتی ہانیہ کے سامنے آئی جس کے چہرے پر اب شدید تکلیف کے آثار تھے...وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے اپنی کلائی کو دیکھ رہی تھی...

منہ سے سسکاریاں بلند ہو رہی تھیں...نقاہت کے باعث کھڑے ہونا مشکل ہونے لگا...سر چکرا رہا تھا...اگلے ہی لمحے وہ ہوش کھوتے ہوئے لہرا کر زمین بوس ہوئی...

ملازمہ کے ہاتھ پیر پھول کر رہ گئے...اپنے دوپٹے کا کونہ پھاڑ کر ہانیہ کی کلائی پر باندھ کر خون روکنے کی کوشش کی...پھر تیزی سے لینڈ لائن کی جانب آتے ہوئے اس نے حسن کو کال ملائی...

🖤🖤🖤🖤🖤🖤

وہ لوگ اس وقت ہاسپٹل میں تھے... ملازمہ نے حسن کو تفصیلاً ہر بات سے آگاہ کر دیا

تھا... وہ یہ تو نہ جانتی تھی کہ ہانیہ پر کسی چیز کا سایہ ہے یا کسی انجانی طاقت نے اس پر وار

کیا... البتہ یہ معلوم تھا اسے کہ ہانیہ نے خود اپنے آپ کو زخمی کیا تھا... خون زیادہ بہہ

جانے کے باعث ڈاکٹرز نے ابھی تک اسے انتہائی نگہداشت میں رکھا تھا...

تقریباً دو سے تین گھنٹے کے بعد اسے ایمرجنسی وارڈ میں شفٹ کیا گیا...

حسن کو اپنے سامنے دیکھتے ہی وہ رو دی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"میں نے کہا تھا نا حسن... مجھے اکیلی مت چھوڑیں... اس نے... اس نے مارنے کی

کوشش کی مجھے... دیکھیں میرا حال... میری تکلیف, میری اذیت کا اندازہ نہیں لگا

سکتے آپ..." وہ سسک رہی تھی... اس کی حالت دیکھ کر ضبط کے باعث حسن کی

آنکھوں میں گلابی پن سا در آیا..... اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے حسن نے اس کا سر

اپنے کندھے سے لگایا...

"فکر مت کرو ہانی....سب ٹھیک ہو جائے گا..." وہ فقط اتنا ہی کہہ پایا تھا...اسے یہ

نہیں کہہ سکا کہ خود کو زخمی کرنے والی بھی وہ ہی تھی... کسی اور نے زخمی نہ کیا تھا

اسے... ملازمہ نے بھی اس بات کی گواہی دی تھی... کوئی تیسرا اس وقت وہاں موجود

نہ تھا جب یہ واقعہ پیش آیا... پھر یہ سب کوئی اور کیسے کر سکتا تھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

🖤🖤🖤🖤🖤

ان دو ہفتوں میں کافی عجیب واقعات ہوئے...ہانیہ اکثر رات کو کمرے سے غائب

ہوتی... حسن اسے ڈھونڈ ڈھونڈ کر پاگل ہونے لگتا...ایک رات باہر روڈ پر چلتی جا رہی تھی وہ...یوں جیسے اپنے ہوش میں نہ ہو... حسن نے وقت پر پہنچ کر اسے بچایا تھا ورنہ ایک سیکنڈ کی تاخیر پر سامنے سے آتی گاڑی اسے کچل کر آگے بڑھ چکی ہوتی... کبھی کبھار وہ باہر لاؤنج میں ہوتی... گھر امیک اپ کیا ہوتا اور لاؤنج سے اس کے باتیں کرنے کی آوازیں سنائی دیتیں... حسن کو اس کی بات کی کچھ سمجھ نہ آتی...اس کے لاؤنج میں آتے ہی وہ بالکل خاموش ہو جاتی...ہر گزرتے دن کے ساتھ اس کی طبیعت بگڑتی جا رہی تھی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

حسن کے کہنے پر احمد نے بات کر کے اپائنٹمنٹ کی تاریخ پہلے کی رکھوالی...اور بالآخر وہ دن آ ہی گیا جب پہلی بار ہانیہ کو لے کر حسن ڈاکٹر نادیہ اجمل کی کلینک میں داخل ہوا...

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہ طلسم ایک دم ٹوٹا تھا... وہ ہوش میں آئی تو اجنبی نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھنے لگی... یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ عرصے بعد نیند سے جاگی ہو گی... ہپناٹزم کے اس عمل کے دوران وہ کیا کیا بول گئی تھی اسے کچھ معلوم نہ تھا...

سامنے دیکھا تو ڈاکٹر نادیہ اجمل ٹیپ ریکارڈر بند کر رہی تھیں... ہانیہ کے دیکھنے پر وہ بھی ہانیہ کی جانب متوجہ ہوئیں... ہلکی سی مسکراہٹ نے ان کے چہرے کا احاطہ کیا... پھر وہ اٹھیں... کمرے کی لائٹ آن کی اور ٹیبل کے پیچھے موجود اپنی کرسی سنبھالی...

"یہاں آجایئے مسز حسن..." نرمی سے اسے مخاطب کیا... پھر بیل بجائی تو آفس بوائے اندر داخل ہوا...

"مسٹر حسن رضا کو بھیجیے اندر..." آفس بوائے ان کی بات سن کر باہر نکل چکا تھا...

کچھ ہی دیر بعد حسن اندر آیا... ڈاکٹر نادیہ اجمل نے دوسری کرسی پر اسے بیٹھنے کا اشارہ

کیا...

"مسز حسن... آپ تھوڑی دیر کے لیے اس کرسی پر چلی جائیے... مجھے کچھ ضروری بات کرنی ہے ان سے..." شائستگی سے ہانیہ کو مخاطب کیا تھا انہوں نے... ہانیہ چند لمحے خالی خالی نگاہوں سے انہیں دیکھے گئی... پھر اٹھ کر اس کرسی کی طرف چلی گئی...

"مسٹر حسن رضا... میں جو کچھ کہنے جا رہی ہوں اسے دھیان سے سنیے... آپ کی وائف پرسنیلٹی ڈس آرڈر کا شکار ہیں... یہ ایک نفسیاتی بیماری ہے... جس میں ایک انسان خود ہر چیز امیجن کرتا ہے... اسے یوں لگتا ہے جیسے کوئی اسے مارنا چاہتا ہے, یا نقصان پہنچانا چاہتا ہے... جبکہ در حقیقت ایسا نہیں ہوتا... اس حالت میں مریض اپنے خیر خواہوں کو بھی اپنا دشمن سمجھنے لگتا ہے... ہر پل اداس اور پریشان رہنا... اکیلے رہنے سے خوفزدہ ہونا... رشتوں کو نبھانہ پانا, اور خود کو زخمی کرنا, نقصان پہنچانا... یہ سب اثرات ہیں جو اس بیماری کی وجہ سے ہوتے ہیں... یوں سمجھ لیں کہ اس مرض میں انسانی دماغ کچھ دیر کے لیے واقعات کو ذہن میں محفوظ نہیں رکھ پاتا... مریض

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

خود اپنے آپ کو زخمی کرتا ہے...اور پھر جب اس حالت سے باہر آتا ہے تو اسے کچھ یاد نہیں رہتا...بس اسے یوں لگتا ہے جیسے کسی اور نے اسے مارنے کی کوشش کی...اور وہ خود اپنی پرچھائی تک سے ہراساں ہو جاتا ہے...اس کی بہت سی وجوہات ہو سکتی ہیں... بچپن کی محرومیاں, ماں باپ کے لڑائی جھگڑے, تنہائی, یا کوئی ایسی خواہش جو پوری نہ ہو پائے اسے سوچتے سوچتے مریض پر سنیلیٹی ڈس آرڈر کا شکار ہو جاتا ہے..." ڈاکٹر نادیہ اجمل سانس لینے کو رکیں...ان کی آواز دھیمی تھی...انتہائی دھیمی... حسن نے مڑ کر ہانیہ کی طرف دیکھا جو ان دونوں سے بے نیاز چھت کو گھورے جا رہی تھی...

"اس کا کوئی حل ہے ڈاکٹر...؟؟" حسن نے آہستگی سے پوچھا...سر جھکا رکھا تھا... ہانیہ کو اس حالت میں دیکھنا اس کے لیے بے حد مشکل ثابت ہوتا تھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"ویل... حل تو ہر چیز کا ہوتا ہے مسٹر حسن...شاید آپ کی اگنورنس کے باعث وہ اس حال تک پہنچ چکی ہیں کہ اپنے آپ میں مگن رہتی ہیں اور ارد گرد ہونے والی کسی سرگرمی میں ان کی دلچسپی نہیں...آپ نے اپنی مصروفیات میں گھر کر انہیں شدید تنہا

کر کے رکھ دیا... اب اس کا یہی حل ہے کہ اس تنہائی کے احساس سے نکالیں انہیں... پبلک پلیسز پر لے کر جائیں... چاہے وہ کتنا ہی خوفزدہ ہوں ایسی جگہوں پر جانے سے... آپ ایک دو بار لے کر جائیں گے تو ان کا ڈر ختم ہو گا... زیادہ سے زیادہ وقت ان کے ساتھ گزاریں... اور اگر میری بات مانیں تو اپنی فیملی آئی مین اپنے پیرنٹس میں سے کسی کو بلالیں یہاں... یا ان کے پیرنٹس کو... کیونکہ گھر کی کل وقتی ملازمہ کی بجائے اگر کوئی فیملی ممبر ہو گا ان کے ساتھ جس سے وہ کھل کر اپنے دل کی ہر بات کر سکیں تو ان کی حالت میں خاطر خواہ بہتری آسکتی ہے... اور اگر آپ انہیں لاہور لے جائیں جہاں تمام فیملی ممبرز ہیں تو یہ سب سے بہتر ہو گا... جب ان کا تنہائی کا احساس ختم ہو گا تو خود بخود ٹھیک ہونے لگیں گی... ابھی یہ چند میڈیسنز لکھ کر دے رہی ہوں... یہ استعمال کروایئے انہیں..." ڈاکٹر نے نوٹ پیڈ پر قلم گھسیٹتے ہوئے کہا...

حسن فقط اثبات میں سر ہلا کر رہ گیا... ہانیہ کو ساتھ لے کر ان کے کلینک سے نکلتے ہوئے ایک نئی پریشانی اس کے ہمراہ تھی...

"میں نے ایک بار کہہ دیا نا... کہ مجھے نہیں جانا تو بس نہیں جانا..." وہ چلائی تھی...
حسن اس کے انداز پر دنگ رہ گیا...اس کی بدتمیزی پر غصہ تو بہت آیا لیکن اس کی
حالت کے پیش نظر صبر کا گھونٹ بھر کر رہ گیا...

"دیکھو ہانی... تم میری بات کیوں نہیں سمجھ رہی ہو...اس وقت تمہارا لاہور جانا بہت
ضروری ہے... تمہاری اپنی صحت کے لیے... یہاں تنہا رہتے رہتے طبیعت زیادہ
خراب ہو گی...اور پھر تمہارا دل نہیں چاہتا لاہور جانے کو...؟؟اپنی فیملی سے ملنے
کو...؟؟اپنے گھر کو مس نہیں کرتی تم...؟؟"حسن تھک چکا تھا اسے سمجھاتے
سمجھاتے...لیکن نہ جانے کیا ہو گیا تھا اسے کہ وہ جانے کو راضی ہی نہ تھی...

"میرا کوئی گھر نہیں ہے...یہی گھر ہے میرا...یہیں رہوں گی میں... کہیں نہیں
جاؤں گی..."وہ اب بھی اپنی بات پر قائم تھی...

"ہانیہ سمجھتی کیوں نہیں ہو تم... کیوں اتنی ضد کرتی ہو... تمہارے بھلے کے لیے ہی یہ فیصلہ کیا ہے میں نے..." حسن زچ ہونے لگا...

"آپ کیوں نہیں سمجھتے میری بات حسن... اگر ہم نے یہ گھر چھوڑنے کی کوشش کی تو وہ مار دے گا آپ کو... یہ اس کا گھر ہے... یہ حویلی اس کی ہے... ہمیں یہاں بلانے کا پلان بھی اس کا تھا... آپ اور میں اپنی مرضی سے نہیں آئے یہاں... وہ لے کر آیا ہے ہمیں... اور وہ کبھی جانے نہیں دے گا یہاں سے ہم دونوں کو... آپ نے اس کا غصہ، اس کے جلال کو نہیں دیکھا... میں نے دیکھا ہے... وہ بہت طاقتور ہے... بہت خطرناک بھی... میں نہیں چاہتی کہ وہ میری وجہ سے آپ کو کوئی نقصان پہنچائے..."

وہ رو دی تھی... حسن کا دل چاہا اپنا سر کسی دیوار میں دے مارے... وہ جتنی کوشش کرتا تھا کہ ہانیہ کے ذہن سے اس بھوت کا خیال نکال سکے وہ اتنی ہی زیادہ اس کے بارے میں سوچتی تھی... اس کی باتیں کرتی تھی...

"فار گاڈ سیک ہانیہ... ایسا کوئی وجود نہیں ہے... کسی نے نہیں بلایا ہمیں... مجھے آفس

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

کی طرف سے یہاں ٹرانسفر کیا گیا تھا...اور اب میں بھی تمہارے ساتھ واپس جا رہا ہوں لاہور... بھاڑ میں جائے پر موشن... بھاڑ میں جائے یہ نوکری... مجھے تم سے زیادہ عزیز کچھ نہیں..."حسن اس پر سختی کرنا نہیں چاہتا تھا لیکن پیار سے وہ بات مان ہی نہ رہی تھی...

"آپ کو میرا یقین نہیں ہے حسن... لیکن میں جانتی ہوں...وہ ہے... یہیں ہے... ہمارے گھر... ہمارے آس پاس...اور وہ آپ کو کوئی تکلیف دے یہ میں برداشت نہیں کر سکتی... میں خود پر ہر جبر سہہ سکتی ہوں لیکن آپ پر نہیں..."وہ قطعیت سے کہتی وہاں سے جا چکی تھی... حسن لب بھینچ کر رہ گیا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

رات کو حسن نے بہت مشکل سے اسے راضی کیا باہر ڈنر کے لیے جانے پر... تقریباً ایک ہفتے سے حسن اس سے لاہور جانے کے بارے میں کوئی بات نہ کر رہا تھا... کبھی کبھار ہانیہ کی طبیعت خراب ہو جاتی تھی لیکن پہلے کی نسبت سکون تھا گھر میں... حسن

کی موجودگی میں اس کی حالت بہتر رہتی تھی...

حسن ڈنر کے بعد لانگ ڈرائیو پر لے گیا تھا اسے... وہ خوش تھی آج... خوشگوار موسم کے باعث موڈ کافی اچھا تھا اس کا... رات کے تیسرے پہر وہ دونوں گھر لوٹے تھے... ہانیہ کمرے میں لیٹی تھی جب حسن کچن میں چلا آیا... بر گر پیک کروا کر لائے تھے وہ... ساتھ کولڈ ڈرنک گھر میں موجود تھی... حسن نے دو گلاس لیے... ان میں کولڈ ڈرنک انڈیلی... پھر کچن میں ایک جانب چھپا کر رکھی بے ہوشی کی دوا نکال کر ایک گلاس میں ملا دی... چمچ سے اچھی طرح ہلا کر وہ ٹرے اٹھائے کمرے میں آیا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"لیں جناب... بندۂ بشر آپ کی من پسند کولڈ ڈرنک لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہے..." اس نے لہجے میں شرارت سمو کر کہا... پھر ٹرے ایک جانب رکھتے ہوئے ایک گلاس ہانیہ کو تھمایا... دوسرا خود لے کر بیٹھ گیا... بر گر کھاتے ہوئے اور کولڈ ڈرنک پیتے ہوئے وہ کن انکھیوں سے ہانیہ کے چہرے کے تاثرات کا جائزہ لے رہا تھا... جب تک وہ خالی برتن کچن میں رکھ کر آیا تب تک ہانیہ کو چکر آنے لگے تھے... وہ سر تھامے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ایک جانب گر سی گئی...

"ہانیہ..." حسن نے اسے پکارا... ساتھ ہی اسے تکیے سے ٹیک لگوائی... چند ہی لمحوں میں وہ ارد گرد سے غافل ہو چکی تھی... حسن نے سب تیاریاں پہلے ہی کر چکا تھا... ضرورت کا سامان بھی پیک کر لیا تھا اس نے... تبھی اپنا اور ہانیہ کا بیگ اٹھا کر جلدی سے ڈگی میں رکھا... ہانیہ کو بازوؤں میں اٹھائے وہ گاڑی کی جانب بڑھا... اسے گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر ٹیک لگا کر بٹھایا... پھر اندر جا کر لائٹس وغیرہ آف کیں... گاڑی گیٹ سے نکال کر گھر کو لاک کیا اور گاڑی آگے بڑھا لے گیا... یہ پچھلے ایک ہفتے سے وہ بے حد پریشان تھا کہ ہانیہ کو کیسے راضی کرے لاہور جانے کے لیے... تبھی احمد نے اسے یہ مشورہ دیا تھا کہ بے ہوشی کی حالت میں وہ مزاحمت نہیں کر سکے گی لہذا لاہور لے جانے میں آسانی ہو گی... اور حسن نے رات کا تیسرا پہر اس لیے منتخب کیا کیونکہ اس وقت ٹریفک بہت کم ہوتی تھی... وہ جلد سے جلد یہاں سے نکل جانا چاہتا تھا... گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے اس نے ایک نظر برابر بیٹھی ہانیہ پر ڈالی جو فی الحال تو ہوش میں نہ تھی... اور اگلے پندرہ گھنٹے تک اس کے ہوش میں آنے کے چانسز بھی نہ

تھے... وہ سکون سے ڈرائیو کر سکتا تھا... اور جب تک وہ ہوش میں آتی وہ لوگ کافی دور نکل چکے ہوتے کراچی سے...

🖤🖤🖤🖤🖤

صبح ساڑھے چار بجے کا وقت تھا... اندھیرا چھٹ رہا تھا... صبح کا ملگجا اندھیرا تاریکی کا پردہ چاک کرتا اپنے پر پھیلا رہا تھا... تقریباً اڑھائی گھنٹے ہو چکے تھے حسن کو ڈرائیو کرتے ہوئے... کبھی کبھار ایک نظر ہانیہ پر ڈال کر وہ پھر اپنی توجہ ڈرائیونگ پر مرکوز کر لیتا...

اس وقت ان کی گاڑی گھنے جنگل کی حدود میں داخل ہو چکی تھی... یہ شارٹ کٹ تھا جس کا گزر ایک جنگل سے ہوتا تھا... کافی آگے جا کر یہ راستہ پھر مین روڈ سے جا ملتا... گھنے جنگل کے باعث یہاں ابھی تک اندھیرا محسوس ہو رہا تھا... حسن نے گاڑی کی اسپیڈ بڑھائی... سیل فون کی اسکرین روشن کی... گھر کال کرنے کی غرض سے فون اٹھایا تاکہ انہیں اپنی آمد کا بتا سکے... لیکن شاید جنگل کے باعث یہاں سگنلز کا مسئلہ تھا...

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

کال مل ہی نہ پائی...اس نے سیل فون رکھا ہی تھا جب برابر بیٹھی ہانیہ نے ایک دم آنکھیں کھولیں... حسن نے چونک کر اس کی جانب دیکھا...اور اس کی آنکھیں دیکھ کر وہ کانپ کر رہ گیا...ہاتھوں میں بھی لرزش سی طاری ہوئی...ہانیہ کی آنکھیں سرخ انگارہ ہو رہی تھیں...چہرے کے نقوش بھی عجیب سے ہو رہے تھے...

"تم لے کر جاؤ گے ہانیہ کو مجھ سے دور...؟؟وہ صرف میری ہے... سمجھے تم..."ہانیہ کے منہ سے مردانہ آواز سن کر حسن کے حواس ساتھ چھوڑنے لگے...

"ہا...ہانی...تت...تم کیسے بات کر رہی ہو یہ..."وہ بمشکل بول پایا...ڈرائیونگ سے توجہ بھی ہٹ گئی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"یہ صرف میری ہے... صرف میری... کوئی اور ہمارے درمیان آیا تو جان سے جائے گا..."ہانیہ دوبارہ مردانہ آواز میں مخاطب ہوئی...ساتھ حسن کے اسٹیرنگ پر موجود ہاتھوں پر اپنے ہاتھ جمائے اور اسٹیرنگ کو گھما دیا... حسن کو لگا جیسے اس کے ہاتھ

بھاری بوجھ تلے دب کر رہ گئے ہوں... اس نے بہت کوشش کی اسٹیرنگ کو سنبھالنے کی... لیکن ہانیہ کے اندر موجود وہ جناتی طاقت حسن کی طاقت سے کہیں زیادہ تھی... حسن نے بریک پر پاؤں کا دباؤ بڑھایا... لیکن بریک نے کام کرنا ہی چھوڑ دیا... بار بار بریک لگانے کی کوشش کی لیکن نتیجہ صفر رہا... گاڑی میں اب مردانہ قہقہوں کی آواز گونج رہی تھی... گاڑی ادھر ادھر ہچکولے کھاتی سڑک سے ہٹ کر جنگل میں داخل ہو گئی... حسن کو لگا جیسے اس کا آخری وقت آن پہنچا ہو... ہانیہ کی سب باتیں اسے یاد آنے لگیں جب وہ اسے اس جن زادے کے بارے میں بتانے کی کوشش کرتی تھی... لیکن حسن ہر بار اسے ٹال دیتا تھا... آج اندازہ ہوا تھا کہ اس کی بات پر یقین نہ کر کے کتنی بڑی غلطی کی تھی اس نے...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ مسلسل زور لگا رہا تھا اپنے ہاتھ ہانیہ کے ہاتھوں کے نیچے سے نکالنے کے لیے... تبھی سامنے کا منظر دیکھ کر اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں... اگلے ہی پل گاڑی زور سے سامنے موجود درخت سے ٹکرائی... گاڑی کی ونڈ اسکرین ٹوٹ گئی... کانچ کے کئی ٹکڑے اس کے چہرے اور وجود میں پیوست ہو گئے... زوردار ٹکر ہونے کے

باعث حسن ونڈا اسکرین سے ہوتا ہوا باہر کافی دور جا گرا...پہلے کانچ لگنے اور جھاڑیوں پر گرنے کے باعث وہ کراہ کر رہ گیا...ہورا وجود دکھنے لگا تھا... سر زمین سے ٹکرانے کے باعث پچھلے حصے سے ٹیسیں سی اٹھنے لگیں...اسے ہانیہ کی فکر ہوئی... تبھی اپنی تکلیف کو بھول کر وہ فوراً اٹھا...گاڑی کی جانب دیکھا...درخت گاڑی پر گرنے کے باعث گاڑی کا سامنے والا حصہ پچک سا گیا تھا...

"ہانیہ..."گاڑی کی حالت دیکھ کر وہ کراہ کر رہ گیا...پتا نہیں ہانیہ کس حال میں تھی... گاڑی کا اگلا حصہ یوں پچک گیا تھا تو ہانیہ کی کیا حالت ہوئی ہو گی... حسن کے رخسار اور کنپٹی سے خون بہہ رہا تھا..پیشانی پر بھی کئی خراشیں تھیں...اور جسم پر تو نہ جانے کہاں کہاں چوٹیں آئی تھیں... لیکن اپنے زخموں کی پرواہ کیے بغیر وہ تیزی سے آگے بڑھا...کہ اس وقت خود سے زیادہ فکر اسے ہانیہ کی تھی...ابھی دو قدم ہی لیے تھے جب اسے رک جانا پڑا...گاڑی کا پچک جانے والا حصہ خود بخود ٹھیک ہونے لگا... حسن حیران سا گاڑی کو دیکھتا رہ گیا...گاڑی سامنے سے بالکل ٹھیک ہو چکی تھی...اگلے ہی لمحے گاڑی کا دروازہ کھلا اور ہانیہ کا بے ہوش وجود ہوا میں معلق ہوتا خود بخود گاڑی سے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

باہر آنے لگا...یوں جیسے کسی ان دیکھی طاقت نے اسے اٹھا رکھا ہو... حیرت انگیز طور پر ہانیہ کو ایک معمولی خراش تک نہ آئی تھی...کچھ فاصلے پر بکھرے پتے خود بخود ہوا سے اڑتے سائیڈ پر ہونے لگے... جگہ صاف ہوئی تو ہانیہ کا وجود اس جگہ جا کر رکھ دیا گیا...حسن نے ہانیہ کی جانب بڑھنے کی کوشش کی لیکن کسی غیر مرئی قوت کے زیر اثر اس کے قدم گویا زنجیروں میں جکڑے گئے تھے...وہ بے بس انداز میں دور کھڑا ہانیہ کو دیکھ رہا تھا... تبھی ہانیہ سے کچھ ہی فاصلے پر ایک ہیولہ سا نمودار ہوا...وہ ہیولہ آہستہ آہستہ واضح ہوتا چلا گیا...اور اس کی صورت دیکھ کر حسن ہکا بکا رہ گیا تھا...

"تم..." لہجے میں حیرت, غصہ, درشتگی, اور بے یقینی بھری تھی...سامنے کھڑا شخص وہی تھا جو لاہور میں اسے آفس میں ملا تھا...باس کے ساتھ...جس کی چمک دمک, اس کے انداز و اسٹائل اور اس کی خوبصورتی سے حسن متاثر ہوا تھا اور جسے باس نے اشہب ہمدانی کہہ کر مخاطب کیا تھا...وہ پر اسرار مسکراہٹ چہرے پر سجائے حسن کی جانب بڑھنے لگا....

"کیا ہوا...؟؟ جھٹکا لگا مجھے یہاں دیکھ کر...؟؟" اشہب طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے اس سے کچھ فاصلے پر کھڑا تھا...

"کون ہو تم...؟؟" حسن نے خود اپنی آنکھوں سے اسے ظاہر ہوتے دیکھا تھا....اب تو کوئی گنجائش ہی نہ تھی شک کی...یقیناً یہی تھا وہ جن زادہ جس کی ہانیہ بات کرتی تھی...

"میں...؟؟ ابھی تک سمجھے نہیں تم...؟؟ کتنی کوشش کی تمہیں تمہاری بیوی نے میرے بارے میں بتانے کی...لیکن نہیں...کیسے یقین کرتے تم اس کا...جب میں نے اپنا آپ کبھی تم پر ظاہر ہی نہ کیا...اس کے ذریعے بہت بار بتانے کی کوشش کی تمہیں...کہ مجھے اور اسے جو بھی الگ کرنے کی کوشش کرے گا وہ مرے گا...لیکن تم نے نہیں سنا... تمہیں کیا لگتا تھا تم یوں اسے مجھ سے دور لے جانے میں کامیاب ہو جاؤ گے...؟؟" اس کی بھاری گرجدار آواز جنگل میں گونج رہی تھی... حسن کا قد بھی اس کے نزدیک چھوٹا لگ رہا تھا جبکہ وہ اچھی خاصی ہائیٹ کا مالک تھا.....

"تمہیں یہاں بلانے والا میں ہی تھا... تو اتنی آسانی سے کیسے جانے دے سکتا ہوں تمہیں... بہت کوشش کی تم دونوں کو جدا کرنے کی... تمہیں مارنے کی بھی... لیکن نہ جانے کس کی دعا تھی جو تمہیں بچاتی رہی اور تم دونوں کے اس رشتے کو بھی... لیکن تم دونوں یہاں سے نہیں جاسکتے اب... ہاں ایک راستہ ہے... تم اکیلے جانا چاہو تو چلے جاؤ... لیکن ہانیہ کو آزاد کرنے کے بعد... کیونکہ ہانیہ میرے ساتھ جائے گی... میری دنیا میں... تم اپنا رشتہ توڑ دو اس سے... پھر ہم دونوں اپنا رشتہ مضبوط بنائیں گے... محبت کی ایک نئی مثال قائم کریں گے..." حسن نے اس کی بات پر طیش بھری نگاہوں سے اسے دیکھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"بیوی ہے وہ میری... اور اپنی بیوی کو چھوڑ کر جاؤں میں ایسا ممکن ہی نہیں... میں یہاں سے جاؤں گا اور ہانیہ کو ساتھ لے کر ہی جاؤں گا..." نہ جانے کہاں سے اس میں اتنی ہمت آ گئی تھی کہ وہ اس جن زادے کو چیلنج کرتا ہانیہ کی جانب بڑھنے لگا... تبھی اس جن زادے کے اشارے پر حسن کا وجود اڑتا ہوا درخت سے ٹکرایا... اور وہ زمین

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

بوس ہوا... منہ سے کراہیں بلند ہونے لگی تھیں... اشہب نے استہزائیہ نگاہوں سے اسے دیکھا... کچھ دیر تک گہرے گہرے سانس لینے کے بعد وہ ہمت کرتا پھر اٹھا... دوبارہ ہانیہ کی جانب بڑھنے کی کوشش کی... تبھی زمین سے سارے پتے اڑتے ہوئے اس کے چہرے سے ٹکرانے لگے... ان پتوں نے حسن کے وجود کو گھیرے میں لے لیا... کہ اس دائرے کے باہر وہ کچھ دیکھ نہ پا رہا تھا... چہرے کے سامنے ہاتھ رکھے وہ آنکھوں اور چہرے کو بچانے کی کوشش کر رہا تھا... اشہب کے قہقہے اسے سنائی دے رہے تھے... کچھ دیر بعد پتوں کا وہ جھنڈ ہٹا تو حسن آنکھیں مسلنے لگا... شاید پتوں کے ساتھ مٹی کے چند ذرات اس کی آنکھوں میں جا گھسے تھے...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

آنکھیں مسل کر اس نے سامنے دیکھا تو اشہب اس کے قریب کھڑا تھا... حسن کے سر اٹھاتے ہی اشہب نے اپنا سر اس کے سر سے زور سے ٹکرایا... حسن اپنا سر تھامے پیچھے جا گرا.... اس کی نظروں کے سامنے سے ہر چیز گھومنے لگی تھی... اس نے اشہب کو اپنی جانب بڑھتے دیکھا تو اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس بار ناکام رہا... اشہب کچھ فاصلے پر کھڑا اپنی سرخ آنکھوں سے اسے گھور رہا تھا... تبھی حسن کو اپنی گردن پر دباؤ

محسوس ہونے لگا...ایک بار حلق سے دردناک چیخ برآمد ہوئی... لیکن پھر آواز گھٹ کر رہ گئی...اس کا دم گھٹنے لگا... سانس رکنے لگی... آنکھیں باہر کو ابلنے لگی... سامنے کھڑے اشہب کی نگاہوں میں وحشیانہ چمک تھی... گردن کے آزاد ہوتے ہی وہ زور زور سے کھانسنے لگا...وجود بے دم سا ہو رہا تھا...

اشہب چلتا ہوا اس کے قریب آیا... گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اسے گردن سے پکڑا اور اس کا چہرہ اپنی آنکھوں کے سامنے کیا...اشہب کی آنکھوں سے چند مخصوص شعاعیں نکل کر حسن کی پیشانی میں جذب ہو گئیں...کچھ ہی دیر بعد حسن ہوش و حواس سے بیگانہ ہو چکا تھا...فاتحانہ نگاہوں سے اسے تکتے ہوئے اشہب اس کے قریب سے اٹھ گیا...

"جب تک تمہارا اور رہانیہ کا رشتہ قائم ہے تب تک تمہیں مار تو نہیں سکتا میں... لیکن تمہیں اس کے قابل بھی نہیں چھوڑوں گا... آخر وہ خود تمہیں چھوڑ دے گی...میری زندگی میں آ جائے گی...اور اس کے بعد تمہیں ختم کرنا میرے لیے قطعی مشکل نہ ہو گا..." چہرے پر سختی لیے وہ حسن کی جانب دیکھ کر کہہ رہا تھا...

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ایک ہفتہ ہو چکا تھا حسن کو ہاسپٹل ایڈمٹ ہوئے... جنگل کے قریب سے گزرتے کسی راہگیر نے انہیں وہاں دیکھا تو ہاسپٹل لے آیا.. ڈاکٹرز اس کی طرف سے ناامید ہو چکے تھے...ان کے بقول حسن کوما کی حالت میں تھا...ان کا کہنا تھا کہ وہ اس کا کوئی علاج نہیں کر سکتے...فقط خدا سے دعا کریں... ہو سکتا ہے وہ ایک دن میں ہوش میں آ جائے... یا ہو سکتا ہے اسے ہوش میں آنے میں ایک ہفتہ, ایک مہینہ ایک سال یا کئی سال لگ جائیں...اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ کبھی ہوش میں آئے ہی نہ...ہانیہ کا رو رو کر برا حال تھا...وہ اس صدمے سے سنبھل ہی نہ پا رہی تھی....اسے خود اپنا ہی ہوش نہ رہا تھا...نہ کچھ کھاتی پیتی تھی...نہ کچھ بولتی تھی...بس حسن کے قریب بیٹھی اس کے نیم مردہ وجود کو تکتی رہتی...یا رونے لگتی تو روئے چلی جاتی...اس ایک ہفتے میں احمد ہی تھا جو ڈاکٹرز سے بات چیت کر رہا تھا... حسن کا علاج کروا رہا تھا...اور ہانیہ کو سنبھالنے کی کوشش کر رہا تھا...وہ کئی بار ہانیہ سے گھر کا نمبر پوچھ چکا تھا تا کہ وہاں کسی کو انفارم کر سکے لیکن وہ بس خالی خالی نگاہوں سے سب کو دیکھے جاتی...یوں جیسے کچھ بھی سمجھنے سے قاصر ہو...احمد اس صورتحال میں بے بس سا اسے دیکھے جاتا...

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

احمد آج رات حسن کے پاس رکا تھا ہاسپٹل میں... ہانیہ کو تھوڑا سا کھانا کھلانے کے بعد

اس نے زبردستی گھر بھیج دیا تھا... کہ یہاں رہ رہ کر اس کی حالت خراب ہوتی جا رہی

تھی... پہلے سے بہت کمزور ہو گئی تھی وہ... آنکھوں تلے حلقے واضح ہونے لگے تھے...

لاغر وجود, سفید پڑتے چہرے اور پپڑیاں جمے ہونٹوں کے ساتھ اس پر کسی لاش کا سا

گمان ہوتا...

وہ آئینے کے سامنے کھڑی ویران نگاہوں سے اپنے عکس کو دیکھ رہی تھی... ایسا کیا تھا

اس میں, اس کے چہرے میں, اس کے وجود میں کہ وہ جن ذادہ یوں عاشق ہو گیا تھا اس

پر... کسی قیمت پر اس کی جان بخشنے پر تیار ہی نہ تھا... اسے خود سے نفرت محسوس ہو

رہی تھی... گھن آ رہی تھی اپنے وجود سے... یہ سوچ سوچ کر کہ آج اس کی وجہ سے

حسن اس حالت میں ہے...اگر اس کی جگہ کوئی اور لڑکی حسن کی زندگی میں ہوتی تو

شاید حسن کا آج یہ حال نہ ہوتا...غصے میں اس نے ایک جانب بڑا گلدان اٹھا کر آئینے پر

دے مارا...اگلے ہی لمحے شیشہ چکنا چور ہو کر فرش پر بکھر گیا...ہانیہ نے بے حسی بھری

نگاہوں سے فرش پر بکھرے کانچ کو دیکھا...پھر فقط خود کو اذیت دینے کی خاطر ننگے

پیر اس کانچ پر چلنے لگی...پہلا قدم رکھتے ہی منہ سے سسکی بلند ہوئی تھی جس کی آواز کو

لب دانتوں تلے دبا کر گھونٹ دیا اس نے...آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے...

تکلیف کی شدت سے پورا چہرہ پسینے سے تر ہو رہا تھا...لیکن وہ آنکھیں بند کیے ضبط کی

کڑی منزلوں سے گزرتی خود کو اذیت کی آخری حد پر پہنچا دینا چاہتی تھی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"کہاں ہو تم...آؤ دیکھو...دیکھو میرا حال...میرے وجود کو اپنے ساتھ لے جانا

چاہتے ہو نا...میرے اس وجود سے محبت ہے نا تمہیں...اپنے اس وجود کو چھلنی کر

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ڈالوں گی میں... ختم کردوں گی خود کو... تم ہی کہتے ہو نا.... کہ میری تکلیف سے تمہیں بھی تکلیف ہوتی ہے... تم مجھے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتے... آؤ میرے سامنے... دیکھو آج مجھے... تاکہ تمہیں بھی درد ہو... تم بھی جانو کہ اذیت کیا ہوتی ہے... تمہیں بس دوسروں کو تکلیف دینی آتی ہے... آج تم بھی درد سے آشنا ہو..."

وہ چیخ رہی تھی... اونچی آواز میں... روتے ہوئے... آواز درد کی شدت سے پھٹ رہی تھی..

"کہاں ہو تم... میں جانتی ہوں تم یہیں ہو... میرے آس پاس... سن رہے ہو مجھے... سامنے آؤ..." وہ حلق کے بل چلائی.. فرش اس کے پیروں سے نکلتے خون سے رنگین ہو رہا تھا... لیکن اسے خود پر ذرا بھی رحم نہ آیا... تبھی اسے چکر سا آیا... کنپٹی پر ہاتھ رکھتی وہ لہرا کر کانچ پر ہی گرنے کو تھی تبھی جیسے ہوا کا کوئی جھونکا سا آیا اور فرش پر بکھرا

سارا کانچ سمٹ کر ایک کونے میں جمع ہو گیا...ہانیہ نیچے گری تھی لیکن اس کا سر کسی کی گود میں آیا تھا...

اس نے بند ہوتی آنکھیں بمشکل کھول کر دیکھا... تو نظروں کے سامنے اشہب کا چہرہ تھا...جو آنکھوں میں اذیت, درد, تکلیف اور بے بسی کا احساس لیے اسے دیکھ رہا تھا...

اس کی آنکھوں میں چبھن سی تھی... جیسے اسے ہانیہ کی یہ حالت تکلیف دے رہی ہو... وہ ایک جھٹکے سے دور ہوئی تھی اس سے...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے قریب آنے کی...دور رہو مجھ سے... دفع ہو جاؤ میری نظروں کے سامنے سے... میری زندگی سے... نفرت کرتی ہوں میں تم سے... شدید نفرت...اور تمہیں تمہارے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہونے دوں گی...

اگر حسن کو کچھ ہوا نا... تو میں خود اپنی جان دے دوں گی... اپنے وجود کو ختم کر ڈالوں گی لیکن تمہارے ساتھ تمہاری دنیا میں ہر گز نہیں جاؤں گی... سنا تم نے..."وہ بمشکل خود کو ہوش میں رکھنے کی کوشش کر رہی تھی... لیکن اب ہمت ختم ہونے لگی تھی... نہ جانے کتنا خون بہہ گیا تھا اس کا... تبھی نقاہت اور کمزوری محسوس کرتی وہ حواس کھو بیٹھی...

🖤🖤🖤🖤🖤

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"حسن... مجھے پتا ہے... تم کسی اور سے بات کرو نہ کرو... کسی اور کی سنو نا سنو... تم میری بات سنتے ہو... پہلے تو ہر بار بلانے پر دوڑے چلے آتے تھے... پلیز... اب بھی میری سن لو... واپس لوٹ آؤ حسن... مجھے تمہاری ضرورت ہے... شدید

ضرورت...پلیز..."وہ حسن کا ہاتھ آنکھوں سے لگائے رو رہی تھی... تبھی کچھ کھٹکا سا ہوا...اس نے سر اٹھا کر دروازے کی جانب دیکھا...وہاں کسی کی موجودگی کا احساس ہوا تھا...حسن کو گھر میں شفٹ کر دیا گیا تھا....اور وہ دن رات حسن کی خدمت میں جٹی ہوئی تھی...اس کا ہر کام خود اپنے ہاتھوں سے کرتی...اب اسے کسی قسم کا کوئی ڈر یا خوف بھی محسوس نہ ہوتا...وہ اب بھی حسن کو اپنے ساتھ محسوس کرتی تھی...اور اسے یقین تھا کہ حسن کے ہوتے ہوئے کوئی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کمرے کے دروازے کے قریب سے کوئی گزرا تھا شاید...ہانیہ نے ایک نظر حسن کو دیکھا...پھر تیز قدموں سے دروازے کی جانب بڑھی...کوئی ہیولہ سا تھا جس کے عقب میں وہ چلتی جا رہی تھی...یوں جیسے اس کی اپنی سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں مفقود ہو گئیں تھیں... اس کا رخ اب پرانی حویلی کی جانب تھا...کافی راہداریاں عبور کرنے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

کے بعد وہ ایک کمرے کے دروازے کے سامنے تھی...دروسزہ کھول کر وہ اندر داخل

ہوئی...اس کے پیچھے دروازہ خود بخود بند ہو گیا...وہ ایک دم جیسے ہوش میں آئی...

تیزی سے مڑ کر دروازہ کھولنا چاہا لیکن ناکام رہی...بار بار دروازہ پیٹا...لیکن کوئی فائدہ

نہ ہوا...

"ڈرو مت...کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا تمہیں..."آواز ابھری تھی...ہانیہ نے

ہراساں نگاہوں سے مڑ کر دیکھا...وہاں اشہب موجود نہیں تھا...لیکن اس کی آواز

اب بھی آ رہی تھی...

"مجھے ڈھونڈ رہی ہو نا...لیکن جب تمہیں میرا چہرہ پسند نہیں...نفرت ہوتی ہے

تمہیں مجھ سے...تو میں کیسے تمہارے سامنے آ سکتا ہوں..."شکست خوردہ سی آواز

میں کہا گیا تھا...

"تم میرا پیچھا چھوڑ کیوں نہیں دیتے آخر... کیوں نہیں سمجھتے کہ ہم انسانوں کی دنیا بہت الگ ہے تم لوگوں کی دنیا سے... انسانوں کو صرف انسانوں کے لیے بنایا گیا ہے... کیوں قدرت کے قانون سے کھیل رہے ہو تم..." وہ بے بس اور بھیگی آواز میں اس سے مخاطب تھی...

"سمجھ ہی تو گیا ہوں شاید... تبھی تو ایک آخری فیصلہ کرنے کے لیے آیا ہوں آج تمہارے پاس..." وہ آواز, آج رعب, اکڑ اور غرور سے خالی تھی... اس آواز میں آج ہار کی جھلک دکھائی دے رہی تھی...

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

"بہت کوشش کی تمہیں اپنی طرف مائل کرنے کی... لیکن ناکام رہا میں... قدرت سے کھیلنے چلا تھا تو کامیابی کیسے ملتی بھلا... خود کو مختار کل سمجھنے لگا تھا... اور مجھ جیسوں کو تو قدرت خود اپنے ہاتھوں سے سزا دیتی ہے... میری سزا بھی شاید یہی ہے کہ ہمیشہ کے لیے تم سے محروم کر دیا جاؤں... تمہارے بغیر جینے کا تصور ہی نہیں کر پاتا میں... لیکن یہ بھی سچ ہے کہ تمہیں تمہارے شوہر سے جدا بھی نہیں کر سکتا..." لہجے میں ہلکی سی نمی کی جھلک تھی... ہانیہ نا سمجھی سے سامنے دیکھے گئی...

"اللہ کی بنائی ان حدود سے کوئی تجاوز نہیں کر سکتا... چاہے وہ انسان ہوں... یا ہم جنات... لیکن بہت دیر کر دی میں نے یہ سمجھنے میں... تم دونوں واقعی ایک دوسرے کے لیے بنے ہو... میں تو خوا مخواہ تم دونوں کے درمیان آنے کی کوشش کرتا رہا..."

وہ اب اپنی ہر غلطی تسلیم کر رہا تھا... ہانیہ خاموش تھی... بالکل خاموش...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"لیکن پھر بھی جانے کیوں بار بار یہی خیال آتا ہے کہ شاید... کبھی کسی ایک پل میں تمہیں بھی مجھ سے محبت ہوئی ہو... تمہیں میری محبت کا احساس ہوا ہو... میرا خیال آیا ہو.... شاید کبھی تم نے بھی خوشی سے میرے بارے میں سوچا ہو...پتا نہیں یہ میرا وہم ہے یا کیا... لیکن شاید مجھے خوش گمانیوں میں رہنے کی عادت ہو چلی ہے..."ایک عجیب سی تشنگی تھی اس لہجے میں...ہانیہ لب کاٹ کر رہ گئی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

تبھی کچھ فاصلے پر موجود میز پر ایک کتاب نمودار ہوئی...

"میں جانتا ہوں میں اپنے ساتھ بہت غلط کرنے جا رہا ہوں... لیکن... کسی ایک کی تو زندگی سنورنی چاہیے... کسی ایک کو تو خوش رہنا چاہیے... تمہیں دیکھنے کے بعد اور

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

تمہیں حاصل نہ کر پانے کا احساس ہوتے ہی میرے دل میں یہ حسرت پیدا ہوئی کہ کاش میں انسان ہوتا۔۔ لیکن قدرت کو جو منظور۔۔۔ میرے اس فیصلے سے مجھے تو کچھ نہیں ملے گا۔۔ہاں لیکن تمہیں مجھ سے چھٹکارا مل جائے گا۔۔۔ تمہارے سامنے جو کتاب پڑی ہے یہ تمہاری مدد کر سکتی ہے تمہارے شوہر کو ٹھیک کرنے میں۔۔۔ لیکن اسے ٹھیک کرنے کے لیے میری موت ضروری ہے۔۔۔ میرے ہوتے ہوئے وہ کبھی ہوش میں نہیں آسکتا۔۔ لیکن جیسے ہی میری جان نکلنے لگے گی تمہارا شوہر خود بخود ہوش میں آنے لگے گا۔۔۔ بس تمہیں کرنا یہ ہے کہ اس کتاب کو جلانا ہے۔۔۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ میری محبت زیادہ طاقتور ہے یا اس حسن کی۔۔۔ اگر تمہیں کبھی بھی مجھ سے محبت کا احساس ہوا ہو تو تم اس کتاب کو نہیں جلاؤ گی۔۔۔ اور اگر اس کتاب کو جلا دیا تو میں سمجھوں گا کہ حسن کی محبت جیت گئی اور میں ہار گیا۔۔۔ اور اس کتاب کے جلتے ہی میں اپنی محبت سمیت جل کر خاکستر ہو جاؤں گا۔۔۔ فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے۔۔۔ اور کل

تک کا وقت... کل رات تک اگر میں ختم نہ ہوا تو تمہارا شوہر ختم ہو جائے گا... ہم میں

سے کسی ایک کو تو جانا ہی ہو گا... اب جانے والا وہ ہو گا یا میں... یہ تم پر چھوڑ دیا

ہے..." ہوا کا ایک تیز جھونکا آیا تھا... اور فیصلہ کرنے والا سارے اختیارات اسے

سونپ کر جا چکا تھا... ہانیہ نے کانپتے ہاتھوں سے وہ بھاری کتاب اٹھائی... اور نم

آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس ایک رات میں اور اگلے پورے دن میں اس نے بہت سوچا... فیصلہ کرنا بے حد

مشکل ثابت ہو رہا تھا... ایک جانب حسن تھا جو اس کی محبت تھا.. جس کی خاطر وہ کچھ

بھی کر سکتی تھی... دوسری جانب اشہب تھا جو اس سے بے پناہ محبت کرتا تھا اور اس کی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

خاطر اپنی جان تک دینے کو تیار ہو گیا تھا... وہ برا نہیں تھا... اچھا تھا... بے حد اچھا...

اس کا انداز انتہائی کیئر نگ تھا... اگر وہ انسان ہوتا تو شاید ہر لڑکی کا آئیڈیل ہوتا... لیکن

یہی اس کی بدقسمتی تھی شاید کہ وہ جن زادہ تھا... جس کا انسانوں کی اس نگری میں کوئی

کام نہ تھا... ہانیہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ جل کر خاک ہو جائے... وہ چاہتی تھی کہ وہ جن

زادہ بس اپنی دنیا میں چلا جائے اور انہیں ان کی دنیا میں خوش رہنے دے... لیکن اس

کے شوہر کی زندگی کے لیے اس کتاب کو جلانا ناگزیر ہو گیا تھا.... اس کا دل رو رہا تھا یہ

فیصلہ کرتے ہوئے لیکن اسے خود کو مضبوط بنانا تھا... اس فیصلے پر عمل کرنا تھا...

مغرب کی اذان کے بعد کا وقت تھا... جب وہ کتاب لیے آتشدان والے کمرے میں

داخل ہوئی... آتشدان میں آگ جلائی... پھر بے بسی بھری نگاہوں سے ہاتھ میں

پکڑی اس کتاب کو دیکھا.. دل نے پکارا تھا کہ مت جلاؤ اسے... محبت کرنے والے کو

اتنی بڑی سزا مت دو... لیکن دماغ نے فوراً تنبیہہ کی تھی کہ اسے کسی ایک کو چننا ہو

گا...اس جن زادے کو..یا اپنے شوہر کو...اگلے ہی لمحے اس نے کتاب کو آتشدان میں پھینک دیا...اور خود وہیں گر سی گئ... عجب لٹی پٹی سی حالت تھی اس کی...سامنے اشھب کی ہر چھائ سی نمودار ہوئ تھی جو آنکھوں میں اذیت اور نمی لیے کھڑا تھا...اس کے چاروں جانب آگ لگی تھی...اور اس کا وجود آہستہ آہستہ ہوا میں تحلیل ہو رہا تھا...اشھب نے ایک الوداعی نگاہ ہانیہ پر ڈالی اور اگلے ہی لمحے اس کا وجود خاک ہو گیا...ہانیہ نے ویران نگاہوں سے آتشدان کہ طرف دیکھا جہاں وہ کتاب جل کر راکھ ہو چکی تھی...وہ گھٹنوں میں چہرہ چھپائے ہچکیوں سے رو رہی تھی...اس جن زادے کا دکھ رگوں کو چیر رہا تھا...

"ہانی..."حیرت بھری آواز پر ہانیہ نے گردن موڑی...دروازے میں حسن کھڑا تھا...خود اپنے پیروں پر... صحیح سلامت... مکمل ہوش و حواس میں...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

."حسن..." وہ اذیت بھرے لہجے میں کہتی بھاگ کر اس تک آئی اور اس کے کندھے

پر سر ٹکائے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی...

."کیا ہوا ہے ہانیہ...؟؟ تم ٹھیک تو ہو...؟؟ ایسے رو کیوں رہی ہو...؟؟" حسن

پریشان سا کہہ رہا تھا... ہانیہ بمشکل خود پر قابو پا سکی...

"ہاں... میں ٹھیک ہوں..." اس نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا...

"تم فکر مت کرو ہانی... میں سب ٹھیک کر دوں گا... میں جانتا ہوں بہت بڑی غلطی کی

میں نے تمہاری باتوں کو اہمیت نہ دے کر... تمہارا یقین نہ کر کے... لیکن اب اس جن

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

زادے کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے میں نے... تمہاری ہر بات پر یقین آ گیا ہے مجھے... میں اس کا کوئی نہ کوئی حل نکال لوں گا..." حسن سمجھ رہا تھا کہ شاید آج بھی وہ اسی جن زادے سے ملنے والی اذیتوں کے باعث رو رہی ہے...

"سب ٹھیک ہو چکا ہے حسن... اب کوئی تیسرا ہمارے درمیان نہیں آئے گا... آپ نے ٹھیک کہا تھا... اللہ پاک نے انسانوں کو انسانوں کے لیے بنایا ہے اور اس کی مخلوق میں سے کوئی بھی کسی کو کسی سے جدا نہیں کر سکتا..." اس کا دل آہستہ آہستہ پر سکون ہوتا جا رہا تھا... حسن الجھن بھرے انداز میں اسے دیکھے گیا...

"ہم اب یہاں نہیں رہیں گے حسن... ہم کل لاہور چلے جائیں گے... اپنی فیملی کے ساتھ رہیں گے... مجھے یہاں نہیں رہنا اب تنہا..." وہ حسن کے سینے سے سر ٹکائے

کہہ رہی تھی... حسن نے بے یقینی سے اسے دیکھا... کہ کیا واقعی وہ خود یہ سب کہہ رہی ہے...

"لیکن وہ جن زادہ... وہ کبھی ہمیں جانے نہیں دے گا ہانیہ..." حسن کے کہنے پر ہانیہ کے ذہن میں اشہب کا عکس لہرایا...

"وہ ہماری دنیا سے، ہماری زندگیوں سے جا چکا ہے حسن... اب وہ کبھی واپس نہیں آئے گا... کبھی نہیں..." وہ مطمئین سی کہہ رہی تھی... اور اس کا اطمینان دیکھ کر حسن بھی پر سکون سا ہو گیا...

ہانیہ کے دل میں اشہب کے جانے کا افسوس تو تھا... لیکن وہ یہ بھی جانتی تھی کہ کسے

کس سے ملانا ہے یہ سب رب کے فیصلے ہیں...اور رب کے فیصلوں میں کوئی مداخلت نہیں کر سکتا...

ختم شد...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL